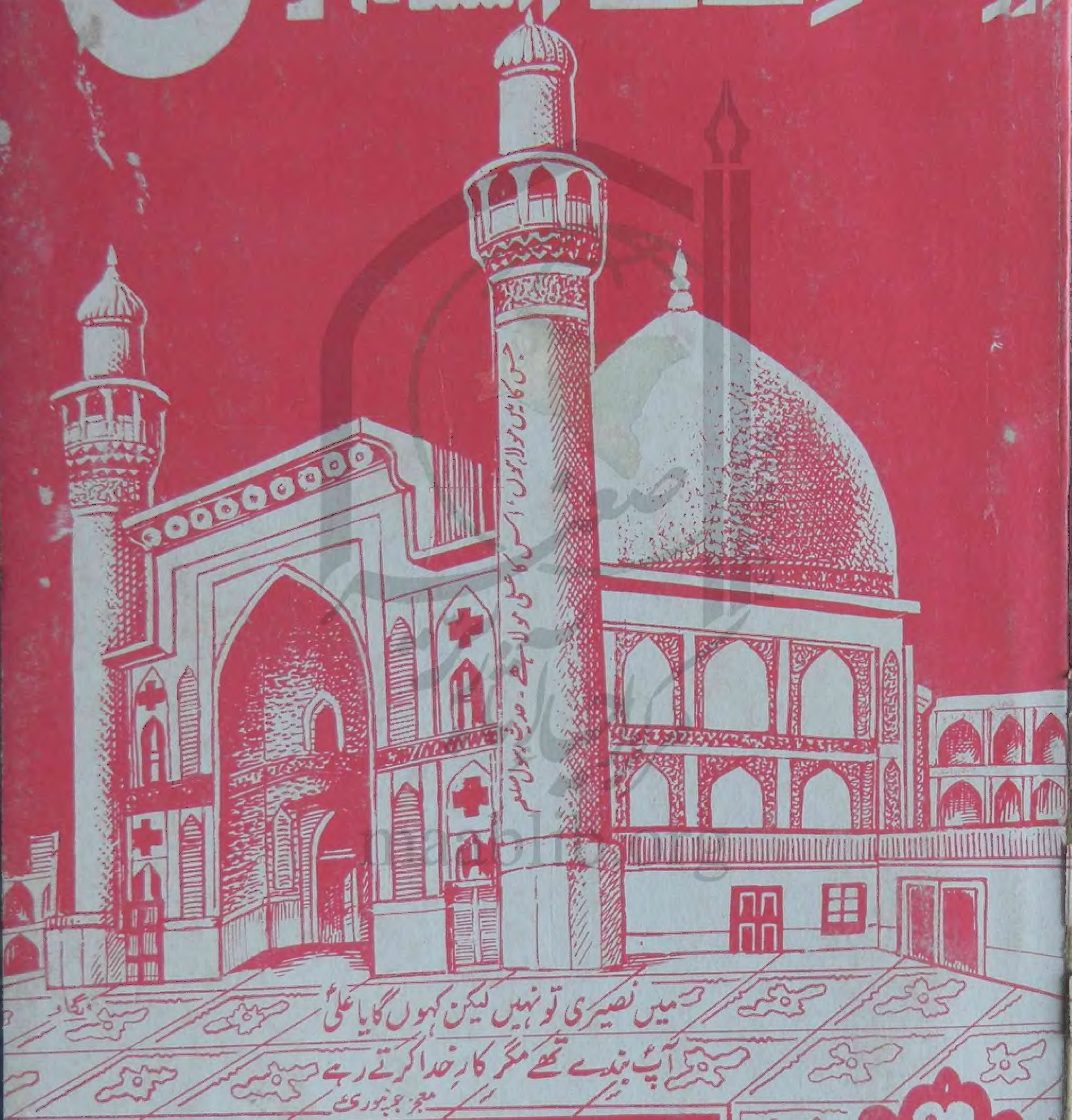
اولیائے کرام اور شعرائے عظام آستانۂ مولا علیؑ پر



مرتبہ
محمد وصی خاں

ناشر محفلِ حیدری ناظم آباد ۴ کراچی


مرکز احیاء آثار برصغیر
MAAB 1431

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

ہم کیا ہیں انبیاء کا ہے مشکل کشا علیؑ
مشکل کے وقت منہ سے نکلتا ہے یا علیؑ

اولیائے عظام و شعراء کرام

آستانۂ مولا علیؑ پر

مرتّبہ

محمد وصی خان

حصہ اوّل

ناشر

مرزا علی سعید

قیمت ۱۶ سولہ روپیہ

کتاب ملنے کا پتہ: محفلِ حیدری ناظم آباد ۳ - کراچی

مناقبِ اہلبیت علیہم السلام

از

انتخاباتِ صوفیائے کرام و اولیاءِ عظام و شعراءِ کرام

حضرت امام شافعیؒ، حضرت جنید بغدادیؒ، حضرت حسین حلاجؒ، حضرت زندہ پیلؒ، حضرت علامہ رشید ترابیؒ، حضرت غوث الاعظم جیلانیؒ، حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ، حضرت سید معین الدین حسن سنجریؒ، حضرت سعدی شیرازیؒ

حضرت صابر کلیریؒ۔
حضرت جلال الدین رومیؒ
حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ
حضرت نظام الدین اولیاؒ
حضرت محبوب الٰہیؒ
حضرت شمس تبریزؒ
حضرت امیر خسروؒ
حضرت حکیم سنائیؒ
حضرت نعمت اللہ ولی کرمانیؒ

اولیاءِ کرام
درِ علیؑ پر

حضرت نصیرالدین محمود چراغ دہلویؒ۔
حضرت جامیؒ۔ حضرت نیاز احمد چشتیؒ، حضرت ملا عمر سے پیازہؒ۔
حضرت مرزا اسداللہ خاں غالبؒ، حضرت نور علی شاہ، حضرت شاہ باقر علی چشتیؒ۔

حضرت امیر علی علویؒ، حضرت شاہ غلام علی قادریؒ، حضرت مولانا شاہ محمد ابوالحسن پھلواریؒ، حضرت مستان شاہ مجذوب کاملیؒ۔ حضرت عبدالقادر واعظؒ۔ حضرت ضیاء یار جنگؒ، حضرت علی شاہ قادریؒ، حضرت علامہ اقبالؒ، حضرت میر عثمان علی خاں والئی دکنؒ، حضرت آصف جاہؒ، حضرت منشی ولایت علی خاںؒ، حضرت مولانا غلام قادر گرامیؒ۔ پروفیسر سردار نقوی۔ شاہد نقوی، محسن نقوی، انجم اعظمی، معجز جونپوری، عابد حشری، پروفیسر ظفر جونپوری، عالی جونپوری، سعید جونپوری، غلام دستگیر نقشبندی وغیرہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ



محمد وصی خاں

صدر محفل حیدری ناظم آباد کراچی

مرتبہ و مؤلفہ کتابیں۔

"علی علیؑ حصہ اول و دوم" "حسینؑ حسینؑ" حصہ اول و دوم "بیعت علیؑ" "وارث فدک"
"تاریخ آل محمدؐ" "حضرت علیؑ کے فیصلے" اور موجودہ تعزیرات اسلامی" "اولیاءِ عظام و شعراءِ کرام"
آستانہ مولا علیؑ پر" "عظمتِ حسینؑ" "شیعہ حفاظ قرآن" "علامہ اقبالؒ آستانہ پنجتن پاکؑ پر"
"بیاض تسکین زہراؑ" حصہ اول، دوم، سوم" "بیاض تسکین زینبؑ" حصہ اول" "مقبول عام
مناجات و دعائیں" "بیماریاں اور علاج معصومینؑ" "اخلاق محمدیؐ"

اس کے علاوہ اہم مذہبی کتابیں زیر ترتیب ہیں۔

پیش لفظ

از قلم معجز رقم استاد محترم

محقق عصر علامہ علی حسنین شیفتہ ایم اے۔ تاج الافاضل

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ذاتِ گرامی مظہر العجائب ہے وہ بتصریح آیۂ مباہلہ نفسِ رسول بھی ہیں اور بمقتضائے وَ مِنَ النَّاسِ مَن یَشرِی الخ مالک مرضات الٰہیہ بھی ہیں۔ وہ صاحب لَافتیٰ بھی ہیں اور معنیٔ ھَل اَتیٰ بھی ہیں۔ وہ مسجد میں فنا فی اللہ بھی ہیں تو میدان جہاد میں اسد اللہ ہیں۔ مسندِ فتویٰ پر اَقضَاکُم عَلِیٌّ ہیں اور مقام تعلیم میں باب مَدِینَۃُ العِلم اور بابِ دارالحکمۃ ہیں۔ اُن کی ولایت مُطلقہ کو ثابت کرنے کے لئے اللہ نے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہ الخ کی آیت اُتاری تو رسول اللہ نے وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤمِن اور مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ فرمایا۔ وہ اللہ کے ولی بھی ہیں اور رسول اللہ کے وصی بھی ہیں۔ وہ ذریعۂ ایمان بھی ہیں اور کُلِّ ایمان بھی۔ وہ مومنین کے مولا و آقا بھی ہیں اور فریادیوں کے مشکلکشا بھی۔ ان کی محبت بہ نصِّ پیغمبر علامت ایمان ہے۔ اور اُن سے دشمنی علامت نفاق ہے۔ ان کا دوست اللہ و رسول کا دوست ہے اور ان کا دشمن اللہ و رسول کا دشمن ہے۔

یہی وجہ ہے کہ انتہائی ناما‌عد حالات کے باوجود اور جبروتی و طاغوتی حکومتوں کے علی الرغم، ہر زمانے میں، بلا تفریق مذہب و مسلک، حق پسندوں کے دل مولائے کائنات امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السّلام کے

آستانے پر بصد عقیدت و محبّت جھکتے رہے ہیں۔ شعراء کرام نے مدحت و منقبت کی شکل میں اپنی عقیدت کے پھول چڑھائے اور صوفیائے باصفا نے انھیں اپنے جذب و سلوک کی منزلوں میں منارۂ علم و عرفان پاکر سیدالاولیاء و امام الاتقیاء تسلیم کیا۔

عالی جناب محمد وصی خاں صاحب لائق تحسین و آفریں ہیں کہ انھوں نے مولائے کائینات کی بارگاہ میں اپنی عقیدت و محبّت کا یوں اظہار کیا ہے کہ ملّا جان امیرالمومنین کے گہر ہائے آبدار کو اہل علم کے لئے ایک کتاب کی شکل میں جمع کر دیا ہے۔ یقیناً یہ ایک بیش بہا علمی خدمت بھی ہے اور ممدوح خدا و رسول سے اپنی عقیدت کا اظہار بھی۔!

ہمیں یقین کامل ہے کہ اہل علم اُن کی اس خدمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور مولائے کائینات اپنی عنایات بے پایاں سے اُن کو سرفراز فرمائیں گے۔

دستخط علی حسین شیفتہ

قطعہ در شان علیؑ

ہر طرف جلوہ ذات جلی بنتا ہے
اللہ کا جو مظہر ہو وہی بنتا ہے
بکھرے ہوئے اوصاف نبیوں کے ہیں جتنے
یکجا جمع کئے جائیں تو علیؑ بنتا ہے

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سببِ تالیف

حمد ہے پروردگار رؤف و رحیم کے لئے، ایسی حمد کہ جس کے وہ لائق ہے، درود بر صاحب وحی جو خیر خواہ امت و رحمۃ اللعالمین صاحب خلقِ عظیم ہے۔ سلام بر آل پاک جن کے قلوب الہام پروردگار کا مرکز ہیں جو ہمیشہ انسان کو ساحل نجات کی دعوت دیتے اور منزل نجات کا نشان بتاتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے آج دُنیا میں خدا کا نام زندہ ہے جنہوں نے اس دینِ مبین کے لئے اپنی تمام کائینات قربان کر دی۔ لیکن دین کو بچا گئے۔ وہ روحوں اور دلوں کے حکیم ہیں ان کا کلام روحوں کو شفا بخشتا ہے۔ ان کا ذکر دلوں کو جلا بخشتا ہے جن کی محبت و اطاعت ساحلِ نجات اور بہشت بریں کا پروانہ اور مقبولیتِ اعمال کا باعث ہے۔ ان کا کلام وحی اور الہام سے شروع ہوتا ہے۔ اور کلام خدا پر ختم ہوتا ہے۔

اس مجموعۂ کلام کی اشاعت سے میرا واحد مقصد یہ ہے کہ صوفیائے کرام، شعرائے عظام اور اولیائے کرام کی نظر میں علیؑ اور اولادِ علیؑ کا جو مقام ہے اس سے اُمتِ مسلمہ کے تمام افراد کو روشناس کرایا جائے۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ زندگی کا جو لمحہ آلِ محمدؐ کی خدمت اور اُن کی غلامی میں گذرے وہی سب سے اچھی اور کامیاب زندگی ہے۔ اور ان کی محبت میں اگر کوئی مر جائے تو حدیثِ رسولؐ کی روشنی میں شہید مرتا ہے۔

اللہ ہمیں بھی ان بزرگانِ دین کی طرح آلِ محمدؐ کے پاک دامن کے ساتھ آخری دم تک وابستہ اور متمسک رکھے اور ہمیں اطاعت گذاروں میں شمار کرے آمین!

محمد وصی خان

تقریظ

از قلم



عالی خدمت، والا مرتبت، کیوان رفعت
بہر جلیس حشمت، کوکب تابندۂ بخت
فصاحت ماہِ درخشندۂ جبینِ بلاغت
نیر اعظم سپہر خطابت، تاجدار ذی وقار
اقلیم طلاقت، سلطان المتکلمین قدوۃ العلماء
والمجتہدین العمادی ولاعتمادی سرکار

سید ذکی الاجتہادی الرشتی عامل فیض سرحسالی

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی ذات گرامی تمام عالم انسانیت کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ اور جس نے بھی اس چشمۂ ہدایت کی طرف رجوع کیا وہ بوعلیؑ بن گیا اور پھر اس کو دنیا سے کوئی رغبت نہ رہی۔ بلکہ اپنی اور اپنی آل اولاد کی فکر چھوڑ کر دکھی دلوں کے لئے سہارا بن گیا۔

زیر نظر کتاب اولیائے کرام۔ شعرائے عظام اور صوفیائے زمانہ کے بیش قیمت موتیوں کا گلدستہ ہے جو انھوں نے مولائے کائنات، مشکل کشائے عالم حضرت علیؑ ابن ابی طالب سے انتہائی عقیدت کے طور پر ترتیب دیا ہے اس مجموعہ کتاب میں ایسے نایاب کلام ہیں جن کو آج تک کسی نے بھی اس طرح کتابی شکل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل نہیں کی۔

جناب محمد وصی خاں صدر مرکزی تنظیم ع۔ا (رجسٹرڈ) اس عظیم کارنامہ پر جو انھوں نے مولائے کائنات کی خدمت میں پیش کیا لائق تحسین ہیں اللہ انکی توفیقات میں دن بدن اضافہ کرے تاکہ وہ آل محمدؐ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کریں۔ سید ذکی الاجتہادی الرشتی

۱۹ پی۔ آئی۔ بی کالونی۔ شریعت کدہ روحانی۔ کراچی

تقریظ از قلم معجز رقم

حجۃ الاسلام علامہ سید رضی جعفر النقوی

مجتہد العصر (ایم اے گولڈ میڈلسٹ)

مولائے کائنات حلال مشکلات،
امیر المومنین حضرت علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں عربی مورّخ کا یہ جملہ سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے کہ:

اِستِغنَاءُہٗ عَنِ الکُلِّ، وَاحتِیَاجُ الکُلِّ اِلَیہِ، دَلِیلٌ عَلیٰ اَنَّہٗ اِمَامُ الکُلِّ۔

(حضرت علیؑ بن ابی طالب کا سب سے بے نیاز ہونا اور تمام بنی نوع انسان کا ان کی طرف احتیاج مند ہونا اس بات کی کھُلی ہوئی دلیل ہے کہ وہ سب کے رہنما سب کے پیشوا ہیں۔)

یہ جملہ محض عقیدت کا اظہار نہیں بلکہ ایک جیتی جاگتی حقیقت کی داستان ہے۔ جسے اپنوں اور غیروں، دونوں نے بیان کیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہر مذہب و ملّت کے اشخاص اور ہر عقیدے و نظریئے کے افراد نے اس رہنمائے عالم کے آستانے پر جبہ سائی کو اپنے لئے باعث شرف اور سرمایۂ افتخار سمجھا ہے۔ خواہ وہ عربی زبان کے شعراء ہوں یا انگریزی کے، فارسی کے مدح گو ہوں یا اطالوی زبان کے، ہندی و اُردو کے اربابِ سخن ہوں یا جرمن و فرانسیسی کے۔ غرض ہر صاحبِ فن، اور ہر اہل ذوق نے اس آستانے پر سر جھکایا ہے اور اسی رہنمائے عالم کی بارگاہ میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے۔ شمس غلام قنبرت دم ھمہ دم علیؑ علیؑ

اور بقول حضرت لال شہباز قلندر :

حیدری یم قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

اور کسی مبالغہ آمیزی کے بغیر یہ کہا جا سکتا ہے کہ منقبت کے باب میں دُنیا بھر کی مختلف زبانوں میں تمام شعراء نے جو دادِ سخن دی ہے اس میں ختمی مرتبت سرورِ کائنات رسول مختار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد حلال مشکلات، وارث ذوالفقار امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے بڑھ کر کسی کا درجہ نہیں ہے۔ اور یہ انفرادی خصوصیت بھی مولائے کائنات ہی کی ہے کہ دوست دشمن، ہر ایک کی زبان و قلم نے آپ کی مدح سرائی فرمائی۔ اور آپ کے در کی گدائی کو دنیا کی شہنشاہیت سے بڑھ کر سمجھا۔

مرکزی تنظیم عزا کے صدر جناب محمد وصی خاں صاحب جو اب تک قومی اور مذہبی موضوعات پر بیسیوں گراں قدر کتابیں شایع کر چکے ہیں جن میں "علیؑ علیؑ" حصہ اول و دوم۔ "حسینؑ حسینؑ" حصہ اول و دوم۔ "حضرت علیؑ کے فیصلے" "شیعہ ڈائرکٹری"، "شیعہ اور صحابہ"، "شیعہ حفاظ قرآن"، "مقالات سید العلماء"۔ "علامہ اقبال آستانۂ پنجتن پاک پر"، جیسی منفرد اور مقبول عام کتابیں بھی شامل ہیں اور اب آپ کے سامنے "اولیائے عظام اور شعرائے کرام آستانۂ مولا علیؑ پر" پیش کر رہے ہیں۔ موصوف نے دُنیا بھر کے مشہور شعراء اور اولیاء کے بکھرے ہوئے کلام کو اس کتاب میں جمع کر کے ان کے عقیدت کے پھولوں سے اس گلدستے کو سجا کر اہلِ عقیدت کے سامنے پیش کیا ہے اُمید ہے کہ موصوف کی یہ کوشش بھی ان کی سابقہ مطبوعات کی طرح مقبولیت حاصل کرے گی۔

آخر میں میری دُعا ہے کہ پروردگارِ عالم ہم سب کو حضرات محمدؐ و آلِ محمدؐ کے کمالات کی نشر و اشاعت کے ساتھ ساتھ اُن کی سیرت طیبہ کے اعلیٰ اقدار و محاسن کو بھی اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایں دعا از ما و از جملہ جہاں آمین باد۔ فقط والسلام دستخط علامہ سید رضی جعفر نقوی

اجمالی تعارف

"محمد وصی خاں" ایک فرد نہیں بلکہ ایک ادارے کا نام ہے۔ ان کی شخصیت بڑی ہمہ گیر اور ہمہ جہت ہے اگر وہ ایک طرف قومی رہنما و قومی خدمتگار ہیں تو دوسری طرف میدان تصنیف و تالیف و ترتیب و تحقیق و ترجمہ کے شہسوار بھی ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ ایک ذمہ دار سرکاری ملازم بھی ہیں اور اپنے فرائض منصبی نہایت دیانت داری سے انجام دیتے ہیں اور اپنے محکمے میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ وہ فنا فی المذہب اور فنا فی القوم ہونے کے باوجود اپنے بال بچوں کی طرف سے غافل نہیں رہتے۔ گھر کو گھر سمجھتے ہیں اور ہر ایک کا پورا پورا خیال رکھتے ہیں اور کسی کو شکایت کا موقع نہیں دیتے انھوں نے اپنے اوقات کو بڑے سلیقے سے تقسیم کر رکھا ہے۔ تمام کام ختم کرکے، رات کے وقت سکون و اطمینان کے ساتھ کتابوں کی دنیا میں کھو جاتے ہیں۔ اُن کے پاس کتابوں کا بڑا معتدبہ ذخیرہ ہے۔ کراچی میں کم لوگوں کے پاس اتنا اچھا کتب خانہ ہوگا۔

وصی خاں کے مشاغل کو دیکھ کر رشک آتا ہے۔ اسی نظم و ضبط و حسن کارکردگی کا نتیجہ ہے کہ وہ صاحب تصانیف کثیرہ کہلانے کے بجا طور پر مستحق ہیں۔ لکھتے لکھتے اُن کا ایک اسلوب پیدا ہو گیا ہے۔ اس لئے انھیں الگ اسلوب بھی کہا جا سکتا ہے۔ وہ کتابوں کا بامقصد مطالعہ کرتے ہیں اسی بنا پر ان کو عاشق مطالعہ کہنا زیب دیتا ہے۔ کتابوں کا جمع کر لینا تو آسان ہے لیکن یہ فیصلہ کرنا کہ کس موضوع پر، کن کن کتابوں کو کہاں کہاں سے پڑھنا چاہیئے۔ بہت ہی دقت طلب اور دشوار کام ہے۔ وصی خاں اس کا بڑا اچھا سلیقہ

رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ان کی کتابوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ ان کو جنبندہ قرطاس و قلم کہنا چاہئے۔

محمد وصی خاں کی یہ کتاب یعنی "اولیائے کرام و شعرائے عظام آمد نامہ مولا علیؑ پر"، عشق علیؑ کا تحریری ثبوت ہے۔ ان کا دشمن بھی ان کی ایسی کتاب کو پڑھے گا تو ان کی محنت، قابلیت اور سلیقہ شعاری کی داد دیئے بغیر نہ رہے گا۔ انھوں نے بڑی جانفشانی سے کیسے کیسے گوہر ہائے آب دار جمع کر دیئے ہیں۔ یہ مستوں، قلندروں کے لئے توشہ ہے۔ صاحبان حال و قال کے لئے تحفہ ہے۔ اہل علم و دانش کے لئے ذخیرۂ معرفت ہے۔ اس میں حسن بھی ہے عشق بھی۔ جلال بھی ہے جمال بھی۔ نظر بھی ہے خبر بھی۔ لطافت بھی ہے سعادت بھی۔ کیف بھی ہے کیفیت بھی۔ شعور بھی ہے لاشعور بھی۔ غرض ایک بے خزاں گلشن ہے۔ ایک سدا بہار انجمن ہے۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ تعریف کر سکوں۔ البتہ وصی خاں کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انھوں نے کتنا حسین گلدستہ ھدیۂ ناظرین کیا ہے۔ ؎

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ
مولا کی ہو توصیف رقم اور زیادہ

مرزا علی سعید
جنرل سکریٹری مرکزی تنظیم عزا رجسٹرڈ
کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

یا علیؑ مشکلکشاءؑ

اولیاء کرام اور فیضانِ تصوّف آستانہ علی علیہ السّلام پر

ہم نام ذوالجلال ہیں شیرِ خدا علیؑ
ہم نفس ہیں رسولؐ کے مشکلکشا علیؑ

حضرت علی علیہ السّلام کی شخصیت اولیاء کرام کی نگاہ میں ایمان۔ ایقان عشق کامل اور سچی لگن کی بھرپور علامت ہے۔ پاکیزگی آپ کی ازلی ہے۔ ہر ایک طریقت اور مشائخ طریقت کے امام الاعظم ہیں۔

یہ سوچنا ہی عبث ہے کہاں کہاں ہے علیؑ
جہاں جہاں پہ بھی حق ہے وہاں وہاں ہے علیؑ
ایک طرف ذاتِ محمدؐ ادھر صفاتِ خدا
انھیں لطیف حجابوں کے درمیاں ہے علیؑ

(احسان امروہوی)

مولائے کائنات، مظہر العجبیات، حضرت علی علیہ السّلام حیدر کرار ہیں صاحب فقر و غنا ہیں۔ علیؑ بازوئے قوی ہیں۔ نانِ جویں کے کھانے والے ہیں فقیر بوریانشین ہیں۔ خیبر شکن ہیں۔ اسد اللہ ہیں۔ جنکی زورِ حیدرؑی ضرب المثل ہے۔ جو مسلم اوّل ہیں۔ خواجہ حسنینؑ ہیں۔ شہ مرداں ہیں۔ ابوتراب ہیں جو قوتِ دینِ متین ہیں۔ شیر حق ہیں۔ بابِ شہر علم ہیں۔ بائے بسم اللہ ہیں۔ صاحب قوت ہیں۔ تاجدار ہل اتیٰ ہیں۔ خیبر گیر ہیں۔ مولائے کل ہیں۔

کمالِ عشق و مستی میں ظرفِ حیدر ہیں۔ دستگیر ہیں مشکل کشا ہیں۔ مرتضیٰ ہیں نفسِ نبیؐ ہیں۔ فتحِ مبین کی دلیل ہیں۔ جن کا نعرہ آج بھی جنگ گاہ میں نصرتِ حق کی ضمانت ہے۔ یعنی خود اپنی نظیر آپ ہیں اقبال (صوفی شاعر) کے مردِ مومن ہیں جن کی شان میں دُنیا کے تمام اولیاء کرام اور صوفیا رطب اللساں ہیں اور اشعار کی صورت میں اپنا نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ یہ وہ بزرگ ہیں جو خود صاحبِ کرامات ہیں اور اپنے اندر روحانی جاہ و جلال رکھتے ہیں لیکن ذاتِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اپنا پیشرو مانتے ہیں اور آپؑ ہی کے در پر اپنی جبیں جھکانا باعثِ فخر سمجھتے ہیں ذیل میں مشہور زمانہ بزرگانِ دین اور صوفیاء کرام کا نذرانۂ عقیدت پیش کر رہا ہوں جو آپ نے مولائے کل امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں پیش کئے ہیں

حضرت لال شہباز قلندر

حیدریم قلندرم مستم — بندہ مرتضےٰ علیؑ ہستم
پیشوائے تمام رندانم — کہ سگِ کوئے شیر یزدانم

(۲)

حضرت شاہ نیاز احمد چشتی نظامی

باشد ایمان مسلمان صحف روئے علیؑ — سجدہ گاہ ماست محراب دو ابروئے علیؑ

(۳)

حضرت سیّد امجد علی شاہ اکبر آبادی

ہے علیؑ کی دوستی امجد علی مومن پہ فرض — وقتِ رخصت مجھ سے یہ مرشد نے فرما گیا

(۴)

حضرت شاہ خاموش چشتی صابری

حل مشکل کیلئے خاموش ہو کچھ نہ ہو — ہیں علیؑ مشکلکشا مختار ہونا ہو سو ہو

(۵)

حضرت شاہ علی حسنین کچھوچھوی

اوّل میں بھی علیؑ ہیں آخر میں بھی علیؑ ہیں — ظاہر میں بھی علیؑ ہیں مرتضا علیؑ ھئیں

اقطاب وغوث الاعظم در کے گدا ہیں جس کے ۔ وہ شاہ کشور دیں صلی العلیٰ اعلیٰ ہیں

محمد خادم حسن شاہ چشتی گدی شاہی اجمیری

(۶)

علیؑ ہم رازِ شاہ دو سرا بود ۔ علیؑ دمساز جانِ مصطفےٰ بود
علیؑ گنج عطا بحرِ سخا بود ۔ علیؑ مشکلکشا حاجت روا بود

(۷)

حضرت تاج الاصفیا شیخ فریدالدین عطارؒ

زمشرق تا بہ مغرب گر امام است ۔ علیؑ و آلِ او اولادش تمام است

(۸)

حافظ شیرازیؒ

امروز زندہ ام بولائے تو علیؑ ۔ فردا بروحِ پاک اماماں گواہ باش
قبرِ امام ہشتم و سلطان دیں رضا ۔ از جاں ببوس و بردرِ آں بارگاہ باش

(۹)

حضرت مولانا جامیؒ

علی شاہ مرداں اماماً کبیرا ۔ ! کہ بعد از نبیؐ شد بشیراً نذیرا

(۱۰)

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز

اے حیدرِ شہسوار وقت مدد است ۔ اے صاحبِ ذوالفقار وقت مدد است
کارے عجب فتادہ بمشکل مارا ۔ اے والد ہفت و چہار (آئمہ است) وقت است مددا

(۱۱)

حضرت شاہ نیاز احمد نظامی بریلوی

ولیِ حق وصیِ مصطفےٰ دریائے فیضانے ۔ امامِ دو جہاں قبلہ دین و ایمانے

(۱۲)

علامہ اقبال مرحوم

مُسلمِ اوّل شہ مرداں علیؑ ۔ عشق را سرمایۂ ایماں علیؑ

(۱۳)

حضرت شاہ خاموش چشتی صابری رح

خاموش کو تو خوف نہیں پل صراط کا — شاہ نجف امیر عرب جس امام ہے

(۱۴)

جناب ملا کاشی رح

زائران روضہ ات را بر در خلد برین
می رسد آواز طبتم فادخلوھا الدین

(۱۵)

حضرت شمس تبریز رح

مست ولائے حیدرم دم ہمہ دم علیؑ علیؑ
ہر دو جہان ز دلبرم دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

(۱۶)

حضرت ملا فیضی رح

نہ ہے نقش پائے کہ بر دوش احمد
ز مہر نبوت مقدم نشیند!

(۱۷)

حضرت شاہ نعمت اللہ رح

شرخی روئے ہوا ای سکہ نام علی است
بر رخ دنیا و دین چون پادشہ باید زدن

(۱۸)

حضرت شہید یار جنگ صاحب

ہنم روز و شب ہمہ فکر علیؑ
کہ ذکر خدا است ذکر علیؑ

(۱۹)

حضرت حسن کاشانی رح

کہ بعد از حمد و مرسل خطاب آمد کہ اے مردم
علیؑ پیرو علیؑ میرو علیؑ بالا علیؑ برتر!

(۲۰)

حضرت سعدی شیرازی رح

شکم بد سلونی گفتن او را
کہ علم مصطفیٰؐ را بود او را

(۲۱)

حضرت بو علی شاہ قلندر رح

بو علیؑ ام قلندرم مستم بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

(۲۲)

حضرت ملا محمد صالح ترمذی کشفی

بہترین علیؑ را دان! کہ چنیں گفت بہترین بشر
برنگردی از و کہ در رہ دیں ہر کہ برگشت از و بود کافر

(۲۳)

حضرت نظام حیدر آباد دکن میر عثمان علی خان صاحب

رشتہ اش با نبیؐ بلا فصل است چہ علیؑ را بہ مصطفےٰؐ وصل است
بہر ہستی وجود او عثمان در چمن چوں بہار افضل است

(۲۴)

حضرت شہزادہ معظم جاہ بہادر شجیع

آپ ہی مشکلکشا ہیں یا علیؑ آپ ہی حاجت روا ہیں یا علیؑ
آپ نفس مصطفےٰ ہیں یا علیؑ آپ میر اولیا ہیں یا علیؑ
شان ہے عالم پناہی آپکی
دونوں عالم میں ہے شاہی آپکی

(۲۵)

حضرت اسد اللہ خاں غالب

غالب نادر دم نام و نشانم مپرس
ہم اسد اللہم و ہم اسد اللہیم

(۲۶)

حضرت آل رضا مرحوم

کلکِ قرآں رقم نے لوح کے بعد — نام اپنے بہت سے لکھے ہوں گے
شہرِ علمِ نبیؐ کے دَر پہ رضا — کتنے قرآن آن لکھ دیئے ہونگے

(۲۷)

ڈاکٹر زاہد حیدری صاحب

انسان ہو جو حامل ذاتِ یزداں — کیا منزلت اس کی ہے خرد ہے حیراں
کیا مدح پہ مختصر کروں گا سجدے — لاؤ تو خدا نما علیؑ سا انساں

(۲۸)

مولانا حسرت موہانی مرحوم

مُیسّر ہے شاہِ نجف کی غلامی!
زہے کامرانی زہے شادکامی!

(۲۹)

مفتی ضیاء یار جنگ مرحوم مفتی اعظم حیدرآباد دکن

کے تواں شرح مقامِ مصطفےٰ بوتراب — آں نبیؐ و ایں ولی آں آفتاب ایں ماہتاب
شہرِ علمِ مصطفےٰ را جز علیؑ باب نہ بود — یارب ایں قصرِ خلافت را چرا شد چار باب

(۳۰)

حضرت بابا ذہین شاہ تاجی مرحوم

علیؑ است لعلِ نہاں خانۂ رموزِ وجوب
علیؑ است گوہرِ یک دانۂ کنوزِ قدم

سید الاولیاء حضرت علی علیہ السلام تمام اولیاء اصفیا کے مبداء و ملجا اور پیشوائے اعظم ہیں۔ آپ کی ولایت بشان امامت محیط عالم اور ہمہ گیر ہے اہل طریقت حضرت شیر خدا کی پیروی حقائق عبادت و حقائق اشارات میں کرتے ہیں اور تحصیل علوم دنیا و آخرت سے حاصل کرنے اور نظارہ تقدیر حق میں رہنا بھی ان ہی کی اطاعت کے ماتحت ہے۔

انشاء اللہ حصہ سوم میں کئی سو اشعار صوفیا کرام کے مولائے کائنات کی شان میں ترتیب دوں گا۔ یہ ایسے اشعار ہوں گے جو آپ کی نظروں سے پہلے کبھی نہ گزرے ہوں گے۔ جن کو آپ یقیناً بہت پسند کریں گے۔ اور آپ کے علم اور میرے مولا سے عقیدت کا جذبہ دلوں میں موجیں مارنے لگے گا۔

(وصی)

حضرت علی علیہ السلام کی ایک مخصوص دعا

جو ہر نماز کے بعد آپ پڑھتے تھے

شروع کرتا ہوں خدا کے نام سے جو رحمٰن اور مسلسل رحم کرنے والا ہے

معبودا میں نے جو یہ نماز پڑھی ہے اس سے نہ کوئی غرض اور نہ اس کے ذریعہ سے کوئی خواہش پوری کرنا ہے بس تیری تعظیم و فرماں برداری تیرے حکم کی تعمیل مقصود ہے۔ بارالٰہا اگر اس میں کوئی خلل یا کمی ہو خواہ نیت میں یا قیام و قرات رکوع یا سجدے میں تو میری گرفت نہ کرنا۔ بلکہ اسے قبول کر کے احسان و مغفرت فرما۔ اے سب سے بڑے رحم کرنے والے بخشنے اپنی رحمت کا صدقہ۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ آستانہ مولائے کائنات پر

ولادت سنہ ۷۶۷ء وفات ۲۰ جنوری سنہ ۸۲۰ء

ان کی کنیت ابو عبد اللہ محمد ادریس اور لقب عرف عام سے شافعی اس وجہ سے کہلاتے تھے کہ ان کے مورث اعلیٰ کا نام شافع تھا وہ ہاشمی نسل سے تھے۔ حضرتؐ کے دادا عبد المطلب آپ کے آبا و اجداد میں سے تھے اہل سنت والجماعت کے چند اماموں میں سے آپ ایک امام تھے۔ شافعی مذہب کے پیرو شہر خراسان اور ایران میں بہت زیادہ ہیں آپ کا انتقال مصر میں ۲۰ جنوری سنہ ۸۲۰ء ۵۴ سال کی عمر میں ہوا۔

حوالہ:- قاموس المشاہیر جلد دوم صفحہ ۷۲ مؤلفہ نظامی بدایونی۔ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد دکن نمبر کتاب ۹۲۸۔۱۴۳ ۔ج۔۲۔ش۔ا۔ن
طباعت سال ۱۹۲۶ء بہ مطبع نظامی پریس بدایوں
اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد

(۱)

متن عربی		ترجمہ اردو
علیٌّ حبّہ جُنّۃ قسیم النّار والجنّۃ	(۱)	علیؑ کی محبت سپر کا کام دیتی ہے (آتش جہنم سے بچانے والی ہے) اور حضرت علیؑ جنت اور دوزخ کی تقسیم کرنے والے ہیں۔
وصی المصطفٰی حقّا امام الانس والجنّۃ	(۲)	خدا کی قسم آپ حضرت محمد مصطفٰیؐ کے وصی ہیں اور تمام انسانوں اور جنات کے امام ہیں

حوالہ: کتاب معالم العترۃ ترجمہ ینابیع المودۃ باب ۱۶ صفحہ ۱۳۰ مؤلفہ شیخ سید سلیمان قندوزی حنفی مفتی اعظم قسطنطنیہ۔

(۲)

يا اهل بيت رسول الله حبكم فرض من الله فى القرآن انزله ۱

اے اہل بیت رسول اللہ صلعم تم سے محبت رکھنا، اللہ تعالٰی کی طرف سے فرض ہے جس کو اللہ تعالٰی نے قرآن میں نازل کیا۔

كفاكم من عظيم القدر انكم من لم يصلّى عليكم لا صلوات له ۲

تمہاری منزلت کی بلندی کے لئے اتنا کافی ہے کہ جو شخص تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

حوالہ:- کتاب معالم العترۃ ینابیع المودۃ باب ۵۹ فصل ۴ صفحہ ۴۶۹ مولفہ شیخ سید سلیمان قندوزی بلخی حنفی سُنّی مفتی اعظم قسطنطنیہ۔

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ آستانہ مولائے کائنات پر

ولادت (۶) وفات ۹۰۹ء

آپ کا نام ابوالقاسم بن محمد بن جنید نہاوندی ہے اور خطاب سید الطائفہ بغداد میں ولادت ہوئی۔ سری السقطی کے شاگرد تھے، ابو ثور سے فقہ پڑھی پھر تصوف کی تعلیم شروع کی۔ تصوف میں بہت سے مدارج طے کئے، آپ کی ایک مشہور تصنیف ہے جو مختلف رسائل پر مشتمل ہے، اس میں تصوف کے پیچیدہ مسائل حل کئے گئے ہیں۔ اس میں آپ کے خطوط بھی شامل ہیں۔ آپ کے عوام معتقد تھے، صوفیائے کرام کی تشکیل میں آپ کا زبردست ہاتھ تھا اور صوفیاء کے نزدیک آپ کا مرتبہ بہت بلند سمجھا جاتا ہے۔

حوالہ:- قاموس المشاہیر جلد اول صفحہ ۱۷۸ نمبر کتاب ۹۱۴۳/۹۲۸ - ج - ۱ ن ظ ا - ق مطبوعہ ۱۹۲۴ء نظامی پریس بدایون اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد۔

	متن فارسی	ترجمہ اردو
۱	نیافت وہم و خرد پایۂ کمال علیؑ بہ وصف راست نیاید بیان حال علیؑ	وہم و خرد حضرت علیؑ کے مرتبہ کمال کو نہیں پہنچا آپ کی توصیف بیان ناممکن ہے آپ کے حال کو ٹھیک ٹھیک بیان کرنا ممکن نہیں۔
۲	مقرر است کہ در عہد فطرت ارواح بہ روح پاک محمدؐ بُد اتصال علیؑ	یہ بات یقینی ہے کہ ظہور ارواح کے وقت حضرت علیؑ کی روح کا اتصال، روح پاک محمدؐ کے ساتھ تھا۔
۳	ز بدو حال کہ بررست از ریاض ہدیٰ بہ آب علم برومند شد نہال علیؑ	نہال علیؑ ابتدا ہی سے باغ جنت سے اُگا ہے اور آب علم سے شاداب ہوا ہے۔
۴	چو آفتاب رسالت طلوع کرد از غیب ظہور یافت از اوج افق ہلال علیؑ	جب عالم غیب سے آفتاب رسالت طلوع ہوا تو اوج افق پر ہلال علیؑ بھی جلوہ گر ہوا۔
۵	نخست قرعۂ ایماں بہ نام او آمد کہ خیر بود و سعادت نشانِ فال علیؑ	ایمان کا پہلا قرعہ آپ ہی کے نام سے نکلا کہ خیر و سعادت علیؑ کی فال کا نشان تھا۔
۶	چو یافت خطبۂ اسلام زیب و زینت وحی گرفت کار غزا رونق از قتالِ علیؑ	جس طرح اسلام کے پیام اور خطبے نے وحی الٰہی سے زیب و زینت پائی، اسی طرح غزوات اسلام کی رونق آپ کی دلیرانہ جنگ سے ہوئی۔
۷	جواب داد سوالات کلّ عالم را کسے نہ گفت جوابے ز یک سوال علیؑ	آپ نے تمام دنیا کے سوالات کے جوابات دئیے لیکن آپ کے ایک سوال کا بھی کوئی جواب نہ دے سکا۔

۸ حدیث رایت و طیر و غدیر و عقد اخا
شهود آیهٔ صدق اند بر خصال علیؑ

احادیث "رایت" "طیر" "غدیر" اور "عقد اخا" آپ کی سیرت مبارک کی تصدیق کی نشانیاں ہیں۔

نزول آیهٔ مستغفرین بالاسحار (۹)
بود دلیل مناجات و ابتهال علیؑ

"مستغفرین بالاسحار" کی آیت کا نزول حضرت علیؑ کی مناجات اور آپ کے ترکِ لذاتِ نفس کی دلیل ہے۔

۱۰ تو ز "انفسنا" و "ولیکم" دریاب
که بر تو کشف شود عزت و جلال علیؑ

تو "انفسنا" اور "ولیکم" کا راز معلوم کر تاکہ تجھ پر حضرت علیؑ کی عزت و جلالت کا انکشاف ہو سکے۔

۱۱ نکرده طرفة العینی گناه در همه عمر
که در طاعت حق بود ماه و سال علیؑ

آپ نے تمام عمر ایک پلک جھپکنے کے وقفہ کے برابر بھی گناہ نہیں کیا کیونکہ آپ کے سارے لمحات زندگی طاعت حق میں صرف ہوتے رہے۔

۱۲ ز جام لطف خدا تا ابد بود سیراب
کسے که نوش کند شربت زلال علیؑ

جو شخص شراب ناب علیؑ نوش کرے گا وہ خدا کی رحمت کے جام سے "تا ابد" سیراب رہے گا۔

۱۳ به روشنائی ایمان رسد ز ظلمت کفر
دلے که نور یقیں دید از جمال علیؑ

جس دل کو حضرت علیؑ کے جمال سے نور یقین حاصل ہوا وہ کفر کے اندھیروں سے نجات پا کر ایمان کی روشنی تک پہنچا۔

۱۴ ازاں زماں که بدیدم جمال او در خواب
نبوده ام نفسے خالی از خیال علیؑ

میں نے جب سے خواب میں جمال علیؑ کو دیکھا ہے میرا ایک سانس بھی خیال علیؑ سے خالی نہیں رہا۔

گواہ باش خدایا! کہ بندۂ تو جنید ○ اے اللہ! تو گواہ رہنا کہ تیرا بندہ
ہمیشہ ہست محب علیؑ و آل علیؑ ○ جنید ہمیشہ علیؑ و اولادِ علیؑ کا دوست
رہا ہے۔

حوالہ:۔ دیوان حضرت جنید بغدادی قلمی ریکارڈ فارسی نمبر کتاب ۲۰۱/۴ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن۔

حضرت حسین منصور بن حلّاج صوفی رحمۃ اللہ علیہ آستانۂ مولائے کائنات پر

ولادت (؟) وفات سنہ ۹۲۲ء

آپ کا اصلی نام شیخ بن حلّاج ہے لیکن وہ اپنے باپ منصور کے نام سے مشہور ہیں فارس کے شہر بیضا میں پیدا ہوئے، آپ حضرت جنید بغدادی کے مرید تھے بہت سے مؤرخین ان کو شعبدہ باز کہتے ہیں ان کے متعلق صوفیا کہتے ہیں کہ وہ مسئلہ وحدت الوجود کو مانتے تھے اور انا الحق کہتے تھے۔ اسی بناء پر بغداد کے خلیفہ مقتدر نے سنہ ۹۲۲ء مطابق سنہ ۳۰۹ھ میں ان کا قتل کروا دیا۔

حوالہ:۔ قاموس المشاہیر جلد دوم صفحہ ۲۳۴ مولفہ نظامی بدایونی تذکرہ اردو نمبر کتاب ۳۴۹۱ ۹۲۸ مطبوعہ سنہ ۱۸۸۸ء اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد۔

منقبت

۱

متن فارسی		ترجمہ اُردو
آں ماحئ ضلالت و حامئ دینِ حق آں والئ ولایت جاں شاہ اولیا	۱	گمراہی کے مٹانے والے اور دین حق کی حمایت کرنے والے، وہ ولایت جاں کے والی شاہ اولیاء ہیں۔
داماد مصطفٰےؐ ہے علیؑ کہ ہست خاک درش ز روئے شرف کعبۂ علا	۲	عالی مرتبت حضرت محمد مصطفٰےؐ کے داماد علیؑ ہیں جن کے در کی خاک مرتبہ میں کعبہ کی بزرگی کا شرف رکھتی ہے
آدم خلافت است و براہیمؑ خلت است چوں نوحؑ متقیست ہم از قول مصطفٰےؐ	۳	جیسا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے آپ میں آدمؑ کی خلافت، ابراہیمؑ کی خلت اور نوحؑ کا تقوی جمع ہے
موسیٰؑ ست در مہابت و عیسیٰؑ ست در ورع جمشید در جلالت و احمدؐ در اصطفا	۴	ایک طرف آپ میں حضرت موسیٰؑ کا جلال اور حضرت عیسیٰؑ کا تورع ہے تو دوسری طرف جمشید کی شان و شوکت اور حضور صلعم کی برگزیدگی۔
او را ولایتیست بہ تخصیص از خدا کاں را بیاں می کند آیۂ انما	۵	آپ کو اللہ تعالےٰ سے ولایت خاص حاصل ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے آیۃ انما میں فرمایا ہے۔
عمریست تا حسینؑ جگر خستہ ماندہ است در دستِ اہل نفس گرفتار صد بلا	۶	حسینؑ ایک زمانہ سے خستہ جگر ہے اور اہل نفس کے ہاتھ میں گرفتار ہو کر بلاؤں میں مبتلا ہے۔
امروز دست گیر کہ از پا فتادہ ام آخر نہ دستِ من تو گرفتی در ابتدا	۷	جیسی آپ نے ابتدا میں میری مدد فرمائی تھی، آج بھی میرا ہاتھ تھامئے کہ میں مجبور ہو گیا ہوں۔

حوالہ: بنمبر کتاب ۱۹ و ۱۲ صفحہ ۳۳ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد دکن مطبوعہ سال ۱۸۸۸ء بہ علوی پریس (بمبئی)۔

حضرت احمد جام شیخ الاسلام ژندہ پیل رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۱۰۴۹ء   وفات ۱۱۴۱ء

آپ کا لقب ابو نصر ژندہ پیل ہے۔ شہر نیشاپور کے مشہور ولی ہیں۔ ۱۸ برس تک پہاڑوں اور جنگلوں میں عبادتِ الٰہی میں مشغول رہے۔ اس کے بعد شادی کر لی ۲۹ لڑکے اور تین لڑکیاں خدا نے عنایت کیں۔ حضرت احمد جام صاحب تصانیف تھے۔ آپ کے تصانیف میں سے سمرقند، انیس الطالبین، مفتاح النجات، بحر الحقیقت وغیرہ [illegible] مشہور کتابیں ہیں۔

حوالہ:۔ تذکرۂ قاموس المشاہیر جلد اول اردو صفحہ ۶۵ مولفہ بدایونی نمبر کتاب ۹۲۸۶۹۱۴۳
ح ۔ ان ظ ا ۔ ق مطبوعہ ۱۹۲۴ء بہ نظامی پریس بدایوں اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد

منقبت حضرت مولائے کائنات علیہ السلام

متن فارسی

هر نفس اندر ثنائے مصطفےٰ باید زدن
چنگ در دامانِ اصحابِ صفا باید زدن

ترجمۂ اردو

ہمیں چاہیئے کہ ہر سانس میں حضرت محمد مصطفےٰ کی تعریف و ثنا کریں، اور اصحاب صفا کے دامن کو اپنے ہاتھوں سے مضبوط پکڑ لیں۔

حیدرؑ کہ ہست دریائے کرم کانِ سخا
نغمۂ در وصفِ علیؑ شیرِ خدا باید زدن

حضرت حیدر علیہ السلام سخاوت کے دریا اور کرم کے معدن ہیں پس حضرت علیؑ شیر خدا کے اوصاف کا گیت گانا چاہیئے۔

لافتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار لہ
ہر دم از فہم از صفاتِ ہل اتیٰ باید زدن

ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں ہے اور نہ حضرت علیؑ کے سوا کوئی مرد ہے، ہر وقت صاحب ہل اتیٰ کے صفات میں فہم و فکر سے کام لینا چاہیئے

گر نجاتِ آں جہاں مطلوب داری اے عزیز
دست در دامانِ آلِ مصطفےٰ باید زدن

اے عزیز! تو اگر اس جہاں میں نجات کا خواہاں ہے تو دامن آل محمدؐ سے وابستہ ہو جا۔

منقبت ۲

نورِ چشمِ مصطفےٰ را مرحبا باید زدن
ساغرِ خمے را از دستِ مرتضےٰ باید زدن

حضرت محمد مصطفےٰ کی آنکھوں کے نور یعنی حضرت علیؑ کی ہمیشہ تعریف و توصیف کرنی چاہیئے، بادۂ توحید کا پیالہ آپ کے

آپ کے ہاتھ سے لے کر پینا
چاہیئے۔

۲ از حسنؑ باش و حسینیؑ شو کہ در آخرت
چنگ دل در دامن آلِ عبا باید زدن

حضرت حسنؑ مجتبیٰ کا چاہنے والا بن
اور حسینیؑ ہو جا تاکہ آخرت میں دامن
آلِ عباؑ تیرے ہاتھ میں رہے۔

۳ مہر زین العابدینؑ باید کہ باشد در دولت
خاکِ پائے باقرؑ را بوسہ ہا باید زدن

تیرے دل میں حضرت امام زین العابدینؑ
کی محبت ہونی چاہیئے اور حضرت
امام محمد باقرؑ کے پاؤں کو بوسہ
دینا چاہیئے۔

۴ جعفرؑ صادق امام ما و از جملہ عالم است
مہر موسیٰؑ در درون دل چو ما باید زدن

حضرت امام جعفر صادقؑ ہمارے اور
جملہ عالم کے امام ہیں۔ حضرت امام
موسیٰ کاظمؑ کی محبت ہماری طرح
دل میں تازہ رکھنا چاہیئے۔

۵ از علیؑ موسیٰ رضاؑ گشتہ خراساں جنتے
ایں سخن با مومناں باصفا باید زدن

حضرت امام علیؑ موسیٰ رضا سے خراسان
جنت بن گیا ہے، صاف دل مومنوں
سے یہ بات کہنی چاہیئے۔

۶ از تقیؑ باش و نقیؑ را دوست دار از جان و دل
دشمنان عسکریؑ را تیر ہا باید زدن

حضرت امام محمد تقیؑ کے حلقہ بگوشوں
سے شامل ہو جا اور امام علی نقیؑ کو دل و
جان سے چاہ، اور حضرت امام حسن
عسکریؑ کے دشمنوں پر تیر چلا۔

۷ ہر کہ مہدیؑ را بہ بیند او شود خاک رہش
پنج نوبت را بنام شاہِ ما باید زدن

جو حضرت امام مہدیؑ کو دیکھے اس
کو چاہیئے کہ ان کی خاک راہ بنجائے
ہمارے اسی بادشاہ کے لئے

پانچ بار نوبت بجانی چاہیئے۔

۸ چو کہ شاہنشاہ دیں، مرتضیٰؑ باید شدن
قیصر و خاقان و جم را پشت پا باید زدن

قیصر و خاقان اور جمشید کو ٹھوکر لگانا چاہیئے اور دین کے شہنشاہ حضرت علیؑ کے غلاموں میں داخل ہونا چاہیئے۔

۹ مروہ و زمزم صفا از خاکِ مرقدش
پس قدم مردانہ در راہ خدا باید زدن

آپ کی (حضرت علیؑ) خاک مزار سے زمزم اور مروہ دونوں نے صفا حاصل کی ہے، لہٰذا اللہ کے راستہ میں مردانہ وار قدم اٹھانا چاہیئے۔

۱۰ زہرۂ احمد کجا باشد کہ گوید مدح شاہ
این سخن را ہم بہ توفیق خدا باید زدن

احمد جام کی اتنی مجال کہاں کہ مدح شاہ (اولیاء) کر سکے اس کام کو بھی توفیق خداوندی سے مکمل کرنا چاہیئے۔ لہ

منقبت ۲

۱ آں شہنشاہے کہ شاہاں را بدو التجاست
شاہِ شاہانِ دو عالم ابنِ عمِ مصطفیٰ است

وہ شہنشاہ کہ جس کی ذات سے شاہانِ عالم کی غرض وابستہ ہے، وہ شہنشاہ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ کے ابنِ عم ہیں۔

۲ اے ز مہر حیدرم ہر لحظہ اندر دل صفات
وز پس حیدر حسنؑ ما را امام و رہنما ست

محبت حیدری سے ہر لحظہ میرے دل میں صفات کی جلوہ گری ہے پس حیدر کے بعد حضرت حسنؑ مجتبیٰ ہمارے امام و رہنما ہیں۔

لہ حوالہ دیوان حضرت احمد جام نمبر کتاب ۵۹-۱۲ صفحہ ۱۳۶ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن مطبوعہ ۱۸۸۱ء نولکشور پریس لکھنؤ۔

۳ ہمچو کلب افتادہ ام بر آستانِ بوالحسنؑ
خاکِ نعلینِ حسینؑ اندر دو چشمم توتیاست

میں آستانِ ابوالحسنؑ پر سگِ در کی طرح پڑا ہوا ہوں امام حسینؑ کے نعلین کی خاک میری آنکھوں کا سرمہ ہے۔

۴ عابدین تاج و سر و باقر دو چشمم روشن است
دینِ جعفر برحق است و مذہبِ موسیٰؑ رضا ست

حضرت امام زین العابدینؑ ہمارے سر تاج ہیں، اور حضرت امام باقرؑ ان کی دونوں روشن آنکھیں ہیں دین حضرت امام جعفر صادقؑ اور مذہب موسیٰ رضاؑ برحق ہے۔

۵ اے موالی! وصفِ سلطانِ خراسانؑ اشنو
ذرہ از خاکِ قبرش دردمنداں را دوا ست

اے دوست! شاہ خراسان کی مدح سُن، کیونکہ ان کے مزار کی خاک کا ہر ذرہ دکھے ہوئے دلوں کی دوا ہے۔

۶ پیشوائے مومنانست و مسلمانان تقیؑ
گر نقیؑ را دوست داری در ہمہ مذہب رواست

حضرت امام محمد تقیؑ مسلمانوں اور مومنوں کے پیشوا ہیں۔ اگر حضرت امام علی نقیؑ کو تو دوست رکھے تو یہ ہر مذہب میں روا ہے۔

۷ عسکریؑ نورِ دو چشم آدمؑ است و عالم است
ہمچو یک مہدیؑ سپہ سالار در عالم کجاست

حضرت امام حسن عسکریؑ آدمؑ و عالم کی دونوں آنکھوں کا نور ہیں، حضرت امام محمد مہدیؑ جیسا سپہ سالار عالم میں کون ہے۔

۸ قلعۂ خیبر گرفتہ آں شہنشاہِ عرب
زانکہ در بازوئے حیدرؑ زور دست لافتیٰ است

اس شہنشاہ عرب (حضرت علیؑ) نے قلعۂ خیبر فتح کیا جس کے بازوؤں میں لافتیٰ کی طاقت ہے۔

شاعران از سپہریم و زر سخن ہا گفتہ اند
احمد جامی غلام خاص شاہؑ اولیاست

۹ شاعروں نے روپے پیسے کی خاطر اشعار کہے ہیں لیکن احمد جامی تو شاہؑ اولیا کا (بے لوث) خاص غلام ہے۔ ؎۱

منقبت ؑ

اے شہ دلدلؑ سوار شاہ سلامٌ علیک
صفدر با ذوالفقار شاہ سلامٌ علیک

اے شاہؑ دلدل سوار آپ پر سلام ہو۔ اے صاحب ذوالفقارؑ آپ پر سلام ہو۔

در تگ و پوئے تو ایم عاشق روئے تو ایم
ما سگِ کوئے تو ایم شاہ سلامٌ علیک

۲ ہم آپ کی دھن میں مست ہیں آپ کی صورت کے عاشق ہیں۔ ہم آپ کی گلی کے کتے ہیں۔ اے شاہ آپ پر سلام ہو۔

باب شبیرؑ و شبرؑ خسرو والا گہر
منظر اہل نظر شاہ سلامٌ علیک

۳ اے شبیرؑ و شبرؑ کے بابا، اے عالی قدر شہنشاہ آپ اہل نظر کے منظر ہیں۔ اے شاہ آپ پر سلام ہو۔

زین عبادِ علیؑ، رونقِ دین نبیؐ
خواندہ خدایت ولی شاہ سلامٌ علیک

۴ اے زین العابدینؑ آپ دین نبیؐ کی رونق ہیں خدا نے آپ کو ولی کے لقب سے مخاطب فرمایا ہے اے شاہ آپ پر سلام ہو۔

شاہِ خراسانِ ما، ماہ خراسانِ ما
میر خراسانِ ما، شاہ سلامٌ علیک

۵ اے ہمارے خراسان کے بادشاہ (حضرت علیؑ موسیٰ رضاؑ) خراسان کے

؎۱: انتخاب کلام شعراء کتاب نمبر ۶ صفحہ ۶ فن ادب نظم فارسی قلمی ریکارڈ سالار جنگ میوزیم لائبریری حیدرآباد دکن۔

چاند۔ خراسان کے فرماں روا آپ پر سلام ہو۔

۶ ہست تقیؑ رہبرم، شاہ نقیؑ مہترم
عسکریؑ تاجِ سرم شاہ سلامٌ علیک

حضرت امام محمد التقیؑ میرے رہبر ہیں اور حضرت امام علی نقیؑ میرے بزرگ ہیں، حضرت امام حسن عسکریؑ میرے سر کا تاج ہیں، اے شاہ آپ پر سلام ہو۔

۷ مہدیؑ آخر زماں صف شکن کافراں
قبلۂ آزادگاں شاہ سلامٌ علیک

حضرت امام مہدیؑ آخر الزماں کافروں کی صفوں کو درہم برہم کرنے والے ہیں۔ آزاد بندوں کے قبلہ ہیں اے شاہ آپ پر سلام ہو۔

۸ احمد جام توام مست مدام توام
خاصۂ غلام توام شاہ سلامٌ علیک

میں آپ کا احمد جام ہوں اور آپ کے جام سے ہمیشہ مست رہوں آپ کا غلام خاص ہوں، اے شاہؑ آپ پر سلام ہو۔ ؎

منقبت حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السلام

از حضرت احمد جامؒ شیخ الاسلام ژندہ پیل رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ اردو	متن فارسی
یا علیؑ موسیٰ رضا آپ رسول خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے نور سے ہیں اور	تو ز نورِ مصطفائیؐ، یا علیؑ موسیٰؑ رضا نورِ چشمِ مرتضائیؑ یا علیؑ موسیٰؑ رضا

؎ حوالہ:- دیوان حضرت احمد جام ژندہ پیل نمبر کتاب ۱۵۱۴ صفحہ ۸ مخطوطات کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن۔

حضرت علی علیہ السلام کی آنکھوں کا نور ہیں۔

۲ باب تو شیر خدا و اُمّ تو فخر النساء
جدّ تو سلطانِ دیں است یا علی موسیٰ رضا

آپ کے والد شیر خدا (علی مرتضیٰؑ) ہیں اور آپ کی والدہ فخر النساء ہیں۔ آپ کے جد، دین کے سلطان (رسول خدا) ہیں۔

۳ من بگویم نام تو تا باز گردد جان من
ہر زماں از شوق گویم یا علی موسیٰ رضا

میں ہر وقت انتہائے شوق سے آپ کا نام لیتا ہوں اور اس سے میری روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے تاکہ روح میں تازگی پیدا ہو۔

۴ میوۂ جانِ موالی آفتاب نیم روز
چتر دار روز محشر یا علی موسیٰ رضا

سورج اپنے مرتبۂ عروج پر آپ کے چاہنے والوں کا میوہ ہے، اور قیامت کے دن وہ آپ کا چتر بردار ہوگا۔

۵ ہر کہ در مشہد در آید حاجتے خواہد ز تو
حاجتش را حق بر آرد یا علی موسیٰ رضا

جو شخص مشہد مقدس میں آپ کے وسیلے سے حاجت طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت ضرور پوری کر دیتا ہے۔

۶ آں امامے تو کہ کردند در خراسانے شہید
تو امامِ ہشتمیں ہست یا علی موسیٰ رضا

آپ وہ امام ہیں کہ جنھیں خراسان میں شہید کر دیا گیا آپ ہمارے آٹھویں امام ہیں۔

۷ زہر دادند آں از غیب جدا دند زہر
چوں شہید کربلائے یا علی موسیٰ رضا

یا علی موسیٰ رضاؑ آپ کو زہر دیا گیا اور وہ کس طرح انگور کے ذریعے

آپ بھی شہید کربلا کی مانند ہیں۔

۸ انس و جن و وحش و طیر و ماہی اندر آب
می سرایند سحرگہ یا علی موسیٰ رضا

یا علی موسیٰ رضا! ہر طلوع صبح ہر انسان، اجنّہ، چرند، پرند، مچھلیاں (جو پانی میں ہیں) آپ کی توصیف کرتی رہتی ہیں۔

۹ من غلام قنبرم و قنبر غلام حیدر است
من غلامت را غلامم یا علی موسیٰ رضا

میں قنبر کا غلام ہوں، اور قنبر مولا علی علیہ السلام کے غلام ہیں، اس طرح میں آپ کے غلاموں کا غلام ہوں۔

۱۰ دیدن پاک ترا کردن زیارت بے گماں
ہفت حج اکبر آمد یا علی موسیٰ رضا

یا علی موسیٰ رضا! آپ کی دید اور آپ کی زیارت بلا شبہ سات حج اکبر کے برابر ہے۔

۱۱ احمد جامی کہ گوید روز و شب مدح رسولؐ
در قیامت چتر گرداں یا علی موسیٰ رضا

یا علی موسیٰ رضا! احمد جامی رات دن مدح رسولؐ میں مصروف ہے قیامت میں آپ اس کے لئے چتر بن جائیں۔

حوالہ:۔ دیوان حضرت احمد جام ژندہ پیل نمبر کتاب ۱۵۱۴ صفحہ ۱۲ مخطوطات کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن۔

شاہ عبداللطیف بھٹائی

سرزمین سندھ کا عظیم حیدری ملنگ صوفی درویش

ولادت: ۱۶۸۹ء — وفات: ۱۷۵۲ء

سندھ کے ایک چھوٹے سے گاؤں ہالہ حویلی میں عہد شہنشاہ اورنگ زیب میں پیدا ہوئے اس جگہ کو اب بھٹ شاہ کہتے ہیں۔

آپ کے والد کا نام سید حبیب شاہ تھا ان کا مزار بھی آپ کے مزار کے قریب بنا ہوا ہے۔ سندھ کے مشہور حکمراں بادشاہ غلام رسول شاہ کلہوڑہ کو آپ سے بڑی عقیدت تھی۔ غلام رسول شاہ کلہوڑہ نے ہی آپ کے مزار کی تعمیر کا کام انجام دیا۔

ہر سال ۱۴ صفر کو آپ کا عرس ہوتا ہے۔ شاہ صاحب کی شاعری انتہائی درد میں ڈوبا ہوا ایک پیغام ہے اور دکھی انسانوں کے دل کی فریاد ہے۔ آپ کو پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پاک سے بے انتہا محبت اور عقیدت تھی جس کا اظہار آپ نے اپنی شاعری میں جگہ جگہ کیا ہے۔ شاہ صاحب کے کلام کی کئی جلدیں شایع ہو چکی ہیں۔ اور اس کا ترجمہ اردو میں بھی کیا گیا ہے لیکن کچھ متعصب ذہنوں نے شاہ صاحب کے اس کلام کو شایع نہیں کیا جو اہلبیت کی شان میں تھا لیکن اس سے کیا ہوتا ہے آج بھی

ان کی درگاہ کے صحن میں حضرت عباس علیہ السلام کا علم نصب ہے
علم کی چوکی کے اوپر بہت جلی حروف میں یا علیؑ مدد کندہ ہے اور علم
کے نیچے ہر وقت علی علیؑ کی صدا بلند ہوتی رہتی ہے۔ خصوصاً
مغرب کے وقت بلا امتیاز مذہب و ملت ہندو مسلمان دونوں کا
جم غفیر رہتا ہے۔ یہ لوگ علم کے پاس جمع ہو کر مجلس حسین بپا کرتے
ہیں۔ یا حسینؑ یا علیؑ کے ساتھ اپنے سینے کو پیٹتے ہیں۔ پھر سب
بیٹھ جاتے ہیں اور سندھی زبان میں بڑے دل سوز انداز میں واقعات
کربلا بیان کر کے سب روتے ہیں آخر میں شربت پلایا جاتا ہے۔
بڑے گیٹ کے ساتھ شیعہ مسجد اور شیعہ لائبریری کھلا ہے۔
ساری رات پُر درد انداز میں فجر کے وقت تک ہر جمعرات کو شاہ صاحب
کا کلام سُنایا جاتا ہے۔ خصوصاً صبح کے وقت سارنگی درد بھری آواز
میں ہائے حسینؑ، ہائے علیؑ کی آواز فضا میں گونجتی رہتی ہے

شاہ صاحب کے مزار کے گیٹ کے اُوپر اور قبر کے تعویز
کی جالی کے اُوپر بارہ امام کے اسمائے گرامی تحریر ہیں۔ اور انتہائی
دلکش اور خوبصورت طریقہ سے یہ قطعہ بھی تحریر ہے۔

قطعہ

گُل محمدؐ، گُل علیؑ، گُل فاطمہؑ خیر النساء
گُل حسنؑ، گُل حسینؑ، بود زین العباد
گُل باقرؑ و گُل جعفرؑ، و گُل موسیٰ کاظمؑ رضا
گُل تقیؑ، گُل نقیؑ، گُل عسکریؑ مہدی جلا

(شاہ عبد اللطیف)

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رح آستانہ مولا کا آئینہ بردار

ولادت سنہ ۱۰۷۷ء وصال سنہ ۱۱۶۶ء

نبوت کے تقریباً ساڑھے چار سو سال کے بعد ایک غیر معروف شہر جیلان میں سنہ ۴۷۱ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کے والد ماجد ابو صالح شیخ موسیٰ تھے اور ان کا سلسلۂ نسب حضرت امام حسین علیہ السلام سے ملتا ہے اور آپ کی والدۂ ماجدہ جن کا نام فاطمہ تھا اور اُمّ الخیر کنیت تھی، یہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی اولاد سے تھیں۔ الغرض آپ حسنی و حسینی سیّد تھے سلسلہ قادریہ آپ ہی سے منسوب ہے، آپ مادر زاد ولی تھے۔ جب آپ ۱۸ سال کے ہوئے تو بغداد کے مدرسۂ عالیہ نظامیہ میں علامہ شیخ ابو سعید کے پاس درس قرآن لیتے تھے اور قرآن شریف کی تعلیم ختم کرنے کے بعد پھر قواعد تجوید، علم التفسیر، فقہ، اصول علم حدیث وغیرہ دوسرے استادوں سے پڑھا۔ آپ صاحب کشف و کرامات تھے۔

حوالہ:۔ اسلامی محمدی تقویم بمبئی مطبوعہ سنہ ۱۳۷۰ھ صفحہ ۱۳

منقبت حضرت مولائے کائنات

(۱)

متن فارسی	ترجمہ اُردو
۱ غلام حلقہ بگوشِ رسولؐ و ساداتم زہے نجات نمودن حبیب و آیاتم	میں حضرت رسول اللہ صلعم اور سادات کا غلام حلقہ بگوش ہوں خوش نصیب ان کا میں دوست ہوں جن کی نشانیاں نجات دہندہ ہیں۔
۲ کفایت است ز روح رسولؐ و اولادش ہمیشہ در دو جہاں جملۂ مہمّاتم	میرے مشکل کاموں میں دونوں جہاں میں ہمیشہ حضرت رسول کریمؐ کی روح اور ان کی اولاد کافی ہے۔
۳ زغیر آلِ عبا حاجتے اگر طلبم روا مدار یکے از ہزار حاجاتم	اگر میں آلِ عبا کے وسیلہ کے بغیر کوئی حاجت طلب کروں تو میری ہزاروں حاجتوں میں سے ایک بھی بر نہ آوے۔
۴ دلم ز حُبّ محمدؐ پر است و آلِ مجیدؑ گواہ حالِ من انست ایں ہمہ حکایاتم	میرا دل حضور کی محبت اور انکی آل کی محبّت سے لبریز ہے میری اس حالت کی گواہی میں تمام حکایتیں ہیں۔
۵ کمینہ خادمِ خدامِ خاندانِ تو ام زخادمیٔ تو دائم بود مباہاتم	میں آپ کے خاندان کے غلاموں کا کمتر غلام ہوں۔ آپ کی غلامی ہمیشہ میرے لئے باعث فخر و مباہات رہی ہے

حوالہ:- از دیوان حضرت غوث الاعظمؒ مرتبہ محمد مسلم احمد نظامی ص۹۰ مطبوعہ لاہور پریس دہلی ناشر کتب خانہ نذیریہ اردو بازار دہلی۔

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

ولادت نومبر ۱۱۱۸ء وصال ۲۶ اپریل ۱۲۲۳ء

حضرت عطارؒ کی ولادت بمقام شاد باغ موضع نیشاپور میں ہوئی۔ تخلص عطار تھا جو عطر فروشی کے پیشہ کے سبب اختیار کیا گیا تھا۔ آپ کا شمار صوفیائے کرام میں کیا جاتا ہے۔ معرفت و تصوف میں آپ کے تصانیف بہت ہیں۔ ایک دیوان چالیس ہزار ابیات کا ہے۔ ذیل کے تصانیف سب نظم میں ہیں جو بہت مشہور رہیں۔

(۱) اسرار نامہ (۲) اشتر نامہ (۳) اوسط نامہ
(۴) حیدر نامہ (۵) لسان الغیب (۶) جواہرات الذات
(۷) مظہر العجائب (۸) تاریخ اولیاء وغیرہ۔

ایک سو بارہ برس کی عمر میں نیشاپور کے قتل عام میں جو چنگیز خاں کے حکم سے ۲۶ اپریل ۱۲۲۳ء کو ہوا تھا شہید ہو گئے۔

حوالہ:- قاموس المشاہیر جلد دوم صفحہ ۱۲۵ مولفہ نظامی بدایونی نمبر ۹۲۸/۹۱۴۳ ج۔ ۲۔ ش ا۔ ن مطبوعہ ۱۹۲۶ء بہ مطبع نظامی پریس اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد۔

انتخاب اشعار از "لسان الغیبؒ"

	متن فارسی	ترجمۂ اردو
۱	اسم توحید ابتدائے نام اوست مرغ روحِ جملگی در دام اوست	اس ذاتِ یکتا کے نام سے ابتدا کرتا ہوں جو جملہ حقائق اشیاء کو اپنے دام قدرت سے احاطہ کئے ہوئے ہے۔
۲	پیروی احمدؐ مرسل کنم بندگی خواجۂ قنبر کنم	میں حضرت رسول خدا صلعم کی پیروی کرتا ہوں اور خواجۂ قنبر (حضرت علیؓ) کی بندگی کرتا ہوں۔
۳	احمدِؐ مرسل حبیبت ساختی کسوت شرعش بر او انداختی	اے خدا تو نے احمدؐ مرسل کو اپنا حبیب بنایا اور آپ کو شریعت کا لباس پہنایا۔
۴	بار دادی اندر معراج خودش غیر را کردی در آں منزل ردش	حضرت نبی صلعم کو اپنی عروجی منزل پر جگہ دی اور غیر کو اس منزل سے رد کر دیا۔
۵	مصطفےٰ را تاج و تقویٰ دادئی کرسی شاہنشہی بنہادئی	حضرت محمد مصطفےؐ کو تاج و تقویٰ سے سرفراز فرمایا اور انبیاء کی صدارت کی کرسی عطا کی۔
۶	مصطفےؐ را معجزات سرّ اوست در زبان قدسیان ایں گفتگوست	قدسیوں میں یہی چرچا ہوتا رہتا ہے کہ حضرت رسول خداؐ کے معجزات

اللہ کے راز ہیں۔

مرتضیٰؑ را ہم ولایت دادہؑ ۷
بر دلش باب نبیؐ بکشادہ

اے خدا! تو نے حضرت علی مرتضیٰؑ کو ولایت عطا فرمائی۔ ان کے دل کو علم نبیؐ کا دروازہ بنایا۔

مصطفےٰ را مرتضےٰؑ بشناختہ ۸
مرتضےٰؑ را مصطفےٰؐ بشناختہ

حقیقت محمدیؐ کو علیؑ ہی جانتے ہیں اور حقیقت علیؑ کو حضرت محمد مصطفےٰؐ ہی پہچانتے ہیں۔

ہر دو یک گوہر درون این صدف ۹
سرّ این معنی بجو از "من عرف"

دونوں ایک جان دو قالب ہیں۔ دونوں ایک ہی صدف کے موتی ہیں اس کے مفہوم کا راز "من عرف" میں تلاش کر۔

ہر دو نور واحد ذات حق اند ۱۰
در شریعت پیشوائے مطلق اند

دونوں ایک ہی ذات واحد کے نور ہیں اور شریعت کے دونوں پیشوائے مطلق ہیں۔

دیدۂ ایشاں نہ ہمچو دیدۂ تست ۱۱
حبّ ایشاں فرض در توحید تست

ان کی رفعت نظر تجھ جیسی نہیں ہے تیری تکمیل توحید کے لئے ان کی محبت فرض ہے۔

پیشوایند و امام و رہنما ۱۲
گفتہ این معنی خدا در طاہا

دونوں پیشوا، امام و رہنما ہیں اور اس مفہوم کو اللہ تعالےٰ نے طٰہٰ میں بیان فرمایا ہے۔

تو کشف را تو مگر نشنیدۂ ۱۳
زاں بہ کذب کاذباں گرویدۂ

چونکہ تو نے تو کشف کا مفہوم نہیں سمجھا ہے اسی وجہ سے جھوٹوں کے جھوٹ پر گرویدہ ہے

۱۴ دست خود در دامن آں شاہ زن
تا شوی ایمن تو از ہر راہزن

اپنے ہاتھوں سے شاہ ولایت کا دامن تھام لے تاکہ ہر راہزن سے بے فکر ہو سکے۔

۱۵ پیروِ اثنا عشر باش اے جواں
تا شوی آزاد از دوزخ بجاں

اے نوجوان بارہ اماموں کی پیروی اختیار کر تاکہ تیری جان دوزخ سے خلاصی پا سکے۔

۱۶ تو بایں عطار را منکر مشو
راہِ عقبیٰ خواہی ایں رہ را برو

اگر تو عقبیٰ کا صحیح راستہ چاہتا ہے تو عطار کے اس قول سے انکار نہ کر۔

۱۷ ہیچ راہے بہتر از ایں راہ نیست
ہر کہ رفت ایں راہ او گمراہ نیست

اس راستے سے بہتر کوئی اور راستہ نہیں ہے جو اس پر چلا وہ کبھی گمراہ نہ ہوا۔

۱۸ رو بہ راہِ احمدؐ مختار کن
حبِ فرزندانش با خود یار کن

تو اپنا رخ حضرت احمدؐ مختار کی طرف کرنے اور ان کی آل کی محبت خود پر لازم کر لے۔

۱۹ تو چہ دانی قدر شاہِ اولیاؑ
مدح او گفتہ خدا در انما

شاہ اولیا (حضرت علیؑ) کے مرتبہ کو تو کیا پہچانے گا جس کی تعریف میں خداوند تعالےٰ نے آیت انما نازل فرمائی ہے۔

۲۰ مصطفیؐ و مرتضیٰؑ پیر تو اند
در شریعت رہبر و میر تو اند

حضرت مصطفیٰؐ و حضرت مرتضیٰؑ دونوں تیرے پیر ہیں اور شریعت میں دونوں تیرے رہبر و امیر ہیں۔

۲۱ خضر را دیدم بحق مصطفیٰ
در طریق فقر ہا ہمچو مرتضیٰ

حضرت محمد مصطفیٰ کی قسم ہے کہ میں نے خضر کو دیکھا ہے کہ وہ حضرت علیؑ کے طریق فقر پر تھے۔

۲۲ بغض حیدرؑ دشمنیٔ مصطفاست
بلکہ آزار جمیع انبیاؑ ست

علیؑ سے بغض رکھنا حضرت مصطفیٰ سے دشمنی ہے، بلکہ جملہ انبیاءؑ کو تکلیف پہنچانا ہے۔

۲۳ در رہ شرعم طریق مرتضاؑست
غیر ایں راہے نہ می دانم کجاست

راہ شریعت میں، میں حضرت علیؑ کے راستہ پر ہوں (عامل ہوں) میں نہیں جانتا کہ اس راستے کے سوا دوسرا راستہ کونسا ہے۔

۲۴ در شریعت مصطفیٰ پیر من است
در طریقت مرتضیٰؑ امیر من است

شریعت میں حضرت محمد مصطفیٰ میرے پیر ہیں اور طریقت میں علیؑ مرتضیٰ میرے امیر ہیں۔

۲۵ من حسینیؑ مذہب دلقہ بایزید
باب دوزخ را کشادے بے کلید

میں حسینؑ کے مذہب پر ہوں اور تو یزید کی راہ پر ہے۔ دوزخ کا دروازہ تیرے لئے خود بخود کھل جائے گا۔

۲۶ از لسانم خارجی در زحمت است
جائے او آخر درون آتش است

میرے کلام کا منکر خارجی پیچ و تاب میں ہے اور آخر کار اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

۲۷ یا بمالِ ایں سگاں ایں جا شدم
پیشِ ظاہر بیں لیے رسوا شدم

اس دنیا میں، میں نے ان کتوں سے بہت دکھ اٹھائے ہیں اور ان ظاہر پرستوں میں میری بہت رسوائی ہوئی ہے۔

۲۸ جمع گشتہ خلق بہرِ قتلِ ما!
از برائے حُبِّ آلِ مرتضٰیؑ

آلِ علیؑ کی محبت کی وجہ سے مخلوق ہمارے قتل کے درپے ہو گئی تھی۔

۲۹ عاقبت، ما را از دست ایں سگاں
حق خلاصی داد بے وہم و گماں

آخر کار خداوند تعالیٰ نے ہمیں ان کتوں سے رہائی بخشی جس کا ہمیں وہم و گمان بھی نہ تھا۔

۳۰ شرعِ احمدؐ را طریقِ مرتضٰیؑ ست
ہر کہ ایں رہ را نرفتہ او سیاست

حضرت نبی صلعم کی شریعت کا راستہ حضرت علیؑ ہی کا راستہ ہے جس نے یہ راہ اختیار نہ کی وہ مرتد ہے۔

۳۱ بغضِ حیدرؑ ہر کہ در دل کرد جا
بے شکے دانم او را مادر خطا

جس نے اپنے دل میں علیؑ کی عداوت کو جگہ دی میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً وہ صحیح النسب نہیں ہے۔

۳۲ دست را در دامنِ کرّارؑ زن
دشمنش را سر بزیرِ دار کن

حیدرِ کرار کا دامن تھام لے اور ان کے دشمن کو سولی پر لٹکا دے۔

۳۳ ایں شرف عطّار را از مرتضٰیؑ ست
زاں مقامش ہمچو عیسیٰؑ در سما ست

یہ شرف عطّار کو حضرت علیؑ مرتضٰی ہی سے ملا ہے عیسیٰؑ کی طرح اس کا مقام بھی آسمان پر ہے۔

۳۴ مصطفےٰ و مرتضےٰ را بندہ ام
با حسینؑ کربلا پایندہ ام

میں محمدؐ اور علیؑ کا غلام ہوں
اور حسینؑ کربلا سے وابستہ ہوں

۳۵ کیست دانا شہسوار لو کشف
آں کہ پا بنہادہ بر احمدؐ در کتف

ایسا شہسوار لو کشف کون
ہے جو دوش احمدؐ پر سوار ہوا۔

۳۶ کیست دانا آں کہ در کعبہ بزاد
چشم را بر روئے احمدؐ او کشاد

وہ کون سی ہستی ہے کہ جس کی
ولادت کعبہ میں ہوئی جس نے
آنکھ کھولتے ہی حضرت احمد مصطفےٰؐ
کے روئے انور کو دیکھا ہو۔

۳۷ کیست دانا آں شہ دلدل سوار
لافتیٰ در شانِ او بازو الفقار

شاہ دلدل سوار کے سوا کون
ہے جس کی شان میں لافتیٰ ارشاد
ہوا، اور ذوالفقار عطا
ہوئی ہو۔

۳۸ جاہلاں دارند بغض بو ترابؑ
ہست بر ایشاں بحکم حق عذاب

جاہل ہی حضرت علیؑ سے بغض
رکھتے ہیں جن کے لئے بارگاہِ حق
سے عذاب کا حکم ہے۔

۳۹ رشتۂ ما با علیؑ پیوستہ است
آں خوارج زیں سبب دل خستہ است

حضرت علیؑ سے ہماری نسبت
استوار ہے، اس لئے خوارج
ہم سے جلتے اور ہم پر برہم ہیں۔

ق ۴۰ رشتۂ اعضائے من اندر کفن
با نکیر و منکر آید در سخن

کفن میں میرا ایک ایک عضو
منکر و نکیر سے گفتگو کرے گا۔

۴۱ رشتۂ اعضائے من گوید جواب
نیست حبِ دیگرم جز بو ترابؑ

اور میرے اعضا یہ جواب دیں گے
کہ مجھے بجز ابو تراب کے کسی
اور سے محبت نہیں ہے۔

این زمان عطار رہبر حیدرؑ است
بر تنِ خارج چو نیشِ خنجر است ۴۲

اس زمانہ میں عطار رہبر حیدرؑ بنا ہوا ہے اور یہ خارجیوں کے جسم کے لئے نوکِ خنجر ہے لعین اصلی ناصبی کے اندھے ہیں تو

این زمان عطار گشته رافضی
کورئ چشمِ لعینِ ناصبی ۴۳

دیکھو اس زمانے میں عطار کو رافضی سمجھا جاتا ہے۔

شافعی گفتش کہ حبش رفضِ ماست
این چنین رفضے بدین کانیجا رواست ۴۴

امام شافعی نے خارجیوں سے کہا کہ حضرت علیؑ کی محبت ہمارا رفض ہے، اور اس طرح کا رفض دین میں روا ہے۔

رفضِ او دین من است اندر جہاں
شاہدِ مقصودِ من کروبیاں ۴۵

اس عالم میں حضرت علیؑ کی محبت میں میرا رفض بھی عین دین ہے اور میرے اس مقصد کے گواہ فرشتے ہیں۔

جہل، بغض مرتضےٰؑ و آل اوست
قتلِ این کس پیش ما این جا نکوست ۴۶

حضرت علیؑ اور آل علیؑ سے بغض رکھنے والا ابتلائے جہل ہے اور ایسے شخص کا قتل ہمارے پاس جائز ہے۔

بوترابی گشته ام چون بوترابؑ
از ترابِ قبرم آید این خطاب ۴۷

میری قبر کی مٹی سے یہ آواز آرہی ہے کہ میں ابوترابؑ کی محبت میں خاک ہو گیا ہوں۔

رہبرِ عطار شاہؑ اولیاء
بعد از و سلطان علی موسیٰؑ رضا ۴۸

عطار کے رہبر شاہ اولیا حضرت علیؑ ہیں اور آپ کے بعد حضرت سلطان علیؑ موسیٰ رضا ہیں۔

متنِ فارسی		ترجمۂ اردو
ما سپاہی ہم ہمہ در حیدری بر دلِ دشمن چو نیشِ خنجری	۴۹	ہم حیدری ہیں ہمارا مذہب حسینی ہے دشمن کے دل میں ہم نوکِ خنجر بنے ہوئے ہیں۔
بابِ یزیدست آنکہ مارا دشمن است طوقِ لعنِ شمر اندر گردن است	۵۰	جو ہمارا دشمن ہے وہ یزیدی ہے اور شمر کا طوقِ لعنت اس کی گردن میں ہے۔
منکرِ عطار ردِ مصطفیٰ ست راندۂ درگاہِ ذاتِ کبریاست	۵۱	عطار کے عقیدہ کا منکر مردودِ بارگاہ مصطفیٰ ہے، اور وہ راندۂ درگاہ کبریا ہے۔
مرتضیٰ را مدح گفتہ در جہاں جان خود کردہ فدائے خاندان	۵۲	دنیا میں مدحِ مرتضیٰ کرتے کرتے میری ساری عمر گذر گئی ہے اور میں نے اپنی جان آپ کے خاندان پر نچھاور کر دی ہے۔
روز و شب در مدحِ آلِ مرتضاست رافضی را در جہاں او پیشوا است	۵۳	عطار رات دن آلِ مرتضیٰ کی مدح میں مصروف رہا دنیا میں اس کو رافضیوں کا پیشوا کہا جاتا ہے۔
ہر کہ بغضِ علی اندر دل است دوزخ با آتش اول منزل است	۵۴	جس کے دل میں بغضِ علی ہے اس کی پہلی منزل دوزخ کی آگ ہے۔
ترک کن بغضِ علیِ مرتضیٰ گر ہمی خواہی تو وصلت با خدا	۵۵	اگر تو خدا سے قرب چاہتا ہے تو اپنے دل سے بغضِ علی کو دور کر۔
ترک کن بغضِ امام المتقین کین بود حبِ نبی المرسلین	۵۶	امام المتقین کے بغض سے دور رہنا، نبی المرسلین کی عین محبت ہے

متن فارسی		اردو ترجمہ
ترک کن این جا تو لغض بوتراب ع بدتر از این نیست پیش حق عذاب	۵۷	بہتر ہے کہ تو بغض بوتراب ع چھوڑ دے کیونکہ اللہ کے پاس دشمنِ علیؑ بدترین عذاب کا مستوجب ہے۔
زین نصیحت گر زیانے باشدت پس فریدالدین ضمانے باشدت	۵۸	اگر تجھے اس نصیحت سے نقصان پہنچے، تو تیرے لئے فریدالدین عطار جیسا ضامن موجود ہے۔
ضامنم اندر روز محشر از تو من ترک باشد دیگرم با تو سخن	۵۹	میں حشر میں بھی اس بات کا ذمہ دار ہوں، ورنہ تجھ سے ہر بات چیت ترک کر دوں گا۔
من سخن بہر محبان گفتہ ام نہ برائے ہر نادان گفتہ ام	۶۰	میں نے یہ بات صرف دوستوں کے لئے کہی ہے۔ نامرد بے وقوفوں کے لئے نہیں۔
من سخن دارم ز عرفان خدا ہر کہ دارد گوش او را مرحبا	۶۱	معرفت حق کے بعد میں نے یہ بات کہی ہے جو اس پر کان دھرے اُس کے لئے خوش آمدید ہے۔
صاف شو چون صوفیان صاف رو پس نہ می گنجد درین جا تار مو	۶۲	صوفیانِ پاک دل کی طرح صفائی قلب اختیار کر یہاں بال برابر بھی کثافت کی گنجائش نہیں ہے۔

حوالہ:- "لسان الغیب"، مثنوی حضرت فریدالدین عطار، نمبر کتاب ۸۲۷ فن: ادب نظم فارسی قلمی ریکارڈ۔ سالار جنگ میوزیم لائبریری۔ حیدرآباد دکن انڈیا۔

منقبت ۲

اردو ترجمہ		متنِ فارسی
مشرق سے لے کر مغرب تک اگر کوئی امام ہے تو وہ سراسر حضرت امیر المومنین حیدرؑ ہیں۔	۱	ز مشرق تا بمغرب گر امام است امیر المومنین حیدرؑ تمام است
اس دنیا نے آپ کو سنان سے زخمی کیا مگر اس جہاں میں آپ کی تین روٹیوں کا وصف مشہور ہو گیا۔	۲	گرفته این جہان زخم سنانش گرفته زاں جہان وصفِ سه نانش
سخاوت کے اسرار میں آپ کا خلوص خاص الخاص ہے اس لئے کہ تین روٹیوں کی سخاوت کے بدلہ میں سترہ آیتیں نازل ہوئیں۔	۳	بجودِ سرِّ عطا اخلاص او راست سه نان را هفده آیت خاص او راست
اپنی (سخاوت کی) تین روٹیوں سے چاند اور سورج کے دو قرص کی طرح، آپ نے دو عالم کے واسطے ہمیشہ کے لئے دسترخوان بچھا دیا۔	۴	سه قرصش چوں دو قرص ماه و خورشید دو عالم را بخواں بنشاند جاوید
اگر تجھ پر مسلسل مصائب کی بارش ہو رہی ہے تو خوف نہ کر علیؑ کی محبت تیرے لئے سپر ہے۔	۵	ترا گر تیرِ باراں بر دوام است "علیؑ" حبّہ - جُنّۃ تمام است
پیغمبرؐ خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ آنکھوں کے نور کی طرح، ہم دونوں ایک ہی نور سے ہیں تو دونوں ایک ہی ہیں یعنی دوئی سے دور ہیں	۶	پیمبرؐ گفت چوں نورِ دو دیده ز یک نوریم هر دو آفریده

۷ علیؑ چوں با نبیؐ باشد نزدیک نور
یکے باشند ہر دو از دوئی دور

علیؑ جب نبیؐ کے ساتھ ایک ہی نور سے ہیں تو دونوں ایک ہی ہیں یعنی دوئی سے دور ہیں

۸ چناں در شہر دانش باب آمد
کہ جنت را بحق نُہ آب آمد

جس طرح آپ شہر علم کا دروازہ ہیں، اسی طرح جنت کی نو نہروں کے مانند ہیں ۔

۹ چناں مطلق شدہ در فقر و فاقہ
کہ زرہ و نقرہ بودش سہ طلاقہ

آپ نے فقر و فاقہ میں اس طرح بسر کی کہ گویا سونے چاندی (دنیا) کو طلاق بائن دیدی ۔

ق ۱۰ چنیں نقل است کو را جوشنے بود
کہ پشتے نہ بودے او چوں روشنے بود

بیان کیا جاتا ہے آپ کے پاس جو زرہ تھی اس کے دونوں رخ روشن تھے

۱۱ چنیں گفت او کہ گر خواہد کہ کشتم
نہ بیند ہیچ کس در جنگ پشتم

آپ نے یہ فرمایا اگر کوئی مجھے مار ڈالنا چاہے تو، کوئی شخص جنگ میں میری پیٹھ نہ دیکھ سکے گا ۔

۱۲ اگر خاکش شوی حسن المآب است
کہ او ہم بوالحسن ہم بوتراب است

اگر حضرت علیؑ کی راہ میں تو خاک ہو جائے (تو سمجھ لے) کہ خاتمہ بخیر ہوا ۔

ق ۱۳ چنیں گفت او کہ گر منبر نہندم
بدستورے حق داد ہر دہم

آپ نے ارشاد فرمایا اگر میرے لئے منبر رکھدیں تو دستور الٰہی کے موافق انصاف کروں گا ۔

۱۴ میان خلق عالم جاودانہ
کنم حکم از کتاب چارگانہ

میں دنیا کی مخلوق کے درمیان ہمیشہ چاروں آسمانی کتابوں کے متعلق فیصلہ کروں گا ۔

کہ چوں کشف الغطا دادست دستم ۱۵
خدا را تا نہ بینم کے پرستم

اللہ تعالیٰ نے مجھ سے حجابات کو ہٹا لیا ہے میں خدا کو بغیر دیکھے اس کی کب پرستش کرتا ہوں۔

قطعہ در شان علیؑ

از پروفیسر احسن مارہروی مرحوم
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

جس نے ہوں کئے علم کے لاکھوں طے در
ایسا کوئی نہیں مکرر، ایک حیدرؑ
ہے فرق نبیؐ اور علیؑ میں اتنا
وہ شہر ہے علم کا تو حیدرؑ ہے در

(بحوالہ جنگ کراچی)

حوالہ:- درفن مثنوی الٰہی نامہ نمبر کتاب ۵۔ فریدالدین عطار صفحہ ۸۵ لائبریری سالار جنگ میوزیم - حیدرآباد دکن

حضرت سلطان الہند غریب نواز خواجہ اعظم سید معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت سنہ ۱۱۴۲ء

وفات سنہ ۱۲۳۶ء

آپ کی ولادت اصفہان میں ہوئی اور نشو ونما خراسان میں پائی، آپ کے والد کا اسم گرامی خواجہ سید غیاث الدین ہے، اور آپ کے مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی تھے، آپ کا نسبا سلسلہ سادات حسینی سے ملتا ہے، آپ کے پیر کے ارشاد کے موافق (۵۲) برس کی عمر میں ہندوستان تشریف لائے اور تقریباً (۴۵) برس تک اجمیر میں قیام فرمایا۔ آپ اپنے کمالات اور مجاہدات کے سبب مشہور ہیں۔ ہندوستان میں آپ کے اوصاف صوری ومعنوی اشاعت اسلام کا سبب ہوئے۔

سنہ ۱۲۳۶ء کو وصال ہوا، اور اجمیر شریف میں دفن ہوئے جہاں ایک عالی شان مقبرہ بنا ہوا ہے۔

حوالہ:- قاموس المشاہیر جلد دوم صفحہ ۲۲۵ مؤلفہ نظامی بدایونی نمبر کتاب ۹۲۸۶۹۱۴۳ - نج - ۲ ش ۱ - ن حیدر آباد اسٹیٹ لائبریری مطبوعہ سنہ ۱۹۲۶ء بہ نظامی پریس بدایونی

متن فارسی		ترجمہ اردو
یارب بحق سید کونین مصطفیٰ آں شافع معاصی و آں منبع عطا	۱	یارب! سید کونین حضرت مصطفیٰ کے طفیل سے جو گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے اور عطا کا سرچشمہ ہیں۔
یارب بحق شاہ نجفؑ آنکہ آمدہ در شانِ او تبارک و یٰسین و ھل اتیٰ	۲	یارب! شاہ نجفؑ کے طفیل میں جن کی شان میں سورۂ تبارک و یٰسین و ھل اتیٰ نازل ہوئے۔
یارب بہ سوز سینہ و افغان فاطمہؑ یارب بہ آہ و نالۂ آں سرور النسا	۳	یارب! حضرت فاطمہؑ کے سوز دل اور گریہ و زاری کا واسطہ۔ یارب! سیدۃ النسا فاطمہ زہراؑ کے آہ و نالہ کا واسطہ!
یارب بہ حرمت دل صد پارۂ حسنؑ آں بادشاہِ جملہ آفاق مجتبیٰ	۴	یارب! حضرت امام حسنؑ مجتبیٰ کے دل صد پارہ کی حرمت کا واسطہ، جو تمام آفاق کے بادشاہ ہیں۔
یارب بہ حرمت جگر تشنۂ حسینؑ یارب بحق خون شہیدان کربلا	۵	یارب! امام حسین علیہ السلام کی تشنگیٔ جگر کی حرمت کا واسطہ یارب! جملہ شہدائے کربلا کے خون کا واسطہ۔
یارب بحق عابد و باقرؑ امام دیں یارب بحق جعفرؑ و ہم موسیٰؑ رضا	۶	یارب! حضرت امام زین العابدین اور امام محمد باقرؑ کا واسطہ۔ یارب! امام جعفر صادقؑ و امام موسیٰ کاظم و علی رضا کا واسطہ۔

۷ یارب بہ حرمتِ نقیؑ و عزتِ نقیؑ
یارب بہ حقِ عسکریؑ آں شاہِ پیشوا

یارب! حضرت امام محمد تقیؑ کی حرمت اور امام علی نقیؑ کی عزت کا واسطہ اور اس رہبر پیشوایان حضرت امام حسن عسکریؑ کا واسطہ۔

۸ یارب بہ حقِ مہدیؑ ہادی کی ذات او
مانندِ مصطفیٰ است مولا و مرتضیٰ

یارب! اس ہادی برحق امام مہدیؑ کا واسطہ جن کی ذات مثل حضرت محمد مصطفیٰ سب کے مولا اور صاحب مرتضیٰ ہے۔

۹ یارب بہ حقِ جملہ رسولانِ خویشتن
یارب بہ حقِ جملہ ارواحِ اولیاء

یارب! تیرے تمام رسولوں کا واسطہ یارب تیرے جملہ اولیا کی ارواح کا واسطہ۔

۱۰ یارب بہ عشقِ پاکِ معشوقِ بے نیاز
یارب بہ آہ و نالۂ عشاقِ بے نوا

یارب! بے نیاز معشوق سے پاک محبت کا واسطہ۔ یارب! بے سروسامان عاشقوں کی آہ وزاری کا واسطہ۔

۱۱ دارد معینؔ امید درآں دم ز لطفِ خود
بخشی ورا بہ شاہِ شہیدانِ کربلا

یارب! معینؔ تیرے لطف و کرم کا امیدوار ہے۔ عرصۂ محشر میں شاہِ شہیدانِ کربلا کے صدقہ میں بخش دے۔

حوالہ:۔ انتخابات، کتاب نمبر ۶، صفحہ ۹۴ قلمی ریکارڈ، فن ادب نظم فارسی، سالار جنگ میوزیم لائبریری۔

حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۵۷۱ھ   وفات (؟)

علامہ ابو الفضل عبدالرحمٰن ابن جوزی جن کا لقب جمال الدین ہے آپ کے اُستاد تھے۔ شیخ شہاب الدین سہروردی کی خدمت میں حاضر رہ کر فیوض باطنی حاصل کئے۔ آپ کی عمر کا بڑا حصہ سیر و سفر میں گذرا ہے۔ آپ فارسی شاعروں میں غزل کے بادشاہ سمجھے جاتے ہیں۔ آپ کا وطن شیراز ہے۔ اور وہیں دفن ہیں۔

متن فارسی		اردو ترجمہ
شکر و سپاس نعمت و منت خدائے را پروردگار خلق و خداوند کبریا!	۱	شکر و سپاس خدائے تعالیٰ کے لئے ہے جو سارے عالم کا پروردگار سب کا مالک اور صاحب عظمت ہے۔
چندیں ہزار سکۂ پیغمبری زدند اول بنام آدمؑ و خاتم بہ مصطفےٰ	۲	کئی ہزار پیغمبروں کے نام کے سکے چلے۔ پہلا سکہ حضرت آدمؑ کے نام کا اور آخری سکہ نبیؐ خاتم کے نام کا ہے

حوالہ:- قاموس المشاہیر تذکرۂ اردو جلد اول صفحہ ۲۹۲ مولفہ نظامی بدایونی نمبر کتاب ۱۴۳ ۹۲۸ ج-۱-ن ظا-ق۔ مطبوعہ ۱۹۲۶ء بہ نظامی پریس بدایونی لائبریری اسٹیٹ حیدر آباد دکن

الہامش از جلیل و پیامش ز جبرئیل ۳
رایش نہ از طبیعت و نطقش نہ از ہویٰ

سرورِ کائنات پر الہام اللہ تعالےٰ کی طرف سے اور پیام جبرئیل کے توسط سے۔ آپ کی رائے میں طبیعت کا ارادہ شامل نہیں اور آپ کے کلام میں خواہش کو دخل نہیں۔

در نعت او زبانِ فصاحت چہ دم زند ۴
خود پیشِ آفتاب چہ پرتو دہد سُہا

زبانِ فصاحت سرورِ عالم کی نعت کیا بیان کر سکتی ہے، بھلا آفتاب کے سامنے سُہا (چھوٹا سا ستارہ) کیا چمک دکھا سکتا ہے۔

دانی کہ در بیانِ "اذا الشمس کورت" ۵
معنی چہ گفتہ اند بزرگانِ پارسا

تمہیں معلوم بھی ہے کہ بزرگانِ پارسا نے "اذا الشمس کورت" کے کیا معنی بیان کئے ہیں۔

یارب بدست او کہ قمر زو دو نیم شد ۶
تسبیح گفت درکفِ میمونِ او حصا

اے اللہ! تیرے رسولؐ کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا، اور ان کی مبارک ہتھیلی میں سنگریزوں نے تسبیح پڑھی۔

یار، آں بود کہ مال و تن و جان فدا کند ۷
تا در سبیلِ دوست بہ پایاں برد وفا

دوست وہی ہوتا ہے جو جان، مال اور تن سب کچھ فدا کر دے، تاکہ دوستی کی راہ میں (اپنی) وفا کو منزل تک پہنچا دے۔

غیر از علیؑ کہ لائق پیغمبری بُدے ۸
گر خواجۂ رسل نہ بدے ختم انبیاءؐ

اگر رسولوں کے سردار (حضرت محمد مصطفےٰؐ) پر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضرت علیؑ کے سوا پیغمبری کے لائق اور کون ہوتا۔

	متن فارسی	ترجمہ اردو
۹	سالارِ خیل خانۂ دین حاجبِ رسولؐ سرفترِ خدائے پرستان بے ریا	آپ (حضرت علیؑ) دین کے سردار اور رسولؐ خدا کے رازدار ہیں، آپ مخلص وحدت پرستوں کے قائد ہیں
۱۰	خاصانِ حق ہمیشہ بلیّت کشیدہ اند ہم بیش تر عنایت و ہم بیشتر بلا	حق کے خاص بندے مصائب میں مبتلا رہتے ہیں ان پر جتنی عنایات ہوئی ہیں اس سے زیادہ انکی آزمائش ہوئی ہے۔
۱۱	کس را چہ قدرت است کہ وصفِ علیؑ کند جبّار در مناقبِ او گفتہ "ھل اتیٰ"	کس کا حوصلہ ہے کہ وصف علیؑ بیان کر سکے خداوند جبّار نے آپ کے مناقب میں سورہ ھل اتیٰ نازل فرمایا ہے۔
۱۲	زور آزمائے قلعۂ خیبر کہ بند او در یک دگر شکست ببازوئے لافتیٰ	آپ وہ زور آزما ہیں کہ بازوئے لافتیٰ کی گرفت سے قلعۂ خیبر کے دروازہ کو اکھیڑ دیا۔
۱۳	مردے کہ در مصاف زرہ پیش بستہ بود تا پیشِ دشمنان نہ کند پشت در وغا	آپ وہ مرد میدان ہیں کہ صرف سینے پر زرہ پہنتے تھے کہ میدان جنگ میں دشمن کو کبھی پیٹھ نہ دکھائیں۔
۱۴	شیرِ خدا و صفدرِ میدان و بحرِ جود جان بخش در نماز و جہان سوز در وغا	آپ شیر خدا ہیں، صفدر میدان اور سخاوت کا سمندر ہیں، محویت کامل کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور کمال فن حرب سے جنگ لڑتے ہیں۔
۱۵	دیباچۂ مروت و دیوانِ معرفت لشکر کشِ فتوت و سردارِ اتقیا	آپ مروت کا دیباچہ اور معرفت کا دیوان ہیں لشکر شجاعت کے سپہ سالار اور متقیوں کے سردار ہیں۔

	متن فارسی	اردو ترجمہ
۱۶	فردا کہ ہر کسے بہ شفیعے زنند دست مائیم و دست و دامنِ معصوم مرتضیٰ	روزِ قیامت ہر شخص کسی شفیع کو تلاش کرے گا۔ ہم لوگوں کے اپنے ہاتھ میں علی مرتضیٰ کا پاک دامن ہوگا۔
۱۷	پیغمبرؐ آفتابِ منیر است در جہاں وایناں ستارگانِ بزرگ اند و مقتدا	پیغمبرؐ خدا اس دنیا میں نورانی آفتاب ہیں اور یہ بزرگ ہستیاں (آئمہ اہلبیت) ستارے اور پیشوا ہیں۔
۱۸	یارب بہ نسلِ طاہر اولادِ فاطمہؑ یارب بحقّ پاکِ شہیدانِ کربلا	خداوندا! اولادِ فاطمہؑ کی طاہر نسل کے طفیل میں یارب! ان بزرگ شہدائے کربلا کے طفیل میں۔
۱۹	یارب بہ صدقِ سینۂ پیرانِ راست رو یارب بہ آبِ دیدۂ مردانِ آشنا	یارب! پاک باطن، پیرانِ طریقت کے خلوصِ دل کے طفیل میں یارب! تیرے عارف بندوں کے آنسوؤں کے طفیل میں۔
۲۰	یارب خلافِ امرِ تو بسیار کردہ ام امید ہست از کرمت عفوِ ما مضیٰ	خدایا! مجھ سے تیرے احکام کی بہت خلاف ورزی ہوئی ہے، تیرے کرم سے مجھے امید ہے کہ جو کچھ ہوگیا اسے تو معاف فرما دے گا۔
۲۱	گر خلق تکیہ بر عملِ خویش کردہ اند ما را بس است رحمت و فضلِ تو متّکا	اگر مخلوق اپنے عمل پر بھروسہ کیے ہوئے ہے (تو کرے) ہمیں تیری رحمت اور تیرے فضل و کرم کا بھروسہ ہے۔

متن فارسی		ترجمہ اُردو
ما ئیم بندگان گنہگار و تو کریم حاجت ہمیشہ پیش کریماں بود روا	۲۲	اے اللہ! ہم گنہگار بندے ہیں اور تو کریم ہے۔ اور کریموں کے سامنے حاجت پیش کی جاتی ہے۔
نااہل را نصیحت سعدی چنانکہ ہست گفتیم اگر بہ سرمہ تفاوت کند عمیٰ	۲۳	نااہل کے لئے سعدی کی یہ نصیحت ایسی ہی ہے جیسے کوئی یہ کہے کہ سرمہ اندھے پن کو کم کر دیتا ہے:۔

منقبت ۲

منم کز جان شدہ مولائے حیدرؑ امیر المومنین آں شاہ صفدر	۱	میں جان و دل سے حیدرؑ کرار کا غلام ہوں وہ امیر المومنین شاہ صفدر ہیں۔
علیؑ کو را خدا بے شک ولی خواند بامر حق وصی کردش پیمبرؐ	۲	بے شک اللہ تعالیٰ نے علیؑ کو اپنا ولی بنایا اور رسول اللہؐ نے بحکم خدا آپ کو اپنا وصی مقرر کیا۔
بحق بادشاہ ہر دو عالم خدائے بے نیاز و فرد اکبر	۳	قسم ہے دونوں عالم کے بادشاہ کی جو خدائے بے نیاز اور فرد اکبر ہے۔

حوالہ:۔ کلیات سعدی۔ نمبر کتاب ۱۲-و / ۲۴ صفحہ ۲۱۵-۲۱۴
کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن

متن فارسی		اردو ترجمہ
بحقِ آسمانہا و ملائک کز آں جا ہیچ جائے نیست برتر	۴	قسم ہے آسمانوں کی اور فرشتوں کی کہ اس سے بہتر کوئی جگہ برتر نہیں ہے۔
بہ پنج ارکانِ شرع و ہفت اقلیم بہ نہ افلاک و دوازدہ برج یکسر	۵	قسم ہے شریعت کے پانچ ارکان کی اور ہفت اقلیم کی اور نو افلاک کے بارہ برجوں کی!
بہ کرسی و بہ عرش و لوحِ محفوظ بحقِ جبرئیلؑ آں خوب منظر	۶	قسم ہے عرش و کرسی اور لوحِ محفوظ کی، اور اس خوب صورت جبرئیلؑ کی
بہ میکائیل و اسرافیلؑ و صورش بہ عزرائیلؑ و ہولِ گورِ منکر	۷	قسم ہے میکائیلؑ اور اسرافیلؑ کی اور ان کے صور کی، اور عزرائیلؑ و وحشتِ قبر اور منکر نکیر کی۔
بہ توریت و زبور و صحفِ انجیل بحقِ حرمتِ ہر چار دفتر	۸	قسم ہے چار آسمانی کتابوں کی حرمت کی یعنی توریت و زبور اور انجیل اور قرآن کی۔
بحقِ آیت الکرسی و یٰسین بحقِ سورہ طٰہٰ سراسر	۹	قسم ہے آیت الکرسی و یٰسین کی۔ اور تمام سورۂ طٰہٰ کی۔
بحقِ آدمؑ و نوحؑ ستودہ بحقِ ہودؑ و شیثؑ دادگستر	۱۰	قسم ہے آدمؑ اور نیک سیرت نوحؑ کی۔ قسم ہے ہودؑ اور شیثؑ عادل کی۔
بہ دردِ یحییٰؑ و درمانِ لقمانؑ بہ ذوالقرنین و لوطؑ نیک محضر	۱۱	قسم ہے یحییٰؑ کے درد کی اور لقمانؑ کے علاج کی۔ قسم ہے ذوالقرنین اور پاک باطن لوطؑ کی۔

متن فارسی

به ابراہیمؑ و قربان کردن او ۱۲
به اسحاقؑ و به اسمٰعیلؑ ہاجر

به ختم انبیاء احمدؐ که باشد ۱۳
شفیع عاصیاں اندر روز محشر

بحق مکه و بطحا و زمزم ۱۴
بحق مروه و رکن و مشعر

به تعظیم رجب، با قدر شعبان ۱۵
بحق روزه و تصدیق داور

به رنج اہل بیتؑ و آه زہراؑ ۱۶
به خونِ ناحق شبیرؑ و شبرؑ

به آب دیدهٔ طفلانِ مظلوم ۱۷
به سوز سینهٔ پیرانِ غمخوار

که بعد از مصطفیٰؐ در جمله عالم ۱۸
نه بُد فاضل تر و بہتر ز حیدرؑ

اُردو ترجمہ

قسم ہے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی قربانی کی قسم ہے اسحاقؑ کی اور ہاجرہؑ کے بیٹے اسمٰعیلؑ کی۔

قسم ہے ختم انبیاء حضرت احمد مجتبیٰؐ صلعم کی، جو قیامت کے دن عاصیوں کے شفیع ہوں گے۔

قسم ہے مکہ مدینہ اور چاہ زمزم کی قسم ہے۔ مروہ، رکن یمانی اور مشعر الحرام کی۔

قسم ہے عظمتِ رجب اور قدر شعبان کی۔ قسم ہے رمضان کے روزے اور اقرار توحید کی۔

قسم ہے غم اہلبیتؑ کی اور فاطمہ زہراؑ کی آہوں کی قسم ہے شبیرؑ و شبرؑ کے خونِ ناحق کی۔

قسم ہے مظلوم بچوں کے آنسوؤں کی۔ قسم ہے غمزدہ بوڑھوں کے سوز سینہ کی۔

حضرت محمد مصطفیٰؐ صلعم کے بعد تمام عالم میں فضیلت میں حیدرؑ سے کوئی بہتر تھا نہ برتر۔

متن فارسی

اردو ترجمہ

۱۹ مُسَلَّم بد سلونی گفتن اُو را
کہ علم مصطفےٰ را بود اُو در

آپ کا "سلونی" فرمانا آپ ہی کے شایانِ شان تھا کیونکہ آپ علم مصطفےٰ کا دروازہ تھے۔

۲۰ یقیں اندر سخاوِ علم و عصمت
نہ پیغمبر نہ بود او ہیچ کمتر

یہ بات یقینی ہے کہ علم میں عصمت میں اور سخاوت میں حضرت علیؓ رسول اکرمؐ سے کم نہیں۔

۲۱ اگر دانی بگوئے جز علیؓ کیست
کہ دلدل زیرِ رانش بود در خورد

اگر معلوم ہے تو بتا کہ دلدل حضرت علیؓ کے سوا کس کی سواری کے قابل تھا۔

۲۲ چہ گویم وصفِ آں شاہے کہ جبرئیلؑ
گہے بُد مدح گویش گاہ چاکر

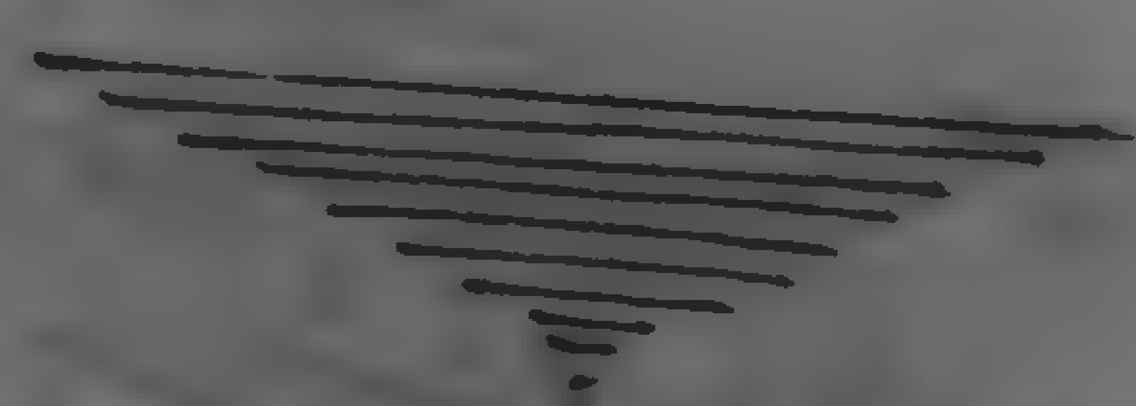
میں اس شاہ کی کیا تعریف بیان کروں، جس کا جبرئیلؑ کبھی مداح اور کبھی خدمتگار رہا۔

۲۳ بداں گفتم کہ تا خلقاں بدانند
کہ سعدی زیں سعادت نیست برتر

میں نے یہ سب اس لئے کہا ہے کہ خلقت جان لے کہ سعدی کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں۔

۲۴ ایا سعدی تو نیکو اعتقادی
ز دیں و اعتقادِ خویش برخور

اے سعدی تو نہایت اچھا عقیدہ رکھتا ہے اپنے دین اور عقائد سے بہرہ مند اور بہرہ ور رہ۔



قطعہ

متن فارسی

خدایا! بحقِ بنیؐ فاطمہؑ
کہ بر قولِ ایماں کنی خاتمہ ۱

اگر دعوتم رد کنی در قبول
من و دست و دامانِ آلِ رسولؐ ۲

اُردو ترجمہ

الٰہی فاطمہؑ کی اولاد کے وسیلہ سے۔ ہمارا خاتمہ ایمان پر کر۔!
تو میری دعا رد کرے یا قبول (بہر صورت) میں ہوں گا اور میرے ہاتھ میں آلِ رسولؐ کا دامن ہوگا۔

۱: حوالہ انتخاب کلام شعرا کتاب نمبر ۶، صفحہ ۴۶ ادب نظم فارسی قلمی ریکارڈ سالار جنگ میوزیم لائبریری۔

۲: حوالہ:۔ کلیات حضرت سعدی نمبر کتاب ۱۷۰، صفحہ ۱۹۹ تا ۲۰۰ فن ادب نظم فارسی مخطوطات آصفیہ اسٹیٹ لائبریری۔

حضرت علاؤالدین سید مخدوم علی احمد صابری کلیری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۱۱۹۵ء وفات (؟)

آپ کا لقب علاؤالدین مخدوم صابری کلیری ہے۔ آپ حسینی سیّد ہیں۔ بمقام ہرات پیدا ہوئے۔ حضرت بابا شکر گنج فرید رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہو کر فیض باطنی سے بہرہ یاب ہوئے۔ آپ کا شمار باباصاحب کے ممتاز خلفا میں ہے۔ کلیر میں مقیم رہ کر عبادت الٰہی میں مشغول رہے جس گولر کے درخت کے نیچے آپ عبادت فرماتے تھے اس کا نشان اب بھی موجود ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ اس درخت کے گولر کو اُبالے بغیر اس سے افطار کرتے تھے۔

(۱)

اردو ترجمہ		متن فارسی
اے دین کے آفتاب محبّت کے متوالے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اے قبلۂ اصحاب دیں محبت کے متوالے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔	۱	اے آفتاب چرخ دیں مستاں سلامی کنند اے قبلۂ اصحاب دیں، مستاں سلامی کنند

حوالہ:- قاموس المشاہیر تذکرہ اردو جلد دوم صفحہ ۹۲ مولفہ نظامی بدایونی نمبر کتاب ۳۴۳۱۹۱ ک ۹۲۸ ح-۲ ش ا-ن مطبوعہ ۱۹۲۶ء بہ نظامی پریس حیدرآباد اسٹیٹ لائبریری

ترجمۂ اردو		متنِ فارسی
اے کون و مکاں کے مالک، اے سالکوں کے رہنما آپ کا نام ہر زبان کا ورد ہے محبت کے متوالے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔	٢	اے سرورِ کون و مکاں اے رہنمائے سالکاں نامِ تو وردِ ہر زباں مستاں سلامی می کنند
اے اہل دل کے قبلہ، اے بھٹکے ہوؤں کے ہدایت کار، اے بیکسوں کے کام بنانے والے محبت کے متوالے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔	٣	اے قبلۂ اہلِ دلاں، اے ہادئ گم گشتگاں اے کارسازِ بے کساں، مستاں سلامی می کنند
بے سروسامانوں کے لئے آپ سامان ہیں اور لاعلاج مریضوں کے لئے آپ دوا ہیں۔ خدائے تعالیٰ کے آپ عاشق ہیں، محبت کے متوالے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔	٤	سامانِ بے ساماں توئی، درمانِ بے درماں توئی دلدادۂ یزداں توئی، مستاں سلامی می کنند
آپ کے شوق دیدار میں صبح سے شام تک آپ کے کوچہ میں دونوں عالم کی نگاہیں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ محبت کے متوالے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں	٥	در آرزوئے روئے تو شب تا سحر در کوئے تو چشمِ دو عالم سوئے تو، مستاں سلامی می کنند
اے اسرارِ حق کے رازدار، اے مصطفےٰ کی آنکھوں کے نور۔ اے دو جہاں کے سردار، محبت کے متوالے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔	٦	اے محرمِ رازِ خدا، اے نورِ چشمِ مصطفےٰ اے صاحبِ ہر دو سرا، مستاں سلامی می کنند

متنِ فارسی		ترجمۂ اردو
اے قاضیٔ حاجاتِ ما، اے رونقِ طاعات اے بادۂ کاساتِ ما، مستاں سلامی کنند	۷	آپ ہماری حاجتوں کے پورا کرنے والے ہیں، آپ ہی سے ہماری عبادتوں کی رونق ہے۔ آپ ہمارے جامِ محبت کی شراب ہیں، محبت کے متوالے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔
اے واقفِ علم الیقیں اے کاشفِ عین الیقیں اے صاحبِ حق الیقیں، مستاں سلامی کنند	۸	اے علم الیقین کے واقف، اے عین الیقین کے کاشف، اے حق الیقین کے صاحب، محبت کے متوالے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔
اے ساقیٔ کوثر ہما، رحمے بکن بہرِ خدا ہستی ظہورِ کبریا، مستاں سلامی کنند	۹	اے ساقیٔ کوثر خدا کے واسطے ہم پر رحم فرمائیے۔ آپ خدا کے مظہر ہیں محبت کے متوالے سلام عرض کرتے ہیں۔
از لطفِ تو شاہیم ما، در طلعت ماہیم ما از تو ترا خواہیم ما، مستاں سلامی کنند	۱۰	آپ کے لطف سے ہم بادشاہ ہیں اور شکل و صورت میں چاند ہیں، ہم آپ کو آپ ہی سے مانگتے ہیں محبت کے متوالے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں
از روزِ اول ظاہرے ہم حاضرے ہم باطنے حکمِ تو حکمِ داورے، مستاں سلامی کنند	۱۱	آپ روزِ ازل سے ظاہراً بھی باطناً بھی موجود ہیں آپ کا حکم اللہ کا حکم ہے محبت کے متوالے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

ترجمہ اردو		متن فارسی
اے خلاصۂ خیر البشر آپ اسے شمس و قمر منور ہیں میں آپ کی طرف سر سے چلتا آیا ہوں، محبت کے متوالے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں ۔	۱۲	اے زبدۂ خیر البشر، روشن ز تو شمس و قمر من آمدم سوئیت بہ سر، مستاں سلامی کنند
اے شاہ و گدا کے مطلوب، اے نور ہدایت کے مشرق۔ آپ امام و رہنما ہیں، محبت کے متوالے، آپ کو سلام عرض کرتے ہیں ۔	۱۳	اے مرجع شاہ و گدا، اے مطلع نور ہدیٰ ہستی امام و رہنما، مستاں سلامی کنند
میں نے اپنا رخ آپ کے در کی طرف کر لیا ہے اور جان و دل اور دیں نذر کر دیئے ہیں۔ بس گر پڑا ہوں میری دستگیری فرمائیے، محبت کے متوالے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں ۔	۱۴	رو بر درت بنہادہ ام، جان و دل و دیں دادہ ام دستم بگیر افتادہ ام، مستاں سلامت می کنند
اے عالی نسب! آپ خدا کے شیر کا لقب رکھتے ہیں آپ کی وجہ سے عالم میں خوش حالی ہے محبت کے متوالے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں ۔	۱۵	اے صاحب عالی نسب داری اسد اللہ لقب عالم ز تو اندر طرب، مستاں سلامی کنند
مجھے اپنا پاک چہرہ دکھائیے جیسا آپ کا چہرہ ہے ایسی ہی آپ کی پاک سیرت ہے۔ میرے روئیں روئیں میں آپ کا عشق ہے، محبت کے متوالے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں ۔	۱۶	بنما مرا آں پاک رو، اے ہمچو رو پاکیزہ خو عشق تو دارم مو بہ مو، مستاں سلامی کنند

متن فارسی

اے بادشاہِ مہرباں، ثانی نداری دیجہاں
لطفے بہ حالِ خستگاں، مستاں سلامی کنند ۱۷

اے شمعِ دینِ ما توئی، نورِ جبینِ ما توئی
مہرِ یقینِ ما توئی، مستاں سلامی کنند ۱۸

صابر غلامِ خاص تو، ہست از ازل بے گفت گو
رحمے بکن بر حالِ او، مستاں سلامی کنند ۱۹

اردو ترجمہ

اے مہربان بادشاہ! دنیا میں آپ ثانی نہیں۔ مجھے خستہ دلوں پر رحم فرمائیے، محبت کے متوالے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

آپ ہمارے دین کی شمع ہیں اور پیشانیوں کے نور ہیں۔ ہمارے یقین کے آفتاب ہیں۔ محبت کے متوالے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں

صابر روزِ ازل سے آپ کا خاص غلام ہے۔ بے چون و چرا آپ کا فرمانبردار ہے۔ اس کے حال پر رحم فرمائیے۔ محبت کے متوالے آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

(۲)

نورِ چشمانِ من ظہورِ علیؑ ست
مایۂ جانِ من ظہورِ علیؑ ست ۱

میری دونوں آنکھوں کا نور جلوۂ علیؑ سے ہے۔ میری زندگی کی پونجی جلوۂ علیؑ سے ہے۔

از ازل تا ابد زہے یقین
جمالِ جاناں من ظہورِ علیؑ ست ۲

یقینی طور پر ازل سے ابد تک میری جانِ جاناں جلوۂ علیؑ سے ہے۔

حوالہ:۔ دیوانِ صابر، کتاب نمبر ۱۱۸ صفحہ نمبر ۲ فن ادب نظم فارسی، سالار جنگ میوزیم لائبریری حیدرآباد دیوانِ مطبوعہ بہ سال ۱۸۹۷ء نولکشور کانپور

اردو ترجمہ		متن فارسی
اے اللہ! تو آفات سے محفوظ رکھ میرے بوستاں کی زینت جلوۂ علیؑ سے ہے۔	۳	تو نگہ دار! یارب از آفات زیبِ بستانِ من ظہورِ علیؑ ست
قیامت کے دن اگر مجھ سے سوال کریں تو (کہدوں گا) میرے ایمان کا راز جلوۂ علیؑ سے ہے۔	۴	روزِ محشر اگر زمن پرسند سرِّ ایمانِ من ظہورِ علیؑ ست
یا اللہ اپنے لطف قدیم سے مجھ کو بخشدے۔ میری دلیل کا نور جلوۂ علیؑ سے ہے۔	۵	بخش یارب مرا ز لطفِ قدیم نورِ برہانِ من ظہورِ علیؑ ست
اس خدا کی قسم جو دلوں کا خالق ہے میرا سازو سامان جلوۂ علیؑ سے ہے	۶	بخدائے کہ خالقِ دلہاست سر و سامانِ من ظہورِ علیؑ ست
میں گلشن مصطفےٰ میں دیکھا ہے کہ میرا گل خنداں جلوۂ علیؑ سے ہے۔	۷	در گلستانِ مصطفےٰ دیدم گلِ خندانِ من ظہورِ علیؑ ست
اے صابر! میرے جان و دل کی محبّت (حضرت علی ہیں) میرے معدنِ محبّت کا جوہر جلوۂ علیؑ سے ہے۔	۸	حُبِّ جان و فواد اے صابر گوہرِ کانِ من ظہورِ علیؑ ست

حوالہ دیوان صابر، نمبر کتاب ۱۱۰ صفحہ ۲۵ [illegible] ادب [illegible] سالار جنگ [illegible] ۱۸۹۷ [illegible]

حضرت مولانا مولوی محمد جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ رغلی پر

ولادت ۳۰ ستمبر ۱۲۰۷ء   وفات [illegible]

آپ کا نام محمد اور لقب جلال الدین نسب صدیقی ہے، وطن بلخ ہے آپ اپنے والد محمد بہاؤالدین سے جو سلطان العلماء کے نام سے مشہور ہیں، مذہبی تعلیم حاصل کرتے رہے پھر سید برہان الدین ترمذی سے علم ظاہر و باطن کی تعلیم حاصل کرتے رہے، طالب علمی کا زیادہ حصہ سفر در سفر گزرا۔ آپ طلب علم کے شوق میں حجاز، شام، شیراز بھی تشریف لے گئے تھے، اور برابر حصول علوم حاصل فرماتے رہے، آخر میں آپ روم کو تشریف لے گئے تھے سالہا سال تک دمشق اور حلب میں تعلیمی سلسلہ جاری رہا۔ آپ نے حضرت شمس تبریزی سے جو بابا کمال جنیدی کے خلیفہ تھے بیعت کر لی۔ مولانا رومی پر علم ظاہری کا جو رنگ غالب تھا درس و تدریس وعظ وغیرہ کا بیعت کے بعد یہ اشغال ترک ہو گئے۔ حضرت شمس تبریز کی صحبت کے سوا ان کو کوئی شے بھلی معلوم نہ ہوتی تھی۔ محویت و استغراق کا غلبہ ہو گیا۔ سماع کی کیفیت میں کئی کئی دن بلا خورد و نوش گزر جاتے تھے۔ آپ کے کئی تصانیف ہیں جن میں سے مثنوی مولانا روم مشہور خاص و عام ہے، اس کی ۷ جلدیں ہیں جس میں ۸۴ ہزار سے زیادہ اشعار شمار کئے گئے ہیں۔

مولانا روم نے مقطع میں اپنے تخلص کی بجائے اپنے پیر شمس تبریز کا نام لکھا ہے اس لئے غلطی سے لوگ اس کو شمس تبریز کا دیوان کہتے ہیں۔

تذکرہ - قاموس المشاہیر نمبر ۵ جلد اول صفحہ ۲۷۱ [illegible] نظامی [illegible]
ح-ا-ن ط-ا-ق مطبوعہ ۱۹۲۴ء بہ نظامی پریس بدایوں [illegible] تبریزی -

ترجمہ اُردو		متن فارسی
ہمارے اشعار کے دفتر کو سنو اور خاموش رہو۔ ہمارے راز کے نکات کو سنو، اور خاموش رہو۔	١	دفترِ اشعارِ ما گوش کن و دم مزن نکتۂ اسرارِ ما گوش کن و دم مزن
سب سے بڑے اور سب سے عظیم علیؑ ہیں۔ ذات مقدس علیؑ ہیں۔ یہ بات سنو اور خاموش رہو۔	٢	اکبرِ اعظم علیؑ ست، عرشِ معظم علیؑ ست ذاتِ مقدس علیؑ ست گوش کن و دم مزن
علیؑ صاحب ہدایت، صاحب علم حکمت، زندہ اور صاحب قوت ہیں۔ ہر جسم کی قوت گویائی علیؑ ہیں سنو، اور خاموش رہو	٣	ہادی و دانا علیؑ ست، حی و توانا علیؑ ست در تنِ گویا علیؑ ست گوش کن و دم مزن
علیؑ یوسف اعلیٰ ہیں، اور شاہ زلیخا ہیں بلند مرتبت حاکم اعلیٰ ہیں اس بات کو سنو اور خاموش رہو۔	۴	یوسفِ اعلیٰ علیؑ ست، شاہِ زلیخا علیؑ ست والیِ والا علیؑ ست گوش کن و دم مزن
علیؑ نورِ نبیؐ ہیں اور سب سے بڑے فاتح ہیں قنبر کے آقا علیؑ ہیں، یہ بات سنو اور خاموش رہو۔	۵	نورِ نبی علیؑ ست، فاتحِ اکبر علیؑ ست صاحبِ قنبر علیؑ ست گوش کن و دم مزن
علیؑ اللہ کی طرف سے حاکم ہیں، علیؑ ایمان کی آیت ہیں لطفِ رحمانی کا نکتہ علیؑ ہیں یہ بات سنو، اور خاموش رہو۔	۶	والیِ یزداں علیؑ ست، آیتِ ایماں علیؑ ست نکتۂ رحماں علیؑ ست گوش کن و دم مزن
علیؑ مشیر کا ارادہ رکھنے والے، اور عبادت گزار ہیں جملہ اضافات اور تعینات کا گنجینہ		[illegible] علیؑ ست، [illegible] علیؑ ست کانِ اضافت علیؑ ست گوش کن و دم مزن

ترجمہ اردو		متن فارسی
علیؑ ہیں، یہ بات سنو اور خاموش رہو۔		
موسیٰ عمران علیؑ ہیں، شاہِ سلیمان علیؑ ہیں، نوح کے طوفان میں علیؑ ہیں، یہ بات سنو، اور خاموش رہو۔	۸	موسیِ عمراں علیؑ ست شاہ سلیماں علیؑ ست نوح بہ طوفاں علیؑ ست، گوش کن و دم مزن
میدانِ سخاوت کے مرد علیؑ ہیں، قناعت کے بادشاہ علیؑ ہیں، سعادت کے چاند علیؑ ہیں، یہ بات سنو اور خاموش رہو۔	۹	مردِ سخاوت علیؑ ست، شاہ قناعت علیؑ ست ماہِ سعادت علیؑ ست، گوش کن و دم مزن
رومی کے اس کلام کو قصیدہ اور غزل کی طرح نہ سمجھو۔ یہ شہنشاہ اولیا کی مدح ہے، یہ بات سنو اور خاموش رہو۔	۱۰	گفتنِ رومی مداں مثل قصاید غزل مدح شہِ اولیا گوش کن ۔ دم مزن

(۲)

ترجمہ اردو		متن فارسی
اے تمام دنیا کے بادشاہوں کے بادشاہ سبحان اللہ۔ ہمارے مولا علیؑ ہیں، اے عاشقوں کی آنکھ کے نور سبحان اللہ۔ ہمارے مولا علیؑ ہیں۔	۱	اے شاہِ شاہانِ جہاں، اللہ مولانا علیؑ اے نورِ چشمِ عاشقاں، اللہ مولانا علیؑ

حوالہ:- رسالہ آئینۂ تصوف مولفہ شیخ عبدالعزیز صفحہ ۲۰
سالِ طباعت دیوان ۱۹۰۵ء

متن فارسی

حمد است گفتن نام تو، اے نور فرخ نام تو
خورشید و مہ ہندوے تو، اللہ مولانا علیؑ ۲

خورشید مشرق خاورے، در بندگی لبتہ کمر
ماہ ہست غلام نیک پے اللہ مولانا علیؑ ۳

خورشید باشد ذرہ از خاکدان کوئے تو
دریائے عماں شبنمے، اللہ مولانا علیؑ ۴

آں نور چشم انبیاء احمدؐ کہ بد بدر الدجیٰ
می گفت در قرب دنیٰ، اللہ مولانا علیؑ ۵

قاضی و شیخ و محتسب دارند دل بغض علیؑ
ہر سہ شدند از دیں بری، اللہ مولانا علیؑ ۶

شاہم علیؑ مرتضیٰ، بعدش حسن انجم السما
خواہم حسینؑ کربلا، اللہ مولانا علیؑ ۷

ترجمہ اردو

آپ کا نام لینا اللہ کی حمد کے برابر ہے کیوں کہ آپ کا نام مبارک نور کا نام ہے شمس اور قمر آپ کے تابع ہیں، سبحان اللہ ہمارے مولا علیؑ ہیں۔

آفتاب آپ کی اطاعت پر کمر بستہ ہے۔ اور ماہتاب آپؑ کا فرماں بردار غلام ہے سبحان اللہ ہمارے مولا علیؑ ہیں۔

آپ کی گلی کے خاک دان کا ایک ذرّہ خورشید ہے۔ بحر عمان ایک قطرہ شبنم ہے سبحان اللہ ہمارے مولا علیؑ ہیں۔

وہ انبیاءؑ کی آنکھوں کا نور یعنی حضرت احمد مصطفیٰؐ جو ظلمتوں کا اُجالا تھے مقام معراج میں قرب دنیٰ پر فرماتے تھے سبحان اللہ ہمارے مولا علیؑ ہیں۔

قاضی، شیخ، محتسب، دل میں بغض رکھتے ہیں، جس کے باعث یہ تینوں دین سے ہٹے ہوئے ہیں، سبحان اللہ ہمارے مولا علیؑ ہیں۔

علیؑ مرتضیٰؑ میرے بادشاہ ہیں، ان کے بعد امام حسن علیہ السلام آسمان ولایت کے روشن ستارے ہیں۔

متن فارسی

آں آدمؑ آلِ عباؑ، دانم علیؑ زین العباؑ
ہم باقرؑ و صادقؑ گوا، اللہ مولانا علیؑ ۸

موسیٰ کاظمؑ ہفتمیں، باشد امام و رہنما
گو بدیہ علیؑ موسیٰ رضا، اللہ مولانا علیؑ ۹

ہر سے تقیؑ اے نقیؑ در مہر او عہدے بخواں
با عسکریؑ راضی بگو، اللہ مولانا علیؑ ۱۰

مہدیؑ کا سوار آخریں بر خصم بکشاید کمیں
خوارج شود زیر زمیں، اللہ مولانا علیؑ ۱۱

اُردو ترجمہ

بعد ازاں شہید کربلا حسینؑ ہمارے امام ہیں۔ سبحان اللہ ہمارے مولا علیؑ ہیں۔

یہ سلسلہ جاری رہا اور حضرت امام باقرؑ و جعفر صادقؑ دونوں اس بات کے شاہد ہیں۔ سبحان اللہ ہمارے مولا علیؑ ہیں۔

ساتویں امام حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام ہمارے امام ہیں اور رہنما ہیں اور حضرت امام علی موسیٰ رضاؑ بھی یہی فرماتے ہیں، سبحان اللہ ہمارے مولا علیؑ ہیں۔

حضرت امام محمد تقیؑ و حضرت امام علی نقیؑ کی محبت کا اقرار کر اور حضرت امام عسکری علیہ السلام کو تسلیم کرلے اور یہ کہہ سبحان اللہ ہمارے مولا علیؑ ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام آخری امام ہیں اپنے حجاب غیب سے نکلکر دشمنوں پر حملہ کریں گے اور فتنہ خوارج کو زیر زمین کردیں گے۔ سبحان اللہ ہمارے مولا علیؑ ہیں۔

متن فارسی		اردو ترجمہ
نجم خوارزم در جہاں ناچیز و ناپید اشود آں شاہ چوں پیدا شود، اللہ مولانا علیؑ	ق ۱۲	جب وہ بادشاہ یعنی (حضرت امام مہدی علیہ السّلام) ظاہر ہوں گے تو خوارزم کا بیج زمانہ سے نیست و نابود ہو جائے گا۔ سبحان اللہ ہمارے مولا علیؑ ہیں۔
اقرار کن، اظہار کن، مولائے رومی ایں سخن ہر لحظہ سر من لدن، اللہ مولانا علیؑ	۱۳	اے مولانا رومی اپنے اس عقیدہ کا اقرار و اظہار کر کہ ہر لحظہ سرِّ مَن لدُن سبحان اللہ ہمارے مولا علیؑ ہیں۔

(۳)

مرا ہم جاں و ہم جاناں علیؑ بود مرا ہم درد و ہم درماں علیؑ بود	۱	علیؑ میری جان بھی ہیں اور میرے محبوب بھی۔ علیؑ، میرا درد بھی ہیں اور میری دوا بھی۔
محمدؐ بود قبلۂ گاہ عالم ولے بر تختِ دل سلطان علیؑ بود	۲	حضرت محمد مصطفےٰؐ قبلہ گاہ عالم ہیں مگر دلوں پر حکمرانی علیؑ کی ہے۔
خبر داری ز معراج محمدؐ کہ ہر شش ہفتم کیواں علیؑ بود	۳	کیا تجھے معراج محمدؐ کی کچھ خبر ہے آپ کے (استقبال) کے لئے اس موقع پر

حوالہ:- کلیات حضرت شمس تبریزؒ نسخہ (۸۰۰) کتاب نمبر ۱۲۱ فن ادب نظم فارسی سالار جنگ میوزیم لائبریری حیدرآباد دکن مطبوعہ دیوان بہ سال ۱۸۸۵ء بہ مطبع نولکشور لکھنؤ۔

اردو ترجمہ		متن فارسی
علیؑ ماقبل میں آسمان پر تھے ۔		
اگر حق پر تیرا ایمان ہے تو بیان کر کہ قرآن کی صورت کا راز علیؑ ہیں ۔	۴	اگر ایمان بحق داری بیان کن کہ سر صورت قرآن علیؑ بود
وہی اول ہیں اور وہی آخر ہیں قرآن کے معانی کا بیان علیؑ ہیں ۔	۵	ہم او بود اول و آخر ہم او بود بیان معنی فرقان علیؑ بود
شریعت ، طریقت کی دلیل ہے اور حقیقت میں علیؑ اللہ سے واصل تھے ۔	۶	شریعت بود بر ھر راہِ طریقت حقیقت واصل یزداں علیؑ بود
آ ۔ اور معانی کی گیند کو میدان میں ڈال دے اس لئے کہ صاحب چوگان علیؑ ہیں ۔	۷	بیا دگوئے معنی راز میداں بزن گو صاحب چوگان علیؑ بود
اگر آپ (حضرت علیؑ) ایک طرف بحر کی طرح کونین کے محیط ہیں تو دوسری طرف اسے مقصود یعنی گوہر و مرجان ہیں ۔	۸	بگرد بحر عالم از محیط است در او ہم گوہر و مرجان علیؑ بود
تو مولانا روم کی طرح اس دریا سے تو آ کا غوطہ زن بن جا کہ اس کی تہ میں جو درِ نایاب چھپا ہوا ہے وہ علیؑ ہیں ۔	۹	چو مولا شو دریں دریا تو غواص کہ دُر در قعر او پنہاں علیؑ بود

حوالہ :۔ کلیات حضرت شمس تبریزؒ نمبر کتاب ۱۳۲ صفحہ نمبر ۲۳ فن ادب نظم فارسی سالار جنگ میوزیم لائبریری حیدر آباد دکن دیوان مطبوعہ بہ سال ۱۸۸۵ء بہ مطبع منشی نولکشور لکھنؤ ۔

منقبت ۴

متن فارسی — ترجمۂ اردو

۱ حیدر امیر دیں بود، در شان او والتین بود
حیدر مرا رہبر بود، در پیش حیّ داورم

حیدر دین کے سردار ہیں اور آپ کی شان میں سورۃ والتین نازل ہوا ہے اور خدائے حیّ و قیوم کے حضور میں پہنچانے والے میرے رہبر حیدر ہی ہیں۔

۲ حیدر دلیل اولیاء حیدر شفیع الاتقیا
حیدر امام و رہنما حیدر در پیغمبرم

حیدر اولیاء کے رہبر ہیں، حیدر اتقیا کے شفیع ہیں، حیدر میرے امام و رہبر ہیں، اور رسول خدا تک رسائی کا دروازہ ہیں۔

۳ حیدر بود شیر خدا، حیدر بود شیر وغا
حیدر بود کان سخا از وے بہ عالم بنگرم

حیدر اسد اللہ ہیں، میدان جنگ کے شیر ہیں۔ سخاوت کی کان ہیں میں ان ہی کے صفات کو سامنے رکھ کر عالم کا مشاہدہ کرتا ہوں۔

۴ ہم مخبر طٰہٰ علیؑ، ہم مظہر یٰسین علیؑ
ہم راز ما اوحیٰ علی ہم او شفیع محشرم

طٰہٰ کی خبر دینے والے علیؑ ہیں اور یٰسین کے مظہر علی ہیں۔ ما عبدہ ما اوحیٰ کا راز علیؑ ہیں اور محشر میں بھی میرے شفیع علیؑ ہیں۔

۵ حیدر بخواں، حیدر بداں، در لامکاں و در مکاں
حیدر کہ راز اسرار آں، از ہر دو عالم برترم

حیدر ہی کو یاد کیا کر، اور حیدر ہی کا عرفان حاصل کر، مکاں اور لامکاں میں جو کچھ ہے اس کا راز سربستہ علیؑ ہی ہیں۔ آپ ہر دو عالم سے برتر ہیں۔

متن فارسی	اردو ترجمہ
حیدرہ علیم کل بود، او صاحب دلدل بود در آسماں غلغل بود، وصفش چہ در نظم آورم	حیدر صاحبِ دلدل اور منظہرِ علم کل ہیں۔ جب ہیں آپ کے صفات لشمار نہیں تو آسمان میں تعریف کا شور مچ جاتا ہے۔
ہفت آسماں جولانِ او، ہفتم زمیں میدانِ او قرآں ہمہ در شانِ او، ایمن غلام حیدرم	آسمان کے ساتوں طبق آپ کی جولان گاہ ہیں اور زمین کے ساتوں طبق آپ کے میدان ہیں قرآن آپ ہی کی شان کی تفصیل ہے اور آپ کا غلام ہر طرح محفوظ ہے۔
در نطقِ ما گویا علیؑ، در چشم ما بینا علیؑ در قربِ او ادنیٰ علیؑ گر نیست این من کافرم	ہماری گویائی میں حضرت علیؑ کے فرمودات ہیں ہماری بصیرت حضرت علیؑ کا صدقہ ہے۔ مقام قرب او ادنیٰ پر حضرت علیؑ فائز ہیں، اگر ایسا نہیں ہے تو میں کافر ہوں۔

منقبت ۵

آں امامِ برحق از قولِ نبیؐ آں پناہِ مشرقی و مغربی	آپ بموجب ارشاد نبیؐ امام برحق ہیں جن کی پناہ میں مشرق و مغرب کی جملہ مخلوق ہے۔

حوالہ:۔ دیوان مولانا روم (مثنوی) کتاب نمبر ۳۷۰۱۱ (قلمی) صفحہ ۱۷
مخطوطات کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن۔

متن فارسی		اُردو ترجمہ
آں جہانِ علم را بدرِ منیر آں شہانِ ملکِ تمکیں را امیر	۲	آپ دُنیائے علم کے بدرِ منیر ہیں آپ ملکِ تمکیں کے بادشاہوں کے سردار ہیں ۔
آں سپہرِ معرفت را آفتاب آں ز وصلِ شاہدِ جاں کامیاب	۳	آپ آسمانِ معرفت کے آفتاب ہیں اور شاہدِ جاں کے وصل سے کامیاب ہیں ۔
معدنِ حلم و حیا صدق و صفا مخزنِ علم و عمل، خلق و سخا	۴	آپ صدق و صفا اور علم و حیا کی کان ہیں اور علم و عمل اخلاق اور سخاوت کے مخزن ہیں ۔
قبلۂ اربابِ عرفاں ذاتِ او مصحفِ آیاتِ عشق، آیاتِ او	۵	آپ کی ذات صاحبانِ عرفان کی قبلہ گاہ ہے مصحفِ عشق کی آیتیں آپ کا کلام ہے ۔
زو ولایت را بسر تاجِ شرف واز فیوضش مکۂ ثانی نجف	۶	آپ کے سرِ مبارک نے تاجِ ولایت کو شرف بخشا اور بہ اعتبارِ فیض نجف اشرف کعبۂ ثانی ہے ۔
شمعِ بزمِ جنّت آمد روئے او عطر افشاں بر جہاں گیسوئے او	۷	آپ کا روئے مبارک محفلِ جنّت کی شمع روشن ہے آپ کے گیسوئے مبارک دنیا کو معطر کر رہے ہیں ۔
آفتابِ آسمانِ ھَل اَتیٰ تاجدارِ انّما و لا فتیٰ	۸	آپ آسمانِ ھل اتیٰ کے آفتاب ہیں اور انّما و لافتیٰ کی مملکت کے تاجدار ہیں ۔

متن فارسی		اردو ترجمہ
بود زیبندہ را تاجِ زرنگیں زاں کہ بے شک بد امیر المومنینؑ	۹	تاجِ امامت و خاتمِ ولایت آپ ہی کے شایانِ شان ہے۔ آپ بلا شک و شبہ مومنین کے امیر ہیں۔
خاکِ پائش افسرِ عرشِ بریں سایہ اش انوار بخشِ شمسِ دیں	۱۰	آپ کی خاکِ پا بہ اعتبارِ منزلت تاجِ عرشِ بریں ہے۔ آپ کا سایہ مبارک دین کے آفتاب کو نور بخشنے والا ہے۔
گر فتند نورِ ضمیرش بر جہاں ہمچو خور یکسر شود کون و مکاں	۱۱	اگر آپ کی روشن ضمیری کی جھلک عالم پر پڑ جائے تو کون و مکان آفتاب کی طرح روشن ہو جائیں۔
در صحابہ چوں در انجم آفتاب سجدہ گاہِ ہر دو کون او را جناب	۱۲	آپ کا مرتبہ صحابہؓ کرام میں ایسا ہے جیسے ستاروں کی مجلس میں آفتاب کا۔ آپ کی بارگاہ دونوں جہان کی سجدہ گاہ ہے۔
سر فرازاں، خاک بر درگاہِ او چوں خس و خاشاک اندر راہِ او	۱۳	بڑی بڑی سربلند شخصیتیں آپ کی بارگاہ کی خاک ہیں جو آپ کی رہ گزر میں خس و خاشاک کی طرح پڑی ہوئی ہیں۔
بر سرش زیبندہ تاجِ سروری روشن است از وے چراغِ رہبری	۱۴	آپ کے سر پر تاجِ سرداری زیب دیتا ہے اور آپ ہی کی ذات سے چراغِ ہدایت روشن ہوا۔

متنِ فارسی		اردو ترجمہ
شاہِ اقلیمِ ولایت ذاتِ او ماہ گردونِ ہدایت ذاتِ او	۱۵	آپ کی ذات مملکتِ ولایت کی شہنشاہ ہے اور آسمان ہدایت کی ماہتاب۔
سایۂ او آفتابِ دو جہاں روشنی بخشِ ضمیرِ انس و جاں	۱۶	آپ کا سایہ دونوں عالم کے لئے آفتاب ہے جو ضمیرِ جن و انس کے لئے ضیا بخش ہے۔
مظہرِ عرفانِ حق اندیشہ اش معرفت بخشیدن آمد پیشہ اش	۱۷	آپ کی فکرِ بلند، مظہرِ معرفتِ حق ہے۔ معرفت عطا کرنا آپ ہی کا کام ہے۔
برق و تیغ و شمعِ بزمِ دین بود پرتو او را ظفر آئین بود	۱۸	آپ محفلِ دینِ خدا کی شمعِ فروزاں ہیں، جس کا پرتو کامیابی و کامرانی سے مزین ہے۔
گشت پشتِ دین قوی از تیغ او ہم شریعت یافت از وے آبرو	۱۹	آپ کی ذوالفقار نے دینِ حق کی نصرت کی، اور اس سے شریعتِ الٰہی نے آبرو پائی۔
ہر کہ رو گرداند از وے آبرو ہر کہ رو گرداند از وے کافر است	۲۰	جس نے آپ سے منہ پھیر لیا وہ کافر ہوا۔ اور وہ واصلِ جہنم ہونے تک اپنا آپ رہبر بنا۔
چونکہ صائم بود آں شہ بر دوام نانِ جو بودے غذایش صبح و شام	۲۱	چونکہ حضرت مولا علیؑ دائم الصوم تھے، صبح و شام آپ کی غذا جو کی روٹی تھی۔

اُردو ترجمہ		متن فارسی
آپ حضرت محمد مصطفٰےؐ کے جانشین ہیں، حضرت علیؑ ہی مرتضٰے و مجتبیٰ ہیں۔	۲۲	جانشینِ مصطفٰے یعنے علیؑ مجتبٰے و مرتضٰےؑ یعنے علیؑ
سبحان اللہ کیا ہی پیارا نام ہے کہ جس سے دل زندہ ہو گیا اور اس کو حضرت عیسیٰ اور خضر علیہ السلام کی طرح حیاتِ جاودانی حاصل ہوئی۔	۲۳	اے خوشا نامے کہ زو دل زندہ گشت ہمچو عیسیٰ و خضر پایندہ گشت
آپ کا وصف ماورائے ادراک ہے۔ میں دوسرے باب کا آغاز مراقبے اور کشف سے کروں گا۔	۲۴	وصفِ او چوں ہست بیروں از خیال باب دیگر را و ہم صورت نہ فال

رُباعی

ترجمہ اردو		متن فارسی
حضرت علیؑ کے اوصاف کا کماحقہٗ بیان کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ کوزے میں سمندر کی سمائی ناممکن ہے۔	۱	اوصافِ علیؑ بہ گفت گو ممکن نیست گنجائشِ بحر در سبو ممکن نیست
میں ذات علیؑ کو کماحقہ کیسے جان سکتا ہوں صرف اتنا سمجھتا ہوں کہ آپ کا مثل ممکن ہی نہیں۔	۲	من ذاتِ علیؑ بواجبی کئے دانم الّا دانم کہ مثل او ممکن نیست

حوالہ:۔ وسیلۃ النجات مصنف علامہ محمد مبین صاحب حنفی فرنگی محل لکھنوی نمبر کتاب ۷۱ صفحہ ۱۱۶ در فنِ مناقب فارسی سالار جنگ میوزیم لائبریری۔ حیدرآباد طباعت دیوان ۱۸۹۵ء لکھنؤ۔

حضرت نصیر الدین چراغ دہلی رحمتہ اللہ علیہ

دربارِ مشکلکشا میں

ولادت (؟) وصال ۱۳۵۶ء

آپ حضرت محبوب الٰہی سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ آپ کے پیر نے چراغ دہلی کا لقب عطا کیا تھا۔ آپ اسی نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ خیر المجالس آپ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔

ترجمہ اُردو	متن فارسی	
میں سراپا گنہگار ہوں، اے اللہ! مجھ پر کرم فرما، میری عبادت میں بھی ریا ہے۔ اے اللہ مجھ پر کرم فرما۔	سراپا معصیت دارم خداوندا کرم فرما عبادت با ریا دارم خداوندا کرم فرما	۱
میں خطاوار ہوں، گنہگار ہوں اسی لئے روسیاہ ہوں، میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے، اے اللہ! مجھ پر کرم فرما۔	گنہگارم گنہگارم ازاں روسیہ دارم بحالِ خود جفاکارم خداوندا کرم فرما	۲

حوالہ: تذکرہ قاموس المشاہیر اُردو جلد دوم صفحہ نمبر ۲۶ مولفہ نظامی بدایونی اسٹیٹ لائبریری حیدر آباد دکن نمبر ۹۱۴۳۳، ۹۲۸، نح۔ ۲۔ ش ا۔ ن مطبوعہ سال ۱۹۲۶ء نظامی پریس بدایوں۔

ترجمہ اُردو	متن فارسی
میرے کانوں پر غفلت کا پردہ ہے، میری عقل پر غفلت کا نشہ ہے، میرے ہاں اس کا کوئی علاج نہیں، اے اللہ! مجھ پر کرم فرما۔	۳ بگوشم پنبۂ غفلت، بہ ہوشم نشۂ غفلت ندارم ہیچ درمانم، خداوندا کرم فرما
رسالتمآبؐ سے شفاعت کا، ساقئ کوثر سے شراب صالحین کا، اور تجھ سے تیرے لطف کا امیدوار ہوں، اے اللہ! مجھ پر کرم فرما۔	۴ شفاعت ہادی رہبر، شراب از ساقیؑ کوثر اُمید از لطفِ تو دارم، خداوندا کرم فرما
فاطمہؑ زہرا کی معصومیت کا صدقہ، عظمتِ کبریٰ کی حرمت کا واسطہ، میرے تمام گناہوں کو بخش دے، اے اللہ! مجھ پر کرم فرما۔	۵ بحقِ پاکئ زہراؑ، بحُرمتِ عظمتِ کبریٰ ببخشا جملہ عصیانم، خداوندا کرم فرما
میں اپنے نفس کے ظلم کی وجہ سے روتا ہوں حضرت شبیرؑ و شبرؑ امام زین العابدینؑ اور محمد باقرؑ کا واسطہ، اے اللہ! مجھ پر کرم فرما۔	۶ بحقِ شبرؑ و شبیرؑ و زین العابدؑ و باقرؑ ز ظلمِ نفس گریانم، خداوندا کرم فرما
میں فلک کی گردش سے حیران و پریشان ہوں امام ضامنؑ ثامن موسیٰ کاظمؑ اور جعفر صادقؑ کا صدقہ اے اللہ! مجھ پر کرم فرما۔	۷ بحقِ جعفرؑ و کاظمؑ، بحقِ ضامنؑ ثامن ز دورِ چرخ حیرانم، خداوندا کرم فرما

ترجمہ اردو	متن فارسی
بحقؑ چہاردہ معصومین ، نصیر الدین دہلی کو سرور کائنات (صلعم) کی شفاعت نصیب ہو اے اللہ! مجھ پہ کرم فرما!	نصیر الدین دہلی را بحقؑ چاردہ معصومؑ ۸ شفاعت سرور عالم خداوندا کرم فرما

حوالہ :- نقل از رسالۂ آئینۂ تصوف مجموعۂ کلام شعرائے اردو مولفہ شیخ عبد العزیز صاحب صفحہ ۲۸ مطبوعہ ۱۹۲۵ء

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمتہ اللہ علیہ

درِ علی ابرہ

ولادت (؟) وفات ۲۷، نومبر ۱۲۳۵ء

آپ عام طور پر قطب صاحب کے نام سے مشہور ہیں اور آپ اوش نواح اندیجان کے باشندے تھے اور خاندان چشت کے برگزیدہ اولیاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ حضرت خواجہ اعظم غریب نواز اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں اور حضرت بابا فرید گنج شکر آپ کے خلیفہ ہیں۔ آپ کا مزار شریف دہلی قدیم (مہرولی) میں واقع ہے اور زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

(۱)

ترجمہ اُردو		فارسی متن
حضرت علیؑ اسد اللہ عالی مرتبت ہیں۔ اپنی ذات سے فانی اور معرفت حق سے آگاہ ہیں۔	۱	اسد اللہ علیؑ عالی جاہ فانی از خویش از خدا آگاہ
آپ صاحب ذوالفقار اور دلدل سوار ہیں آپ کا ایک ایک جزُ کل میں فنا ہو چکا تھا۔	۲	صاحب ذوالفقار و دلدل بود جزو او نیز فانیٔ کل بود

حوالہ تقاموس المشاہیر جلد دوم صفحہ ۱۲۳ مولفہ نظامی بدایونی تذکرہ اردو اسٹیٹ لائبریری نمبر ۳ ۱۴۹۱ ۲۸ ۹۲۶ ج۔۲۔ ش ۱۔ ن۔ مطبوعہ ۱۹۲۶ء نظامی پریس بدایونی

متن فارسی		اردو ترجمہ
بود با مصطفٰےؐ چناں یک دل کہ نہ بُد یک نفس ازو غافل	۳	آپ کو پیغمبرؐ خدا کے ساتھ اس درجہ یگانگت حاصل تھی کہ دم بھر کے لئے بھی آپ غافل نہیں رہے۔
بلکہ ہر دو یکے بدند ز ازل دو نمودہ بہ چشم ہر احول	۴	بلکہ ازل ہی سے دونوں ایک تھے البتہ ہر احول (ایک کو دو دیکھنے والا) کو دو نظر آتے تھے۔
بُود موصوف با صفاتِ خُدا زاں سبب گشتہ بود راہنما	۵	چونکہ آپ صفاتِ خدا سے متصف تھے، اسی وجہ سے راہنما مقرر ہوئے ہیں۔
درِ خیبر کشاد، کافر کشت دُورِ جنگش نہ دید کس پشت	۶	آپ نے قلعہ خیبر فتح کیا اور کافروں کو قتل کیا میدانِ جنگ میں کسی نے آپ کی پیٹھ نہیں دیکھی۔
شاہِ مرداں علیؑ شہِ صفدر ہمدم و ہم زماں پیغمبرؐ	۷	حضرت علیؑ شاہ مرداں بہادروں کے شاہ اور رسُول خُداؐ کے ہمدم و ہم زبان ہیں۔
مصطفٰےؐ شہر علم یزنی ست در آں شہر را کلید علی ست	۸	حضرت محمد مصطفٰےؐ علم خداوندی کا شہر ہیں، اور اس شہر کے دروازے کی کنجی حضرت علیؑ ہیں۔
دستِ اُو دستِ قدرتِ حق بود درِ خیبر ازاں سبب بکشود	۹	علیؑ کا ہاتھ (گویا) دستِ قدرت تھا، اسی وجہ سے آپ نے درِ خیبر اکھاڑ دیا۔

۱۰ شاہ دلدل سوار، خوش کردار
ہر کجا رفت سر زد از کفار

آپ شاہ دلدل سوار اور نیک کردار تھے، جس جنگ میں گئے وہاں کفار کے سروں کو اڑا دیا۔

۱۱ ہر چہ حق گفت او چناں می کرد
ہر چہ او گفت حق ہماں می کرد

جو کچھ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہوتا آپ وہی کرتے آپ جو چاہتے اللہ تعالےٰ وہی حکم دیتا۔

۱۲ بود مامور امر حق یکسر
اسداللہ، ساقیٔ کوثر

حضرت شیرِ خدا، ساقیٔ کوثر امرِ حق پر سراسر مامور ہیں۔

۱۳ سرِّ حق در دلش ہویدا بود
بلکہ حق را درون حق جا بود

آپ کے دل میں اسرارِ حق اس طرح منکشف ہوئے کہ گویا حق کو حق ہی میں جگہ ملی۔

۱۴ وصفِ او در بیان نمی گنجد
سخنش در دہاں نمی گنجد

نہ آپ کے اوصاف کا بیان ممکن ہے، نہ آپ کے کلام کی شرح ممکن ہے۔

۱۵ ہر سرِ مو اگر زباں سازم
نتواں وصفِ او بیاں سازم

اگر میرا ہر رونگٹا بھی زبان بن جائے، تو آپ کے اوصاف بیان نہیں ہو سکتے۔

من کہ باشم کہ وصفِ او گویم
بس ہمیں ام کہ پیرو اویم

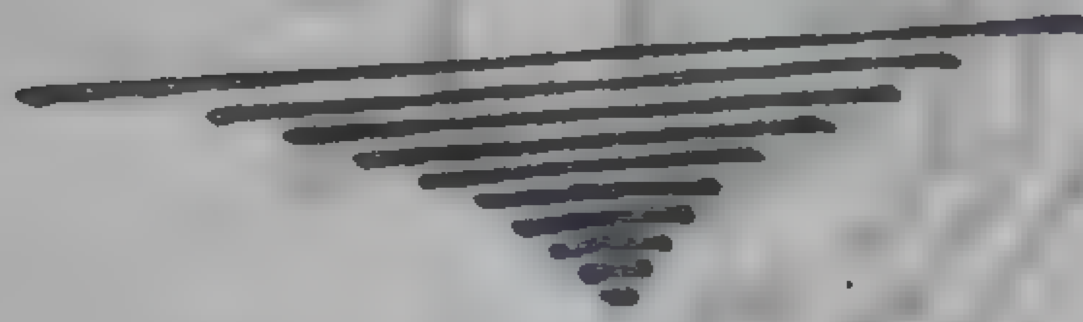
میری ہستی ہی کیا ہے کہ اُن کے اوصاف بیان کر سکوں، میرے لئے یہی بہت کافی ہے کہ میں ان کا پیرو ہوں۔

ہر کہ او سرو بہ چنیں دارد
ملک فردوس در نگیں دارد
ق ۱۷
جس کا آقا ایسا ہو کہ وہ اپنی انگوٹھی کے نگینے میں جنت رکھتا ہے۔

دشمن او فسردہ است چوں یخ
بے شکے ہست جائے او دوزخ
۱۸
آپ کا دشمن برف کے مانند منجمد ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی جگہ دوزخ ہے

ہستم از دشمن علیؑ بیزار
حق گواہ است اندریں گفتار
۱۹
میں علیؑ کے دشمن سے بیزار ہوں، اور اس بات پر خدا گواہ ہے۔

ہر کہ چوں قطب دیں گدائے علیؑ ست
کوس شاہی بنام او ازلی ست
۲۰
جو قطب الدین کی طرح علیؑ کا گدا ہے، ازل سے اس کے نام کا شاہی نقارہ بجتا ہے۔



حوالہ: مثنوی میرنگ، نمبر کتاب ۱۲-۹/۴۳۹ صفحہ ع کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن مطبوعہ بہ سال ۱۸۹۰ء بہ مطبع نول کشور۔

حضرت نورالدین ملّا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ
آستانۂ مولائے کائنات پر

ولادت ۷ نومبر ۱۴۱۴ء   وفات ۹ نومبر ۱۴۹۲ء

آپ کی ولادت موضع جام میں ہوئی جو ہرات کے قریب وجوار میں واقع ہے، آپ نے اسی مناسبت سے اپنا تخلص جامی رکھا، وہ نہایت خوش خلق اور شریف الطبع انسان تھے، آپ کی وسعتِ معلومات کا یہ حال تھا کہ اس زمانہ کا کوئی دوسرا عالم ان کا ہم پلہ نہ سمجھا جاتا تھا اپنے زمانے میں آپ عالم یگانہ مانے جاتے تھے، حضرت جامی صاحب نے عربی اور فارسی میں چھیالیس سے زائد کتابیں لکھی ہیں، آپ کے مشہور تصانیف حسب ذیل ہیں۔

(۱) نفحات الانس   (۲) تحفۃ الاحرار جامی

(۳) شواہد النبوۃ   (۴) طبقات الصوفیہ ترجمۂ فارسی

(۵) مثنوی یوسف زلیخا۔

۹ نومبر ۱۴۹۲ء میں (۸۱) سال کی عمر میں مدینۂ منورہ کے راستہ میں انتقال ہوا۔

حوالہ:۔ قاموس المشاہیر جلد اوّل صفحہ ۱۶۵ مولفہ نظامی بدایونی اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد دکن ج۔ا۔ن ۵۔ق مطبوعہ ۱۹۲۴ء نظامی پریس بدایوں۔

ترجمہ اردو		متن فارسی
علیؑ شاہ ہیں، علیؑ حیدر ہیں علیؑ ہمارے بڑے امام ہیں، حضرت محمدؐ مصطفیٰ کے بعد آپ بشارت دینے والے اور ڈرانے والے ہیں۔	۱	علیؑ شاہ حیدر امامًا کبیرا زبعد نبیؐ شد بشیرًا نذیرا
زمین آسمان عرش و کرسی کو عقل و دانش سے سمجھ، حضرت علیؑ ہر شے پر قدرت رکھنے والے ہیں۔	۲	زمین، آسمان، عرش و کرسی بہ حکمت علیؑ وال علی کلِّ شیءٍ قدیرا
آپ ہی سے چاند، سورج اور ستارے روشن ہیں دونوں عالم میں آپ ہی روشن چراغ ہیں۔	۳	زنور ہست روشن مہ و مہر و کوکب توئی در دو عالم سراجًا منیرا
دنیائے فانی کی لذیذ غذاؤں میں سے، حضرت علیؑ نے اپنے لئے صرف جَو کی روٹی انتخاب فرمائی۔	۴	ز الطعام لذات دنیائے فانی علیؑ کرد اختیار خبزًا شعیرا
اے شاہِ ولایت آپ نے بفحوائے آیت لیطعمون مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلایا ہے۔	۵	بود لیطعمونَ طعام تو شاہا بہ مسکین دیگر یتیمًا اسیرا
اولیا کے لئے حضرت علیؑ حجت ہیں اور انبیاء کے لئے ولی اور دستگیر ہیں۔	۶	علیؑ اولیا را دلیل حق آمد علیؑ انبیاء را ولیًا نصیرا
حضرت علی علیہ السلام حضرت رسول خداؐ کے چچازاد بھائی ہیں جس طرح ہارون	۷	علیؑ ابن عم محمدؐ رسولؐ است چون موسیٰؑ اخی گفت ہارونؑ وزیرا

متنِ فارسی | ترجمہ اردو

علیہ السّلام حضرت موسیٰؑ کے بھائی اور وزیر تھے۔

۸ چہ باک است مدّاح مولا علیؑ را
زیوماً عبوساً قمطریرا

قیامت کے روز مولا علیؑ کے مدّاح کو، گرمی اور تشنگی کا کیا خوف ہے۔

۹ کسے را کہ مہرِ علیؑ ہست در دل
شدہ ایمن از او شرٍ مستطیرا

جس شخص کے دل میں محبت علیؑ ہے وہ نفس کی شرارتوں سے مامون و مصئون ہے۔

۱۰ سقاہم شرابًا طہورا ز کوثر
نہ بیند ز شمسًا ولا زمہریرا

حوض کوثر سے اللہ تعالےٰ اس کو شراب طہور پلائے گا اور اس کو آفتاب محشر کی گرمی یا کرۂ زمہریر کی سردی نقصان نہیں پہونچا سکتی۔

۱۱ بہ بدخواہ اولادِ حیدرؑ خدا گفت
کہ یدعو صبورًا و یصلے سعیرا

اولادِ حیدرؑ کے بدخواہوں کے بارے میں اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے لئے سخت آزمائش ہے اور وہ دوزخ میں داخل ہوں گے۔

۱۲ ز تو نیست پوشیدہ احوالِ جامیؔ
کہ ہستی بہ معنے سمیعًا بصیرا

آپ سے جامیؔ کا حال پوشیدہ نہیں ہے، در حقیقت آپ سننے اور دیکھنے والے ہیں۔

متن فارسی

نہ ہرکس کہ گوئی ولائے تو باید
چہ حاجت زپرسشش زمنکر نکیرا

ترجمہ اردو

جس شخص کو آپ سے دلی عقیدت مندی ہے۔ اُسے پُرسشِ محشر اور منکر و نکیر سے کیا خوف ہے۔

(منقبت ۲)

متن فارسی

اے جنابت سجدہ گاہ عرش اعظم آمدہ
آستانت برتر از فیروزہ طارم آمدہ

تاکہ در باب تو نازل شد علیؑ بابھا
در گہت زاں باب دیں، باب معظم آمدہ

۳ درگہے عالیست گویا فتح باب کبریاست
کز شرف بالاتر از ایوان اعظم آمدہ

ترجمہ اردو

آپ کی بارگاہ عرش اعظم جیسی سجدہ گاہ ہے آپ کا آستانہ لاجوردی آسمان سے زیادہ رفیع الشان ہے۔ چوں کہ آپ کی شان میں علیؑ بابھا ارشادِ نبویؐ ہے اس لئے آپ کی بارگاہ امور دین کا باب معظم ہے۔

آپ کی درگاہ عالی تک رسائی گویا درِ کبریائی کی کشود ہے جس کی عظمت بڑے بڑے ایوان سے بالاتر ہے۔

حوالہ:۔ سالار جنگ میوزیم لائبریری حیدرآباد دکن، انتخاب کلام شعراء ادب نظم فارسی (قلمی ریکارڈ) نمبر کتاب ع ۷۶ صفحہ نمبر ۵

ترجمہ اُردو	متنِ فارسی
اس امید میں کہ آپ کے ایوان میں باریابی کا شرف حاصل ہو سکے۔ آسمان آپ کے دروازے پر سو طرف سے خم ہو کر حاضر ہوا ہے۔	۴ بر امید آں کہ یابد بار در ایوانِ تو چرخ صد رہ بر درت با قامتِ خم آمدہ
جو آپ کی محبت میں فنا ہو چکے ہیں، ان کے لئے آپ کے جانفزا انفاس ابن مریم کی عیسیٰ نفسی کی طرح روح پرور ہیں۔	۵ بہر احباب مماتِ، انفاس جاں افزائے تو روح پرور چوں دمِ عیسیٰؑ مریم آمدہ

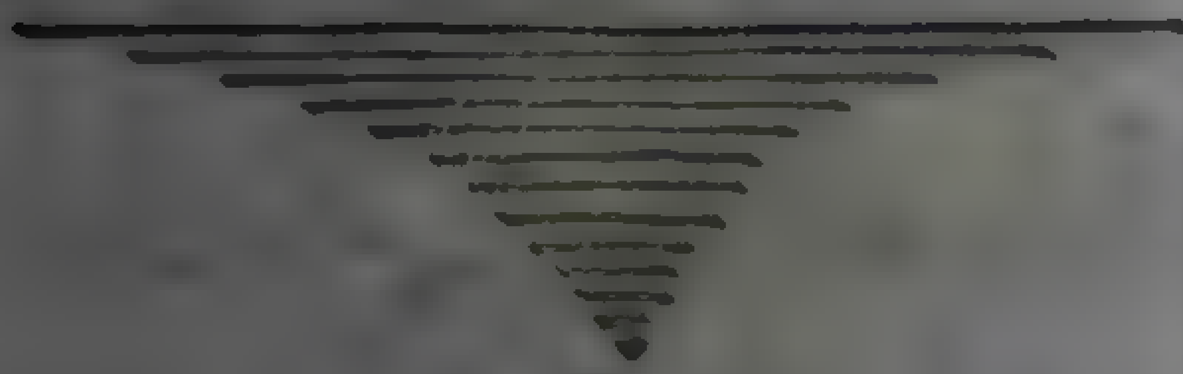
(منقبت ۳)

ترجمہ اُردو	متنِ فارسی
آلِ طٰہٰ و یٰسین پر سلام ہو اور آلِ خیر الانبیاء پر سلام ہو۔ سلام ہو اس پر جس کا روضۂ عظمت و جلالت کا مرکز ہے، وہ ایسا امام ہے	سلامٌ علیٰ آلِ طٰہٰ و یٰسین سلامٌ علیٰ آلِ خیر النبیین سلامٌ علیٰ روضۃٍ حلّ فیہا امامٌ یباہی بہ الملک و الدین

حوالہ: کتاب انتخاب کلام شعرائے نمبر ۶، صفحہ ۲۰، فن ادب نظم فارسی قلمی ریکارڈ لائبریری سالار جنگ میوزیم حیدرآباد دکن

ترجمہ اردو	متن فارسی
جس سے دین و دنیا کو سہارا ملا ہے۔	
حضرت علی موسیٰ رضاؑ وہ امام برحق اور شاہ ولایت مطلقہ ہیں کہ چوکھٹ دنیا کے بادشاہوں کی قبلہ گاہ ہے۔	۳ امامے بہ حق شاہ مطلق کہ آمد حریم درش قبلہ گاہِ سلاطیں
(حضرت علی موسیٰ رضا) ایوان معرفت الٰہی کے شہنشاہ اور شاخ احسان کے پھول ہیں آپ قلمدانِ ممکنات کے دُرِ شہوار اور برج عظمت کے چاند ہیں۔	۴ شہ کاخ عرفاں، گل شاخ احساں دُرِ درجِ امکاں، مہ برجِ تمکیں
حضرت علیؑ ابن موسیٰؑ کا لقب خداوند تعالیٰ نے "رضا" فرمایا ہے، کیوں کہ آپ نے رضائے الٰہی کو اپنا شعار بنالیا تھا۔	۵ علیؑ ابن موسیٰ رضاؑ کز خدایش رضا شد لقب چوں رضا بودش آئیں
اگر تیری آنکھ اندھی نہ ہوتی تو فضل و شرف میں آپ کا عالم دیکھنے کے لائق ہوتا۔	۶ ز فضل و شرف بینی او را جہانے نہ بودت اگر تیرہ چشمِ جہاں بیں
حورانِ جنّت، خوشبو کی طلب میں اپنے گیسوئے مشکیں سے آپ کے در کی جاروب کشی	۷ پئے عطر روبند حورانِ جنّت غبارِ درش زگیسوئے مشکیں

ترجمہ اردو	متن فارسی
کر رہی ہیں ۔	
جامی خود آپ کی تیغ محبت کا گھائل ہے اس کو دشمن کے کینہ پرور خنجر کا کیا خوف ہے۔	چو جامی چند لذت تیغ مہرش ۸ چہ غم گر مخالف کند خنجر کیں



احبّ علیًّا لا ابالی ان فشی
ذٰلک فضل اللہ یوتی من یشاء

ترجمہ :- میں علیؑ کو دوست رکھتا ہوں مجھ کو پرواہ نہیں کہ یہ راز فاش ہو جائے۔ یہ محبّت علیؑ تو فضل الٰہی ہے جس کو چاہے وہ عطا کر دے ۔

حوالہ :- سالار جنگ میوزیم لائبریری، ادب نظم فارسی قلمی ریکارڈ نمبر کتاب ۲۷۰ دیوان حضرت جامیؒ

حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

آستانہ مرتضےٰ پر

ولادت ماہ اکتوبر ۱۲۳۶ء   وفات (؟)

آپ کا لقب سلطان المشائخ ہے۔ آپ کے والد کا نام سید احمد صاحب تھا آپ بدایوں میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم و تربیت دہلی میں ہوئی، اور علوم باطنی حاصل کرنے کے لئے حضرت بابا گنج شکرؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ زمانے کے درویش کامل تھے حضرت امیر خسرو دہلوی آپ کے مرید تھے۔ آپ کا مزار دہلی میں ہے جو زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

---

(۱)

فارسی متن	اردو ترجمہ
امامت را کسے شاید کہ شاہ اولیا باشد بہ زہد و عصمت و دانش مثال انبیاء باشد	امامت کا سزاوار وہی ہو سکتا ہے جو شاہ اولیاءؑ ہو اور زہد و عصمت اور علم و دانش میں انبیاءؑ کی مثال ہو۔

حوالہ:- قاموس المشاہیر جلد ۲ صفحہ ۲۶۱ تذکرہ اردو اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد (اے۔پی) نمبر ۹۱۴۳ و ۹۲۸ ح۔۲۔ش۔۱۔ن مطبوعہ ۱۸۹۵ء لکھنؤ

	متن فارسی	اردو ترجمہ
۲	امام دیں کسے باشد کہ چوں تاج وکمر دانی بہ فرق از ہل اتیٰ تاج وکمر از انما باشد	دین کا امام وہی ہو سکتا ہے کہ جس کو تاج اور کمربند عطا کیا گیا ہو جس کے سر پر ہل اتیٰ کا تاج، اور کمر پر انما کا پٹکا ہو۔
۳	امام دیں کسے باشد کہ در وقت ولادت او بود در کعبہ و کعبہ ز کعبش پر صفا باشد	دین کا امام وہی ہو سکتا ہے کہ جس کی ولادت کعبہ میں ہو، اور کعبہ اس کے قدموں کی برکت سے پاکیزگی حاصل کرے۔
۴	امام حق کسے باشد کہ او در طینت آدمؑ پیمبرؐ را بہم بودہ ولایت را ولا باشد	امام حق وہی ہو سکتا ہے جو اس وقت بھی آنحضرتؐ کے ساتھ تھا جب کہ آدم آب و گل میں تھے اور خود ولایت جس کی آرزو کرے۔
۵	امام حق کسے باشد کہ روز غزوۃ الخندق بکشتن آں عمرو کافر را کہ تا دیں برملا باشد	امام حق وہی ہو سکتا ہے جو غزوہ خندق میں کافر پہلوان عمرو کو قتل کرے تاکہ دین حق عام ہو جائے۔
۶	امام حق کسے باشد کہ گر صف آید از عنتر نہ اندیشد سر موئے چو در عین غزا باشد	امام حق وہی ہو سکتا ہے کہ عنتر (جیسا پہلوان) بھی اگر مقابلہ پر آئے تو میدان جنگ میں اس کو بال برابر بھی خوف نہ ہو۔
۷	امام حق کسے باشد کہ بے امر خدا ہرگز نہ کردہ ہیچ کارے او کہ آں کارے خطا باشد	امام حق وہی ہو سکتا ہے جس نے احکام خداوندی کے خلاف کوئی کام نہ کیا ہو، اور کبھی کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جس کا شمار خطا میں ہو۔

متن فارسی

اردو ترجمہ

٨ امام حق کسے باشد کہ برکند او در خیبر
نبیؐ گفتش کہ یا حیدرؑ نگہبانت خدا باشد

امام حق وہی ہو سکتا ہے کہ جس نے در خیبر اکھاڑ دیا ہو اور جس کے لئے رسول خداؐ نے یہ ارشاد فرمایا ہو یا علیؑ تمہارا نگہبان خدا ہے۔

٩ امام حق کسے باشد کہ باشد ساقیٔ کوثر
ہموں آب بقا ہست و ہموں شاہ ولا باشد

امام حق وہی ہو سکتا ہے جو ساقی کوثر ہو جو خود آب بقا ہو اور شاہ ولایت بھی ہو۔

١٠ امام حق کسے باشد کہ اندر جملۂ قرآں
بہ ہر آیت کہ برخوانی دراں حمد و ثنا باشد

امام حق وہی ہو سکتا ہے کہ پورے قرآن میں سے جو آیت بھی پڑھی جائے اس میں اُس کی تعریف و توصیف ہو۔

١١ امام حق کسے باشد کہ اندر مصحف رویش
نوشتہ آیتِ رحمت چو خطِّ استوا باشد

امام حق وہی ہو سکتا ہے کہ جس کے مصحف رخ پر خط استوا کی طرح (روشن اور واضح) آیت رحمت لکھی ہوئی ہو۔

١٢ امام حق کسے باشد کہ وصف زلف و روئے اُو
بہ قرآں آیۂ واللیل و سورہ والضحیٰ باشد

امام حق وہی ہو سکتا ہے کہ جس کے زلف و رُخ کی توصیف میں سورہ واللیل و والضحیٰ نازل ہوئے ہوں۔

١٣ امام حق کسے باشد کہ یزداں بست عقد اُو
بود خیر النساؑ زوجہ و خسرش مصطفےٰ باشد

امام حق وہی ہو سکتا ہے جس کا عقد خود خداوند تبارک تعالےٰ نے باندھا ہو، جس کی زوجہ خیر النساؑ ہو اور جن کے خسر حضرت محمد مصطفےٰ صلعم ہوں۔

متن فارسی

امام حق کسے باشد کہ در شرع نبیؐ یکسر
١٤ بہ ہر مشکل کہ درمانی ترا مشکل کشا باشد

امام حق کسے باشد کہ با بنت پیمبر زہراؑ
١٥ چناں رفعت کہ می یابی بجز حیدر کرارؑ باشد

امام حق کسے باشد کہ با ابناءؑ و با زہراؑ
١٦ نبیؐ را انفسک نفسی بہ زہراؑ ایک ردا باشد

امام حق کسے باشد کہ باشد جامع قرآں
١٧ نبیؐ را حجت و برہان ہنگام وغا باشد

امام حق کسے باشد کہ از رائے منیر او
١٨ ز مغرب شمس برگردد کہ تا فرضش ادا باشد

اردو ترجمہ

امام حق وہی ہو سکتا ہے کہ حضرت نبی صلعم کی شریعت میں تجھے جو کوئی مشکل پیش آئے تو وہ تیرا مشکل کشا ہو۔

امام حق وہی ہو سکتا ہے جو جناب حضرت فاطمۂ زہراؑ کا کفو ہو، ایسی بلند مرتبت شخصیت سوائے حیدر کرارؑ کے کس کی ہوتی ہے۔

امام حق وہی ہو سکتا ہے جو (میدان مباہلہ میں) اپنے بیٹوں اور اپنی بی بی فاطمہ زہراؑ کے ساتھ ہو جو نفس نبیؐ ہو۔ اور حضرت رسول خدا صلعم کے ساتھ چادر (تطہیر) میں ہو۔

امام حق وہی ہو سکتا ہے جو قرآن کا جمع کرنے والا ہو، میدان جنگ میں حضرت رسولؐ خدا کی حجت اور دلیل ہو۔

امام حق وہی ہو سکتا ہے کہ جس کی رائے منیر (حکم) سے آفتاب مغرب سے پلٹ آئے تاکہ اس کی فرض نماز ادا ہو۔

متن فارسی

امام حق کسے باشد کہ داماد رانبیؐ دختر
خدا ہم دلدل و خنجر کہ تا خیبر کشا باشد ۱۹

اُردو ترجمہ

امام حق وہی ہو سکتا ہے جس کو حضرت رسولؐ خدا نے اپنی بیٹی بیاہ دی ہو۔ اور خدا نے اس کو دلدل (گھوڑا) اور ذوالفقار عطا فرمائی ہو کہ خیبر فتح کر سکے۔

امام حق کسے باشد کہ باشد بت شکن در دین
نہ ہم چوں ناصبی بے دین کہ معبودش ریا باشد ۲۰

امام حق وہی ہو سکتا ہے جو دین کی اشاعت کے لئے بتوں کو توڑ دے، نہ اس بے دین ناصبی کی طرح جس کا معبود ریا ہو۔

حوالہ: نقل از اخبار شیراز سال نہم شمارہ ۲۲ مورخہ ۸ صفر ۱۳۷۴ھ
آصفیہ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد دکن

حضرت شاہ نیاز احمد صاحب چشتی قادری بریلی المتخلص بہ نیاز رحمۃ اللہ علیہ در علیؑ پر

ولادت ۱۱۷۳ھ   وفات ۱۸۳۴ء

آپ ہندوستان میں پیدا ہوئے، بچپن ہی میں شفقت پدری سے محروم ہو گئے والدہ نے پرورش کیا اور تعلیم و تربیت کا عمدہ انتظام کیا، تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد علوم ظاہری کی تکمیل کے لئے دہلی میں حضرت شاہ فخرالدین کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سترہ سال کی عمر میں معقول و منقول و اصول و حدیث و تفسیر میں کمال حاصل کر لیا۔ اور حضرت شاہ فخرالدین دہلی کے ہاتھ پر بیعت کی اور علوم باطنی کی طرف متوجہ ہوئے۔

(منقبت ع۱)

متن فارسی	ترجمہ اردو
نہے عز و جلال بوترابے فخر انسانے علی مرتضیٰ مشکل کشائے شیر یزدانے	سبحان اللہ! ابو ترابؑ کی عزت و جلال کا کیا کہنا، آپ فخر انسانیت ہیں، آپ

حوالہ:- قاموس المشاہیر صفحہ ۲۴۹ مولفہ نظامی بدایونی ارسٹیٹ لائبریری نمبر کتاب ۹۱۴۳ د ۹۲۸ ج-۱-ن ظا-ق مطبوعہ نظامی پریس بدایوں

متن فارسی | ترجمہ اردو

مشکل کشا اور شیر خدا ہیں

۲ ولیِ حق وصیِ مصطفیٰ دریائے فیضانے
امامِ دو جہانے، قبلۂ دینے و ایمانے

آپ اللہ کے ولی، مصطفیٰ کے وصی اور فیض کے دریا ہیں، آپ دونوں جہان کے امام اور دین و ایمان کا قبلہ ہیں۔

۳ امیرِ کشورِ فقرے، شہ اقلیمِ عرفانے
خدا گوئے خدا بینے خدا دانے خدا شانے

حضرت علیؑ ملک فقر کے امیر اور اقلیم معرفت کے بادشاہ ہیں، ذاکر حق، خدا بیں، خدا شناس اور مظہر شان خدا ہیں۔

۴ انیسِ محفلِ انسے، جلیسِ مجلسِ قدسے
سرورِ جانِ خاصانے، نشاطِ روحِ پاکانے

آپ محفل انسان کے انیس، بزم قدس کے جلیس ہیں، خاصان خدا کے سرور جاں اور برگزیدہ ہستیوں کے نشاط روح ہیں۔

۵ مہِ ظلمت کشائے، مشعلِ تاریکیٔ عالم
سراپا جلوۂ نورے تمامی مہرِ تابانے

آپ ظلمت کے مٹانے والے مہر درخشاں ہیں، دنیا کی تاریکی کو دور کرنے والی مشعل ہیں۔

۶ براہِ حق نمائی ناقہ ہائے کاروانش را
نباشد جز ہلائے او کسے دیگر حدی خوانے

کاروانش کے کاروان کے لئے خدا نمائی کے راستہ میں، آپکی ہدایت کے بعد کسی حدی خوان کی ضرورت نہیں رہتی۔

ترجمہ اردو		متن فارسی
پیغمبرؐ خدا نے منبر پر تشریف لا کر آپ کی مولائیت کا اعلان فرمایا، تاکہ آپ کے مولا ہونے کی دنیا میں دلیل اور سند قائم رہے۔	۷	پیمبرؐ بر سر منبر نشست خواند مولایش کہ تا مولائیتش را باشد اندر خلق برہانے
آپ کے دوستوں کے لیے باغ بہار بے خزاں ہے اگر کوئی تعجب کی بات نہیں، کیوں کہ ہر دم ابر اللہ کے فیض و احسان کی بارش ہوتی رہتی ہے۔	۸	عجب نہ بود بہار بے خزاں باغ محباں را کہ می بارد برا دہر لحظہ ابر فیض و احسانے
نیازؔ تو قیامت کے دن بے سر و ساماں نہ رہے گا علیؑ کی محبت اور ان سے تولا تیرا توشۂ آخرت ہے	۹	نیازؔ اندر قیامت بے سر و ساماں نخواہی شد کہ از حب و تولائے علیؑ داری تو سامانے

(منقبت ۲)

ترجمہ اردو		متن فارسی
اے دلِ تو سلطان اولیا کا دامن تھام لے یعنی وہ حسینؑ ابن علیؑ جو	۱	اے دل بگیر دامنِ سلطان اولیا یعنی حسینؑ ابن علیؑ جانِ اولیا

حوالہ:- دیوان نیازؔ، نمبر کتاب ۲۴۷، صفحہ ۵۵ در فن ادب نظم۔ فارسی لائبریری سالار جنگ میوزیم حیدرآباد۔ مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ء

ترجمہ اُردو	متن فارسی

اولیا کی جان ہیں۔

۲ ذوقِ دگر بجامِ شہادت از و رسید
شوقِ دگر بہ مستیٔ عرفانِ اولیا

آپ ہی کے طفیل میں جامِ شہادت کا کچھ اور ہی مزہ ملا اور اولیاء کو معرفت کی مستی میں کچھ اور ہی شوق نصیب ہوا۔

۳ چوں حسنا مقامِ نبیؐ و علیست اُو
ہم فخرِ انبیاست وہم شانِ اولیا

چونکہ آپ مقامِ رسالت و ولایت کے وارث ہیں، اس لئے انبیاءؑ کے لئے بھی باعثِ فخر ہیں اور اولیاء کے لئے بھی باعثِ عظمت ہیں۔

۴ آئینۂ جمالِ الٰہی ست صورتش
زاں رو شدست قبلۂ ایمانِ اولیا

آپ کی صورت جمالِ الٰہی کا آئینہ ہے اسی لئے آپ اولیا کے قبلۂ ایمان بن گئے ہیں۔

۵ روئے نکوش مطلعِ صبحِ سعادت ست
سیمائے اوست شمعِ شبستانِ اولیا

آپ کا چہرۂ زیبا صبحِ سعادت کے طلوع ہونے کی جگہ ہے۔ آپ کی جبینِ مبارک اولیا کے شبستان کی شمع ہیں۔

۶ دارد نیاز حشر خود امید با حسینؑ
با اولیاست حشرِ محبانِ اولیا

نیاز حشر کے روز حسینؑ سے امید شفاعت رکھتا ہے کیونکہ اولیا کے چاہنے والوں کا حشر اولیا کے ساتھ ہوگا۔

حوالہ:۔ دیوانِ نیاز نمبر کتاب ۱۲۸ در فن ادب نظم فارسی لائبریری سالار جنگ میوزیم حیدرآباد طباعت دیوان سنہ ۱۸۹۹ء

حضرت شمس الدین تبریزی قدس سرہٗ بارگاہِ مرتضیٰ میں

ولادت (؟) وفات ۶۴۲ھ

آپ کا نام محمد بن ملک ہے شیخ سلہ باف سے آپ کو بیعت حاصل تھی، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ باباکمال خجندی یا رکن الدین سنجلے سے بیعت ہوئی تھی حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کو حضرت شمس الدین تبریزیؒ سے بہت عقیدت مندی تھی، اور زیادہ حضرت شمس تبریزی کے ساتھ رہتے اور مولانا روم کو درس دیتے تھے۔ ایک مرتبہ مولانا روم اپنی درسی کتب لئے ہوئے اپنے اُستاد کے پاس تشریف لائے اور حوض پر بیٹھے ہوئے تھے، حضرت شمس تبریز تشریف لائے اور مولانا سے پوچھا کہ یہ کیا کتابیں ہیں، مولانا نے کہا کہ یہ قیل و قال ہیں، حضرت شمس تبریز نے ان تمام کتب کو حوض میں ڈال دیا۔ اور مولانا کو بہت افسوس ہوا، اور کہا کہ اے درویش تو نے یہ کیا کیا۔ ان کتب میں میرے والد بزرگوار کے اقوال لوٹ تھے۔ اب مجھ کو ایسی کتابیں ملنا مشکل ہے۔ حضرت شمس تبریز نے حوض سے ایک ایک کتاب نکال کر مولانا روم کو واپس کر دی اور کتابیں پانی سے متاثر نہ ہوئیں۔

"مولانا نے عرض کیا کہ یہ کیا راز ہے؟"

شمس تبریزؒ نے فرمایا "کہ اس سے تم بے خبر ہو مولانا رومؒ یہ کشف و کرامات کو دیکھ کر حضرت شمس تبریزؒ کے مُرید ہو گئے چند سال کے بعد لوگوں نے مل کر شمس تبریز کو ۶۴۵ھ میں قتل کر ڈالا۔

حوالہ:- خزینۃ الاصفیاء مولفہ غلام سرور جلد دوم صفحہ ۲۶۸ نمبر کتاب ۱۱ تذکرہ صوفیاء فارسی سالار جنگ میوزیم مطبوعہ ۱۸۹۵ء

متن فارسی		اردو ترجمہ
ساقی بادہ فاستم، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ صوفیٔ باصفاستم، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ	۱	میں ساقی بادہ فا ہوں، میری ہر سانس ہر وقت علیؑ علیؑ کا نعرہ لگاتی ہے، میں وہ صاف دل صوفی ہوں جس کی ہر سانس میں علیؑ علیؑ کا ذکر ہے۔
عاشق مرتضےٰ استم، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ مطرب خوشنوا استم، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ	۲	میں عاشق علی مرتضیٰؑ ہوں، میں ہر سانس میں علیؑ کو یاد کرتا ہوں، میں خوش الحان مغنّی ہوں جس کی ہر سانس میں علی علیؑ کا نغمہ ہے۔
آدم باصفا توئی، یوسفؑ بہ لقا توئی خضر رہ خدا توئی، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ	۳	آدم صفی اللہ آپ ہی ہیں، حسن یوسفؑ آپ ہی کا پر تو ہے، جادۂ حق کے خضر رہنما آپ ہی ہیں کہ میری ہر سانس میں علیؑ علیؑ کی صدا ہے۔
عیسیٔ مریمی توئی، احمدؐ ہاشمی توئی شیر خدا توئی، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ	۴	عیسٰی بن مریم آپ ہی ہیں، احمد ہاشمی آپ ہی ہیں، اسد اللہ غالب آپ ہی ہیں کہ میری ہر سانس میں علیؑ علیؑ کی صدا ہے۔
شاہ شریعتم توئی، پیر طریقتم توئی حق بہ حقیقتم توئی، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ	۵	میرے شاہ شریعت و پیر طریقت آپ ہی ہیں حق تو یہ ہے کہ میری حقیقت آپ ہی ہیں۔ میری ہر سانس میں علیؑ علیؑ کی صدا ہے۔

متن فارسی		اردو ترجمہ
شمس توئی قمر توئی بحر توئی و بر توئی مالکِ خشک و تر توئی، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ	۶	سورج آپ ہی ہیں، چاند آپ ہی ہیں، بحر و بر آپ ہی ہیں، خشک و تر کے مالک آپ ہی ہیں میری ہر سانس میں علیؑ علیؑ کی صدا ہے۔
ہمدمِ سیدالبشرؐ، راجع شمس و القمر بابِ شبیرؑ و ہم شبرؑ، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ	۷	حضرت رسولِؐ خدا صلعم کے ہم نفس سورج اور چاند کو لوٹانے والے حضرت حسنینؑ کے پدر بزرگوار آپ ہی ہیں، میری ہر سانس میں علیؑ علیؑ کی صدا ہے۔
سیدِ سرورِؐ کرم، گفتہ بہ تو اے ابنِ عم لحمک لحمی، دمک دمی، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ	۸	حضرت نبیؐ کریم نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے ابنِ عم تمہارا گوشت میرا گوشت ہے، تمہارا خون میرا خون ہے میری ہر سانس میں علیؑ علیؑ کی صدا ہے۔
آیہ انما برت، تاج زلافتی سرت شمس غلام قنبرت، دم ہمہ دم علیؑ علیؑ	۹	آیت انما کا خرقہ آپ کے زیب تن ہے لافتی کا تاج آپ کے سر مبارک پر ہے، اور شمس آپ کے قنبر کا غلام ہے میری ہر سانس میں علیؑ علیؑ کی صدا ہے۔

حوالہ: نقل از مجموعۂ کلام شعرائے کرام در شانِ اہل بیت علیہم السلام نمبر کتاب ۲۷ صفحہ ۵۳ فن مجموعۂ کلام اردو سالار جنگ میوزیم حیدرآباد مطبوعہ بہ سال ۱۹۳۵ء بہ مطبع فیض باغ لاہور۔

(۲)

متن فارسی — اردو ترجمہ

اے سرورِ میداں علیؑ، مرداں مست سلامی کنند
اے صفدرِ میداں علیؑ، مرداں مست سلامی کنند ۱

اے میدانِ شجاعت کے سردار علیؑ تمام بہادر آپ کو سلام عرض کرتے ہیں، اے میدانِ جنگ میں صفوں کو درہم و برہم کرنے والے علیؑ تمام بہادر آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

اے شحنۂ دشتِ نجف از تو نجف دیدہ شرف
یاقوت و مرجان و صدف، مرداں مست سلامی کنند ۲

اے شاہِ نجف آپ کے قدموں سے نجف کو شرف ملا، یاقوت مرجان اور صدف آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں۔

اے طالب و مطلوبِ ما، اے مقصد و مقصودِ ما
اے عابدِ معبودِ ما، مرداں مست سلامی کنند ۳

اے ہمارے طالب و مطلوب اے ہمارے مقصد و مقصود، آپ ہمارے معبود کے عبادت گزار ہیں تمام طالبانِ خدا آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

اے قُل تعالوا تاجِ تو، کتفِ نبیؐ معراجِ تو
تاجِ شہاں تاراجِ تو، مرداں مست سلامی کنند ۴

آیۂ قُل تعالوا آپ کا تاج ہے دوشِ نبیؐ آپ کی معراج ہے۔ بادشاہوں کے تاج آپ کے قدموں میں ہیں تمام بہادر آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

متن فارسی

اے مطلع پرکار ما، وے واقف اسرار ما
کرّار بے فرّار ما، مرداں سلامی کنند ۵

اے نور پاک مصطفےٰ، با مصطفےٰ در یک عبا
اے مجتبیٰ، اے مرتضیٰ، مرداں سلامی کنند ۶

اے باد صبح مشک بو، سوئے نجف آور تو رو
با آں امام دیں بگو، مرداں سلامی کنند ۷

آں شیر یزداں را بگو، آں میر میداں را بگو
آں شاہ مرداں را بگو، مرداں سلامی کنند ۸

آں شمع ایماں را بگو، آں بحر عمّاں را بگو
واں جامع قرآں را بگو، مرداں سلامی کنند ۹

اُردو ترجمہ

آپ پرکار تخلیق کا نقطۂ اوّل ہیں، ہمارے جملہ رازہائے سربستہ کو آپ ہی جانتے ہیں، آپ اشجع الناس ہیں کبھی میدان جنگ سے منہ نہیں موڑا، اس لئے تمام بہادر آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں

اے مصطفےٰ کے پاک نور اور آنحضرت کے ساتھ چادر تطہیر کے اوڑھنے والے ہمارے مجتبیٰ، اے مرتضیٰ تمام مردان خدا، آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

اے معطر صبا تو نجف کا رُخ کر اور اس امام دین سے عرض کر کہ مردان خدا آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

اُس شیر خدا سے کہہ اس میدان رزم کے سردار سے کہہ کہ مردان خدا آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

اس ایمان کی شمع سے کہہ، اس علم کے بیکراں سمندر سے کہہ، اس جامع قرآن سے کہہ کہ مردان خدا آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

متنِ فارسی

اُردو ترجمہ

۱۰ آں آیتِ اللہ را بگو، واں قدرتِ اللہ را بگو
واں حجتِ اللہ را بگو، مرداں سلامت می کنند

اُس اللہ کی نشانی سے کہہ کہ اس خدا کے مظہر سے کہہ اور اس اللہ کی حجتؑ سے کہہ کہ مردانِ خدا آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

۱۱ معشوق و عاشق را بگو، آں شاہ صادق را بگو
قرآنِ ناطق را بگو، مرداں سلامت می کنند

اللہ کے عاشق اور محبوب شاہ صادق اور قرآنِ ناطق سے کہہ کہ مردانِ خدا آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

۱۲ با خواجۂ قنبرؑ بگو، با صاحبِ منبر بگو
با ساقیٔ کوثرؑ بگو، مرداں سلامت می کنند

قنبر کے آقا سے کہہ اور صاحبِ منبر سے کہہ، اور ساقیٔ کوثر سے کہہ کہ مردانِ خدا آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

۱۳ با قاتلِ کفّار گو، با آں دلِ دلدار گو
با حیدرِ کرّار گو، مرداں سلامت می کنند

قاتلِ کفّار سے کہہ، اس دلدار کے دل سے کہہ، حیدرِ کرار سے کہہ کہ مردانِ خدا آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

۱۴ با زینِ دیں عابدؑ بگو، با نورِ دیں باقرؑ بگو
با جعفرِ صادقؑ بگو، مرداں سلامت می کنند

دین کی زینت امام زین العابدینؑ سے کہہ اور دین کے نور حضرت امام باقرؑ سے کہہ، اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے کہہ کہ آپ سب کو مردانِ خدا سلام عرض کرتے ہیں۔

متنِ فارسی

با موسیٰ کاظمؑ بگو، با طوسیؑ عالم بگو
با مہا ہم دائم بگو، مرداں مستِ سلامی کنند ۱۵

ہم با تقیؑ گو و نقیؑ با سیّدانِ متقی
کلّئے شاہِ تو نورِ حقی، مرداں مستِ سلامی کنند ۱۶

با میرِ دیں ہادی بگو، با عسکرؑ و مہدیؑ بگو
با والیٔ عہد یں بگو، مرداں مستِ سلامی کنند ۱۷

با شاہِ شمس الدین بگو، با عاقلِ رہ بیں بگو
کائے با تو ہر تمکیں بگو، مرداں مستِ سلامی کنند ۱۸

ترجمہ اردو

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے کہہ اور دائم النعیم طوس کے عالم امام علیؑ رضا سے کہہ کہ مردانِ خدا سلام عرض کرتے ہیں۔

سادات متقی یعنی امام محمد تقیؑ و علی نقیؑ سے جو سراسر انوارِ خدا ہیں کہہ کہ مردانِ خدا آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

دین کے سردار اور ہادی امام حسن عسکریؑ اور دونوں جہان کے آقا امام محمد مہدیؑ سے کہہ کہ مردانِ خدا آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

شمس الدین کے بادشاہ سے کہہ اور واقفِ راہِ خدا سے کہہ تمام عظمتیں آپ ہی کے لئے ہیں، تمام مردانِ خدا آپ کو سلام عرض کرتے ہیں۔

حوالہ:- کلیاتِ حضرت شمس تبریزؒ نمبر کتاب ۱۳۲ صفحہ ۲۵۵ فن ادب، نظم فارسی سالار جنگ میوزیم لائبریری دیوان مطبوعہ بسال ۱۸۸۵ء نولکشور لکھنؤ۔

(۳)

اے رہنمائے مومناں، اللہ مولانا علیؑ
اے سرپوشِ غیب داں، اللہ مولانا علیؑ

۱ سبحان اللہ اے مومنین کے رہنما اے ہمارے مولا علیؑ، آپ عالم الغیب کا پردہ ہیں، اے ہمارے مولا علیؑ آپ کی خدمت جامع جمیع صفات خداوندی ہے۔

ہم حی ہم باقی توئی، ہم کوثر و ساقی توئی
قسّام در رزاقم توئی، اللہ مولانا علیؑ

۲ آپ صاحب حیات اور صاحب بقا ہیں آپ ہی کوثر ہیں اور ساقی کوثر بھی ہیں، (بحکم خدا) میرے رزق کے تقسیم کرنے والے آپ ہی ہیں سبحان اللہ اے ہمارے مولا علیؑ آپ کی ذات جامع جمیع صفات خداوندی ہے۔

رزاقِ رزق بندگاں، مطلوب جملہ طالباں
مامورِ امر کن فکاں، اللہ مولانا علیؑ

۳ بندوں کو رزق دینے والے، ہر طالب کے مطلوب، آپ ہی ہیں، امر کن فکاں پر آپ مامور فرمائے گئے ہیں سبحان اللہ اے ہمارے مولا علیؑ آپ کی ذات جامع صفات خداوندی ہے۔

سلطانِ بے مثل و نظیر، پروردگار بے نظیر
دارندۂ برنا و پیر اللہ مولانا علیؑ

۴ پروردگار یکتا نے آپ کو اپنی مخلوق میں سلطانِ بے نظیر کا مرتبۂ جلیل عطا فرمایا ہے، ہر بوڑھے اور جوان کے آپ ہی نگہبان ہیں، سبحان اللہ ہمارے مولا علیؑ آپ کی ذات جامع

متن فارسی	اردو ترجمہ
	جمیع الصفات خداوندی ہے ۔
۵ دارندهٔ لوح و قلم، پیداکن خلق از عدم میر عرب فخر عجم، اللہ مولانا علیؑ	آپ صاحب لوح و قلم ہیں اور حکم خداوندی مخلوق کو وجود میں لانے والے آپ ہی ہیں، آپ عرب کے امیر ہیں اور عجم آپ کی ذات پر فخر کرتا ہے۔ سبحان اللہ ہمارے مولا علیؑ آپ کی ذات جامع جمیع صفات خداوندی ہے۔
۶ سر دفتر ہر انجمن، علامۂ مصر و یمن آن بر دل دشمن فگن، اللہ مولانا علیؑ	آپ ہر بزم اولیا کی شمع فروزاں ہیں، آپ مصر و یمن کے سب سے بڑے عالم ہیں، دل کے دشمن پر ضرب لگانے والے ہیں، اے ہمارے مولا علیؑ آپ کی ذات جمیع صفات خداوندی ہے۔
۷ مجموع قرآن مدحتش، حمد و ثنا و عزتش نام بزرگی خدمتش، اللہ مولانا علیؑ	جملہ قرآن آپ کی مدح میں ہے اور آپ کی تعریف و توصیف سے بھرا ہوا ہے، بزرگی آپ کے ہی شایان شان ہے، اے ہمارے مولا علیؑ آپ کی ذات جامع جمیع صفات خداوندی ہے۔
۸ ہم مومناں و مومنات، وحش و طیور ہم نباتات مقصود کل کائنات، اللہ مولانا علیؑ	مومنین اور مومنات، چرند و پرند اور نباتات بلکہ کل کائنات کا

متن فارسی | اُردو ترجمہ

مقصود آپ ہی ہیں، سبحان اللہ اے ہمارے مولا علیؑ آپ کی ذات جامع جمیع صفات خداوندی ہے۔

9 اے بندۂ شیریں زباں از دل اگر خواہی اماں
ہر دم بہ آور تو زجاں، اللہ مولانا علیؑ

اے خوش گفتار بندہ، اگر تو شیطان سے پناہ چاہتا ہے تو ہر وقت تو اپنے دل کی زبان سے کہا کر۔ سبحان اللہ اے ہمارے مولا علیؑ آپ کی ذات جامع جمیع صفاتِ خداوندی ہے۔

اے شمس دیں جانباز جاں دُرّ معانی بر فشاں
10 تا آیدت در گوش جاں، اللہ مولانا علیؑ

اے شمس دین، جان کے نثار کرنے والے، معانی کے موتی بکھیر تاکہ تیرے گوش دل میں بھی یہی صدا آئے، سبحان اللہ ہمارے مولا علیؑ آپ کی ذات جامع جمیع صفاتِ خداوندی ہے۔



حوالہ:- کلیات حضرت شمس تبریز کتاب نمبر ۱۳۲ صفحہ نمبر ۸۷۱ فن ادب نظم فارسی سالار جنگ میوزیم لائبریری دیوان مطبوعہ بہ سال ۱۸۸۵ء بہ مطبع نولکشور

(۴)

متنِ فارسی

شیر و ولی خدا، شاہ سلامٌ علیک
معدنِ جود و سخا، شاہ سلامٌ علیک ۱

ہمدمِ خیرُالبشر، بابِ شبیرؑ و شبرؑ
راجعِ شمس و قمر، شاہ سلامٌ علیک ۲

خیبر و لشکر شکن، بابِ حسینؑ و حسنؑ
لوا خدا، بوالحسنؑ، شاہ سلامٌ علیک ۳

بودی، و عالم نبود، بودی و آدمؑ نبود
ماہ و فلک ہم نبود، شاہ سلامٌ علیک ۴

نامِ تو بر آسماں، زمزمۂ قدسیاں
راحتِ انسانیاں، شاہ سلامٌ علیک ۵

کعبۂ ما کوئے تو، قبلۂ ما روئے تو
ما ہمہ ہندوئے تو، شاہ سلامٌ علیک ۶

اردو ترجمہ

۱ شیرِ خدا اور ولی (برحق) اے شہ (ولایت) آپ پر سلام۔ جود و سخا کے معدن! آپ پر سلام

۲ خیر البشر (محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے ہمدم شبیرؑ و شبرؑ کے پدر بزرگوار چاند اور سورج کے لوٹانے والے آپ پر سلام

۳ (دشمنوں کے) لشکر کو پسپا کر دینے والے سپہ سالار حسنینؑ کے والد محترم، خدا کے لوا ابوالحسنؑ آپ پر سلام۔

۴ (یا علیؑ) آپ اس وقت بھی موجود تھے جب عالم اور آدمؑ کی تخلیق نہیں ہوئی تھی آسمان اور چاند کا وجود نہ تھا، اے شاہ آپ پر سلام۔

۵ (یا علیؑ) آپ کا نام آسمان پر قدسیوں کا ترانہ ہے، اے عالمِ انسانیت کی راحت آپ پر سلام۔

۶ آپ کا کوچہ ہمارا کعبہ ہے، آپ کا رخ ہمارا قبلہ ہے، ہم سب آپ کے پرستار ہیں، اے شاہ (ولایت) آپ پر سلام۔

	متن فارسی	اردو ترجمہ
۷	خلعت تو کردگار، داد ترا ذوالفقار حیدر تو شد ذوالخمار، شاہ سلام علیک	خداوند تعالیٰ نے آپ کو خلعت اور ذوالفقار عطا کی، آپ نے ذوالخمار کا شکار کیا، اے شاہ آپ پر سلام۔
۸	از رہ دور آمدیم، دیدۂ دل اشکبار پیشِ تو اے شہسوار، شاہ سلام علیک	اے شہسوار عرصۂ وحدت ہم دل کی آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے بڑی دور سے آپ کی خدمت میں آئے ہیں۔ آپ پر سلام۔
۹	اوّل و آخر توئی، ظاہر و باطن توئی مفخرِ عالم توئی، شاہ سلام علیک	اول و آخر آپ ہیں، ظاہر و باطن آپ ہیں، باعثِ افتخار عالم آپ ہیں، اے شاہ آپ پر سلام۔
۱۰	شاہِ شریعت توئی، پیرِ طریقت توئی حق بہ حقیقت توئی، شاہ سلام علیک	شاہ شریعت آپ ہیں، پیر طریقت آپ ہیں، در حقیقت حق آپ ہی کے ساتھ ہے۔ اے شاہ آپ پر سلام۔
۱۱	حُبّ تو ایماں بود، خلعت مرداں بود پیر مریداں بود، شاہ سلام علیک	آپ سے محبت ایمان ہے، مردانِ خدا کا خلعت ہے آپ صاحبان ارادت کے پیشوا ہیں، اے شاہ آپ پر سلام۔
۱۲	عالمِ پاکیزہ رائے، واقفِ سِرّ خدائے حیدرِ خیبر کشائے، شاہ سلام علیک	آپ پاکیزہ رائے عالم ہیں، واقف اسرارِ خداوندی ہیں، آپ فاتح خیبر ہیں، اے شاہ آپ پر سلام!

متن فارسی	اردو ترجمہ

بحرِ کرم را صدف، تیرِ بلا را ہدف
شحنۂ دشتِ نجف، شاہ سلامٌ علیک ۱۳

دریائے کرم کے صدف، تیرِ ابتلاء (امتحان) کے ہدف، شاہ نجف پر سلام۔

دینِ رسولؐ کبار، تیغِ تو کرد آشکار
نوبتِ این پنج بار، شاہ سلامٌ علیک ۱۴

آپ کی تلوار سے رسولؐ اکرم کے دین کو قوت پہنچی اور پنج وقتہ اذان و نماز قائم ہوئی۔ اے شاہ آپ پر سلام۔

مادحِ تو جبرئیل، بودہ زِ ربِّ جلیل
مدحِ تو گفتہ خلیل، شاہ سلامٌ علیک ۱۵

اللہ کے حکم سے جبرئیل نے آپ کی مدح کی، خود حق تعالیٰ نے آپ کو اپنا دوست کہا۔ اے شاہ آپ پر سلام

سالکِ غمخوار توئی، عارفِ رہبر توئی
صادقِ اکبر توئی، شاہ سلامٌ علیک ۱۶

آپ غمخوار سالک ہیں، عارف رہبر ہیں۔ اور صادق اکبر ہیں۔ اے شاہ آپ پر سلام۔

گفتہ رسولِ امین، مدحِ تو بے مہر و کین
از دمِ جاں بشنو این، شاہ سلامٌ علیک ۱۷

رسولؐ امین نے آپ کی بے لاگ مدح فرمائی جو دل و جاں سے سننے کے قابل ہے، اے شاہ آپ پر سلام۔

نورِ تو از نورِ من، ناظر و منظورِ من
ناصر و منصورِ من، شاہ سلامٌ علیک ق ۱۸

رسولؐ اکرم نے ارشاد فرمایا "تم (حضرت علیؑ) میرے نور سے ہو، میرے چاہنے والے ہو۔ اور میرے چہیتے ہو میری نصرت کرنے والے ہو اور مجھ سے نصرت پانے والے ہو" اے شاہ آپ پر سلام۔

اردو ترجمہ		متن فارسی
آپ ساقیٔ کوثر ہیں، آپ شافع محشر ہیں، آپ حیدرِ صفدر ہیں اے شاہ آپ پر سلام۔	۱۹	ساقیٔ کوثر توئی، شافع محشر توئی حیدر صفدر توئی، شاہ سلامٌ علیک،
سب سے پہلے ایمان لانے والے آپ ہیں، اسلام کی دلیل اور خدا کی حجت ہیں، اے شاہ آپ پر سلام	۲۰	سابق الایماں توئی، حجت و برہاں توئی حجت یزداں توئی، شاہ سلامٌ علیک
آپ سے بغض کھلی گمراہی ہے شیطان کی پیروی ہے، اس پر خدا کی لعنت ہے، اے شہ (نجف) آپ پر سلام۔	۲۱	بغض تو طغیاں بود، پیرو شیطاں بود لعنتِ یزداں بود، شاہ سلامٌ علیک،
تنگ و تاریک کنویں میں جب یوسفؑ مصری کی جان پر بن گئی تو آپ کا نام ان کی پشت پناہ تھا، اے شاہ آپ پر سلام	۲۲	یوسفؑ مصری بجاں دیدہ در آں تیرہ چاہ نام تو بودش پناہ، شاہ سلامٌ علیک،
سید المرسلینؐ نے (آپ کی شان میں) ارشاد فرمایا کہ "اے میرے ابن عم! تیرا گوشت میرا گوشت ہے تیرا خون میرا خون ہے" اے شاہ آپ پر سلام۔	۲۳	سید سرور بہ کرم گفت آیا پور عم لحمک لحمی دمک، شاہ سلامٌ علیک
اے دستگیر بے نظیر! آپ کے سوا کوئی میرا ہاتھ تھامنے والا نہیں میری منت اور میرا عذر قبول فرمائیے اے شاہ آپ پر سلام۔	۲۴	نیست کسے دستگیر، جز تو مرا بے نظیر عذر مرا در پذیر، شاہ سلامٌ علیک

متن فارسی

جمیع معظم توئی، مقصد عالم توئی
رہبر آدم توئی، شاہ سلامٌ علیک

شافع محشر توئی، صاحب منبر توئی
ہادی و رہبر توئی شاہ سلامٌ علیک

صفدر روز غزا، صاحب حوض ولوا
والئی امر خدا، شاہ سلامٌ علیک

فضل تو جز کردگار، کس نتواند شمار
یک صفت از صد ہزار، شاہ سلامٌ علیک

حیدر الاتبار، قاضئی روز شمار
قاسم جنّات و نار، شاہ سلامٌ علیک

گفتہ بعمرانؑ آل، وصف ترا قل تعال
مادح تو ذوالجلال شاہ سلامٌ علیک

اردو ترجمہ

۲۵ آپ جمیع معظم ہیں، مقصد عالم ہیں، رہبر آدم ہیں۔ اے شاہ آپ پر سلام

۲۶ آپ شافع محشر ہیں، صاحب منبر ہیں، ہادی و رہبر ہیں، اے شاہ آپ پر سلام۔

۲۷ آپ روز قیامت کے سردار اور ساقی کوثر اور صاحب لوائے حمد ہیں اور والی امر خداوندی ہیں اے شاہ آپ پر سلام۔

۲۸ حضرت علیؑ کے فضائل اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ان کے ہزاروں صفات حسنہ میں سے ایک صفت کی پوری گنتی بھی کسی سے ممکن نہیں اے شاہ آپ پر سلام۔

۲۹ آپ معرکہ بہادر ہیں، یوم حساب فیصلہ دینے والے ہیں، جنت و دوزخ کی تقسیم کرنے والے ہیں، اے شاہ آپ پر سلام

۳۰ خداوند تعالیٰ نے سورۂ آل عمران میں آپ کی توصیف فرمائی ہے، رب العزت خود آپ کا مداح ہے، اے شاہ آپ پر سلام

متن فارسی		اُردو ترجمہ
فضل ترا در برات، خالق موت و حیات گفت ترا در صفات، شاہ سلامٌ علیک	۳۱	خالق موت و حیات نے آپ کے اوصاف اور فضل کا تذکرہ سورۂ برات میں فرمایا ہے، اے شاہ آپ پر سلام
قولِ رسول البشیر، صاحب روز غدیر شاہ و امام و امیر، شاہ سلامٌ علیک	۳۲	بشارت دینے والے نبیٔ مکرم نے روز غدیر آپ کو شاہ، امام اور امیر مقرر فرمایا، اے شاہ آپ پر سلام ہو
مدح تو یٰسین بود، ذکر تو طٰسٓ بود این ہمہ تحسین بود، شاہ سلامٌ علیک	۳۳	(سورۂ) یٰسین میں آپ کی مدح ہے تو طٰسٓ میں آپ کا ذکر ہے یہ سب آپ کی تحسین اور قدردانی ہے، اے شاہ! آپ پر سلام
فضلِ تو ربِ حکیم گفتہ بہ ہفت حا و میم وَهُوَ عَلِیٌّ عَظِیْم، شاہ سلامٌ علیک	۳۴	حکمت والے پروردگار نے آپ کی فضیلت کو سات حا میم سے بیان فرمایا ہے اور آپ کی شان میں وَهُوَ عَلِیٌّ عَظِیْم آیا ہے، اے شاہ آپ پر سلام۔
گفت گہر معجزات فضل ترا در صفات سورۂ والعادیات، شاہ سلامٌ علیک	۳۵	آپ کی فضیلت معجزات کی شکل میں بیان فرمائی ہے مثلاً سورۂ والعادیات میں اے شاہ آپ پر سلام
قیمت ضربت خدا، کردہ روز جزا قدر ہمہ انبیاء، شاہ سلامٌ علیک	۳۶	آپ کی ایک ضربت کی قیمت روز جزا کی شفاعت ہے، آپ تمام انبیاء علیہم السلام کی عظمت ہیں۔ اے شاہ! آپ پر سلام

متنِ فارسی

میرِ من و شاہِ من، قدرِ من و جاہِ من
مہرِ من و ماہِ من، شاہ سلامٌ علیک ۳۷

افتخِ اہلِ فتوح، گوہرِ دریائے روح
رہبرِ کشتئ نوحؑ، شاہ سلامٌ علیک ۳۸

شمس شدہ چاکرت، گردِ رہِ قنبرت
نہ نہ کہ خاکِ درت، شاہ سلامٌ علیک ۳۹

مفخرِ تبریزیاں، ناصرِ روحانیاں
سرورِ کرّوبیاں، شاہ سلامٌ علیک ۴۰

اردو ترجمہ

۳۷ میرے سردار! میرا وقار اور میری عزت سب کچھ آپ ہیں، میرے آفتاب، میرے ماہتاب! اے شاہ آپ پر سلام

۳۸ اہل نظر سے حجابات اٹھانے والے دریائے روح کے آبدار موتی اور کشتئ نوحؑ کے رہبر، اے شہ نجف آپ پر سلام

۳۹ شمس (تبریز) آپ کا غلام بن چکا، یہی نہیں وہ تو آپ کے در کی خاک ہے بلکہ آپ کے قنبر کی گرد راہ ہے، اے شاہ آپ پر سلام!

۴۰ (یا علی) آپ تبریزیوں کا افتخار، روحانیوں کے ناصر اور قدسیوں کے سردار ہیں اے شاہ! آپ پر سلام۔

حوالہ:- کلیات حضرت شمس تبریزؒ، نمبر کتاب ۱۲۳ صفحہ نمبر ۴۴۲ فن ادب نظم فارسی سالار جنگ میوزیم لائبریری دیوان مطبوعہ بہ سال ۱۸۸۹ء بہ مطبع نولکشور لکھنؤ۔

(۵)

متن فارسی

اردو ترجمہ

۱ تا صورتِ پیوند جہاں بود علیؑ بود
تا نقشِ زمین بود زماں بود علیؑ بود

جب تخلیقِ دُنیا کا ارادہ ابھی علمِ الٰہی میں تھا علیؑ (بشکل نور) موجود تھے، جب زمین اور زماں کا صرف نقشہ تھا علیؑ موجود تھے۔

۲ شاہے کہ ولی بود، وصی بود علیؑ بود
سلطانِ سخا و کرم و جود علیؑ بود

وہ بادشاہ جو نبیؐ کے دوست اور وصی تھے علیؑ تھے، سخاوت کرم اور عطا کے سلطان علیؑ تھے۔

۳ ہم آدمؑ و ہم شیثؑ و ہم ایوبؑ و ہم ادریسؑ
ہم یوسفؑ و ہم یونسؑ و ہم ہودؑ علیؑ بود

حضرت آدمؑ و حضرت شیثؑ و حضرت ایوبؑ، حضرت ادریسؑ و حضرت یوسفؑ و حضرت یونسؑ اور حضرت ہودؑ یہ سب علیؑ تھے۔

۴ ہم موسیٰؑ و ہم عیسیٰؑ و ہم خضرؑ و ہم الیاسؑ
ہم صالحؑ پیغمبر داؤدؑ علیؑ بود

حضرت موسیٰؑ و عیسیٰؑ حضرت الیاسؑ حضرت صالحؑ اور حضرت داؤدؑ پیغمبر علیہ السلام علیؑ ہی تھے۔

۵ آں عابد سجادہ کہ خاکِ درش از قدر
بر کنگرۂ عرش بیفزود علیؑ بود

وہ سجدہ گزار عابد کہ جس کے در کی خاک نے، عرش کے کنگروں کی قدر بڑھائی وہ علیؑ ہیں۔

۶ ہم اوّل و ہم آخر و ہم ظاہر و باطن
ہم عابد و ہم معبد و معبود علیؑ بود

اوّل و آخر ظاہر و باطن، عبادت گزار، مقامِ عبادت اور عینِ عبادت سب علیؑ ہیں۔

(نوٹ) اشعار نمبر ۳ و ۴ کی تشریح:- نور باری تعالےٰ کا تجزیہ محال ہے لہٰذا جہاں ظہور نور ہے وہاں اس نور سے کون سے مظاہر مراد ہیں۔

اردو ترجمہ		متن فارسی
خداوند تبارک و تعالیٰ نے سورۃ الحمد میں جو نکتہ بیان فرمایا ہے، اور یہ فرمایا کہ اس نکتہ کا مصداق علیؑ ہیں۔	۷	دجہے کہ بیاں کرد خداوند ز احمد آں دہیہ بیاں کرد و بہ قرآن علیؑ بود
حضرت عیسیٰؑ نے پیدا ہوتے ہی تکلم فرمایا، اور وہ گویائی و فصاحت بیان علیؑ ہی کی تھی۔	۸	عیسیٰؑ بوجود آمد و فی الحال سخن گفت آں نطق و فصاحت کہ بدو بود علیؑ بود
لحمک لحمی ارشاد نبوی کو سنو تاکہ یہ سمجھ سکو کہ نبیؐ کا وہ دوست جو نفس رسولؐ ہے علیؑ ہیں۔	۹	آں لحمک لحمی بشنو تا کہ بدانی آں یار کہ او نفس نبیؐ بود علیؑ بود
مصر میں فرعون کے مقابل حضرت موسیٰؑ کو نبوت اور معجزہ عصا اور ید بیضا کے ساتھ جس نے ظاہر کیا وہ علیؑ ہی تھے۔	۱۰	موسیٰؑ و عصا و ید بیضا و نبوت در مصر بہ فرعون کہ بنمود علیؑ بود
تمام موجوداتِ عالم پر میں نے نظر حقیقت ڈالی تو، یقین کی حد تک میں نے یہی دیکھا کہ ہر موجود سے علیؑ ہی ظاہر تھے۔	۱۱	چنداں کہ نظر کردم و دیدم بہ حقیقت از روئے یقیں بر ہمہ موجود علیؑ بود
وہ انگوٹھی جو حضرت سلیمان کی انگلی میں تھی اس کے نگینہ پر جو جلال خداوندی کا نور تھا وہ نور علیؑ تھا۔	۱۲	خاتم کہ در انگشت سلیمانؑ نبی کرد آں نور خدائی کہ بر او بود علیؑ بود

متن فارسی		اُردو ترجمہ
آں شاہ سرافراز کہ اندر شب معراج با احمدِ مختار یکے بود علیؑ بود	۱۳	وہ شاہِ سرفراز جو شبِ معراج میں احمدِ مختار کے ساتھ تھے صرف علیؑ تھے۔
سرِّ دو جہاں پرتوِ انوارِ الٰہی از عرش بہ فرش آمد و بنمود علیؑ	۱۴	دونوں عالم کا راز جو پرتوِ علمِ الٰہی تھا، جو عرش سے فرش پر ظاہر ہوا وہ علیؑ ہی تھے۔
جبرئیل کہ آمد ز برِ خالقِ بے چوں در پیشِ محمدؐ شد و مقصود علیؑ بود	۱۵	جبرئیل علیہ السّلام ذاتِ لاثانی کی بارگاہ سے، حضرت محمدؐ کی خدمت میں جو ظاہر ہوئے، اس نزول کی علّت بنائی علیؑ تھے۔
آں معنیٔ قرآں کہ خدا در ہمہ قرآں کردش صفتِ عصمت و بستود علیؑ بود	۱۶	خداوند تبارک وتعالےٰ نے سارے قرآن میں جس کے اوصافِ حمیدہ اور معصومیت کو سراہا ہے وہ علیؑ ہیں۔
ایں کفر نہ باشد سخن کفر نہ اینست تا ہست علیؑ باشد و تا بود علیؑ بود	۱۷	نہ یہ کفر ہے اور نہ کلامِ کفر جو کچھ تھے وہ علیؑ تھے اور جو کچھ ہیں علیؑ ہیں۔
آں قلعہ کشائے کہ درِ قلعۂ خیبر برکند بہ یک حملہ و بکشود علیؑ بود	۱۸	وہ فاتحِ خیبر کہ جس نے ایک ہی حملہ میں درِ خیبر اکھاڑ کے دروازہ کھول دیا وہ علیؑ ہی تھے۔
آں گُرد سر افراز کہ اندر رہ اسلام تا کار نہ شُد راست نیاسود علیؑ بود	۱۹	وہ اشجع النّاس جو اسلام کی راہ میں جب تک کہ راہِ دین دُرست

اُردو ترجمہ		متن فارسی
نہ ہر چین سے نہیں بیٹھ سکے وہ علیؑ تھے۔		
وہ بہادر شیر جس نے حظِّ نفس کی خاطر، اس دنیا کے دسترخوان پر اپنے ہاتھ کو آلودہ نہیں کیا وہ علیؑ تھے۔	۲۰	آں شیر دلاور کہ برائے طمعٔ نفس بر خوانِ جہاں پنجۂ نیالود علیؑ بود
شمس الحق تبریز کو جس نے دونوں عالم کے ظاہر اور باطن کے سربستہ راز دل سے واقف فرمایا وہ علیؑ تھے۔	۲۱	سِرّ دو جہاں جملہ ز پنہاں و ز پیدا شمس الحقِ تبریز کہ بنمود علیؑ بود
موسیٰ عمرانؑ کے بعد ہارونِ ولایت، خدا کی قسم علیؑ ہیں علیؑ ہیں علیؑ ہیں۔	۲۲	ہارونِ ولایت ز پس موسیٰؑ عمراں باللہ کہ علیؑ بود، علیؑ بود، علیؑ بود
یہ دو تین ابیات جو میں نے کنایتاً کہی ہیں اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان سے میری مراد اور میرا مقصود علیؑ ہی ہیں۔	۲۳	ایں یک دو سہ بیتے کہ بگفتم بہ معما حقا کہ مرادِ من و مقصود علیؑ بود

حوالہ:- کلیات حضرت شمس تبریز، کتاب نمبر ۳۳ صفحہ نمبر ۲۲، فن ادب نظم فارسی سالار جنگ میوزیم لائبریری حیدرآباد دکن دیوان مطبوعہ بہ سال ۱۸۸۵ء بہ مطبع نولکشور لکھنؤ۔

(منقبت علیؑ)

(متن فارسی) — **ترجمہ اردو**

۱
آں شاہ کہ با دانشِ دیں بود علیؑ بود
مسجودِ ملک، ساجدِ معبود علیؑ بود

وہ بادشاہ جس کے پاس دین کا علم تھا وہ علیؑ تھے، وہ مسجودِ ملائک اور معبود کے سجدہ گذار علیؑ تھے۔

۲
آں شاہ فلک مرتبہ کز عزّ و جلالت
بر سائرِ مخلوق بیفزود علیؑ بود

وہ فلک مرتبت بادشاہ جس کا جاہ و جلال، جملہ مخلوق کے مراتب سے بڑھا ہوا ہے علیؑ تھے۔

۳
آں نکتۂ تحقیقِ حقائق بہ حقیقت
کز روئے یقیں مظہرِ حق بود علیؑ بود

حقائق و اسرار کا مرکزِ تحقیق جو حقیقت میں یقین کی حد تک مظہرِ حق ہے وہ علیؑ تھے۔

۴
آں فارسِ میدانِ ریاضت کہ بمردی
گوئے سبق از عالم بربود علیؑ بود

میدانِ ریاضت کا وہ شہسوار جو اپنی مردانگی سے، تمام عالم پر سبقت رکھتا ہے وہ علیؑ تھے۔

۵
آں شہ کہ بہ شمشیرِ وے از آئینۂ دیں
زنگِ ستم و بدعت بزدود علیؑ بود

وہ بادشاہ کہ جس کی ذوالفقار نے دین کے آئینہ پر سے ظلم و بدعت کا زنگ صاف کیا علیؑ تھے۔

۶
آں نورِ مجرد کہ بہ او در ہمہ حالت
با موسیٰؑ و با عیسیٰؑ و با ہودؑ علیؑ بود

وہ سراسر نورِ مجرد جو ہر حال میں حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ و حضرت ہودؑ کے ساتھ رہا وہ علیؑ تھے۔

۷
آں روحِ مصفّا کہ خداوند بہ قرآں
بنواخت بہ چند آیت و بستود علیؑ بود

وہ پاک و پاکیزہ روح جس کی مدح خود خدا نے متعدد آیتوں میں فرمائی ہے وہ علیؑ تھے۔

متن فارسی		اردو ترجمہ
ہم صابر و ہم صادق و ہم قانت و منفق ہم ہادی و ہم شاہد و مشہود علیؑ بود	۸	(حضرت علیؑ) صابر و صادق القول خدا کے فرماں بردار، اس کی راہ میں مال صرف کرنے والے، ہادیٔ راہِ خدا گواہِ حقانیت اور منظورِ نگاہ الوہیت حضرت علیؑ تھے۔
ہم اوّل و ہم آخر و ہم ظاہر و باطن ہم موعد ہم وعدہ و موعود علیؑ بود	۹	اول و آخر ظاہر و باطن، وعدہ کرنے والے نفس وعدہ اور موعود (الٰہ) حضرت علیؑ تھے۔
با ملک سلیمانؑ و با عظمت یحیٰیؑ با منزلتِ آدمؑ و داؤدؑ علیؑ بود	۱۰	حضرت علیؑ میں سلیمان علیہ السلام کی حکومت حضرت یحیٰیؑ کی عصمت اور حضرت آدمؑ و داؤدؑ کی منزلت جمع تھی۔
راہے کہ بیاں کرد خداوند در الحمد آں رہبر و آں راہ کہ بنمود علیؑ بود	۱۱	خداوند تعالیٰ نے سورۂ الحمد میں جس صراطِ مستقیم کا ذکر فرمایا ہے، وہ راستہ اور اُس راستہ کے دکھلانے والے علیؑ تھے۔
وجہے کہ بہ فرمود خداوند بہ قرآں آں وجہہ مکرم کہ بہ فرمود علیؑ بود	۱۲	قرآن میں اللہ پاک نے جس وجہ کا ذکر فرمایا ہے (کُلُّ شَیْئٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ) وہ وجہہ مکرم علیؑ تھے۔
جبرئیل امیں راند بہ حضرت عبادت مقصود بہ مثل احمدؐ و مقصود علیؑ بود	۱۳	جبرئیل امیںؑ کو رب العزت کی بارگاہ سے جو احکام جاری ہوئے اُن کا

متن فارسی	اردو ترجمہ
	مقصود حضرت احمدؐ مختار کی طرح حضرت علیؑ ہی تھے ۔
گویند ملک ساجد و مسجود بد آدمؑ از من بشنو ساجد و مسجود علیؑ بود ١٤	کہتے ہیں کہ فرشتے ساجد اور آدم مسجود ملائک تھے لیکن مجھ سے سنو کہ ساجد و مسجود علیؑ تھے
این سر بشنو یار ز شمس الحق تبریز کز نقد وجود دو جہاں بود علیؑ بود ١٥	اس راز کو شمس الحق تبریز سے دوبارہ سن لو کہ دونوں جہاں کے وجود کا سرمایہ علیؑ تھے ۔

(منقبت ۔ ۷)

التجائے ما بہ شاہؑ اولیاست آں کہ نورش مشتق از نور خدا ست ١	ہمارا معروضہ شاہ اولیا یعنی حضرت علیؑ سے ہے کیونکہ آپ کا نور خدا کے نور سے مشتق ہے ۔
اے کہ داری دیدۂ روشن بہ بیں جسم و جانش جسم و جانِ مصطفاؐ ست ٢	اے وہ شخص جو کہ روشن نظر رکھتا ہے دیکھ ان (حضرت علیؑ) کا جسم و جان

حوالہ:- کلیات حضرت شمس تبریزؒ کتاب نمبر ١٣٢٣ صفحہ ٢١٩
فن ادب نظم فارسی سالار جنگ میوزیم لائبریری حیدرآباد
مطبوعہ بہ سال ١٨٨٥ء نولکشور لکھنؤ

اردو ترجمہ		متن فارسی
حضرت مصطفیٰ صلعم کا جسم و جان ہے۔		
مخلوقِ گذشتہ اور آئندہ کے رہنما آپ ہی ہیں، کیونکہ آپ ہمیشہ خدائے رب العزت کے ساتھ ہیں۔	۳	رہنمائے اولین و آخرین آں کہ دائم با خدائے کبریاست
آپ کے روئے منور ہی سے شمس و قمر روشن ہیں۔	۴	از ضیائے آفتابِ روئے او آفتاب و ماہ را نور و ضیاست
ساتوں آسمان آپ کے آگے اس لئے خمیدہ ہیں کہ آپ کے دُلدل کے نعل کی گرد کو بوسہ دیں۔	۵	تا ببوسد گردِ نعلِ دُلدُلش ہفت چرخِ نیلگوں پیشش دوتاست
آپ کے صفاتِ عالیہ کو دیکھکر اولیا حیران ہیں آپ کی ذاتِ عالی انبیاءؑ کے لئے بھی فیض بخش ہے۔	۶	از صفاتش اولیا حیراں شدہ ذاتِ پاکش فیض بخشِ انبیاست
حق کی طرف سے آپ کو "تَعَالَوْا" سے مخاطب فرمایا گیا ہے، اور رسول خدا کی طرف سے "عَلِیٌّ بَابُہَا" ارشاد فرمایا گیا ہے۔	۷	قُلْ تَعَالَوْا از حقش آمد خطاب در رسول اللہ علیٌّ بابہاست

متن فارسی		اردو ترجمہ
اوست سلطانِ حقیقت زین سبب بر درِ قدرش ہمہ شاہاں گداست	۸	اسی سبب سے کہ آپ سلطان حقیقت ہیں آپ کے عظیم المرتبت دروازہ پر دنیا کے تمام بادشاہ گدائی کرتے ہیں۔
در شریعت عالماں را او دلیل در طریقت عارفاں را پیشواست	۹	شریعت میں آپ عالموں کے لئے حجت و دلیل ہیں اور طریقت میں عارفوں کے سردار ہیں۔
محرمِ اسرارِ حیّ ذو الجلال نامِ پاکش مرتضٰے و ایلیا ست	۱۰	آپ کے نام مرتضٰی اور ایلیا ہیں، آپ رب ذوالجلال حی القیوم کے راز داں ہیں۔
بعد او باشد حسنؑ میر و امام آں کہ درِّ بحرِ علمِ ھل اتیٰ ست	۱۱	آپ کے بعد حضرت حسنؑ مجتبیٰ علیہ السلام امیر اور امام ہیں جو کہ بحر علم ھل اتیٰ کے گوہر ہیں۔
بعد ازاں دیگر امام مومناں افضل و اکمل شہیدؑ کربلاست	۱۲	ان کے بعد پھر مومنین کے امام، افضل و اکمل شہید کربلا ہیں۔
من مطیع عابدینؑ از صدقِ دل باقرم در راہ امامِ مقتداست	۱۳	میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا صدق دل سے اطاعت گذار ہوں، اور حضرت امام باقر علیہ السلام راہ حق میں میرے امام اور مقتدا ہیں۔

متن فارسی		ترجمہ اردو
مقتدائے مومناں متقی جعفر صادق امام بادفاست	۱۴	متقیوں اور مومنوں کے پیشوا حضرت جعفر صادق علیہ السلام بادفا ہیں۔
موسیٰ کاظمؑ شہ عالی نسب آں کہ فرزندش علی موسیٰؑ رضاست	۱۵	اور حضرت امام موسیٰ کاظمؑ وہ عالی نسب ہیں جن کے فرزند دلبند حضرت امام علی رضا علیہ السلام ہیں۔
چشم جانم روشن از مہر نقیؑ آں کہ مہرش درد دلہا را دواست	۱۶	میرے دل کی آنکھ حضرت امام نقی علیہ السلام کے فیض سے روشن ہے، جن کی محبت دلوں کے درد کا درمان ہے۔
نقیؑ را داں امام پاک دیں والیٔ حق رہنمائے اولیاست	۱۷	خاص طور پر حضرت علی نقی علیہ السلام کو دین پاک کا امام سمجھ، کیوں کہ یہ حق کے والی اور اولیاء اللہ کے رہنما ہیں۔
روز و شب دارم ہوائے عسکریؑ در دلم مہر ولئی بادلاست	۱۸	ہر دم امام حسن عسکری علیہ السلام کی زیارت کی آرزو میں بے چین رہوں، اُس آفتاب ولایت کی محبت سے میرا دل معمور ہے۔
آں محمدؐ مہدیؑ صاحب زماں حبذا جانے کہ بلدے آشناست	۱۹	آپ وہ صاحب الزماں حضرت محمد مہدی علیہ السلام ہیں جو مرتبہ شناس، وہ قابل مبارک باد ہیں۔

متن فارسی	اردو ترجمہ
التجا دارد بدلیشاں شمس دین آں کہ مولا را بہ معنی رہنماست	ق ۲ شمس دین ان تمام سے التجا کرتا ہے کیونکہ خادم کے لئے یہی رہنما ہیں۔

(منقبت ۸)

متن فارسی	اردو ترجمہ
۱ گنج پنہانی طلب از دل ویران خویش تا نستوی بے نوا از در دکان خویش	اپنے دل کے ویرانہ میں چھپا ہوا خزانہ طلب کر، تاکہ تو اپنی دکان کے دروازے سے بے سر و سامان نہ نکلے۔
۲ جام شریعت بنوش، راہ طریقت بپرو روئے حقیقت بہ بیں بر دل و بر جان خویش	شریعت کا جام نوش کر، طریقت کے راستہ پر چل تاکہ تجھے اپنے دل و جان میں حقیقت کا چہرہ نظر آئے۔
۳ قطرہ بہ دریا رساں تا شود ڈر پدید تا نروی در سقر از در رضوان خویش	اپنے قطرہ کو دریا تک پہنچا تاکہ تو موتی بن سکے کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے باغ جنت کے دروازے کو چھوڑ کر دوزخ میں جا پہنچے۔
۴ روئے حقیقت علیؑ سر طریقت علیؑ شاہ شریعت علیؑ ست در ہمہ دوران خویش	علیؑ حقیقت کا چہرہ ہیں، علیؑ طریقت کے راز ہیں علیؑ ہمارے سارے زمانہ میں شریعت کے بادشاہ ہیں۔

متنِ فارسی — ترجمہ اردو

۵
نورِ دو عالم علیؑ ہمدمِ آدمؑ علیؑ
اکبرِ عالم علیؑ در دلِ سلمانِ خویش

دونوں عالم کا نور علیؑ ہیں۔ آدمؑ کے دمساز علیؑ ہیں اپنے سلمان کے نزدیک عالم میں سب سے بڑے علیؑ ہیں۔

۶
شمسِ عیانے علیؑ، بدرِ نہانے علیؑ
قطبِ عیانے علیؑ بر سرِ کیوانِ خویش

عالم ظاہر کے آفتاب علیؑ ہیں اور عالم باطن کے بدرِ کامل علیؑ ہیں۔ اپنی مملکتِ ولایت میں علیؑ قطب عیاں ہیں۔

۷
ماہِ منیرم علیؑ مہرِ کبیرم علیؑ
عمرِ عزیزم علیؑ در دلِ سلطانِ خویش

میرے ماہِ منور علیؑ ہیں میرے آفتابِ کامل علیؑ میری سلطنتِ دل کی جانِ عزیز علیؑ ہیں۔

۸
شاہِ غفورم علیؑ میر صبورم علیؑ
نورِ صدورم علیؑ بر درِ رحمانِ خویش

میری راہ مغفرت کے سردار علیؑ ہیں میرے صابر و ضابطہ آقا علیؑ ہیں۔ رحمٰن و رحیم پروردگار کے حضور میرے سینے کا نور علیؑ ہیں۔

۹
ہر کہ بداند علیؑ رستہ شود از سقر
ور تو نہ داری یقین ہستی شیطانِ خویش

جس نے علیؑ کو پہچان لیا اُسے دوزخ سے چھٹکارا ملا۔ اگر تو اس پر یقین نہیں رکھتا تو یہ سمجھ لے کہ تیری ہستی پر شیطان غالب ہے۔

متن فارسی

شمس کہ تبریز دید حضرت عالی او
سجدہ برد ہردمم بر در سبحان خویش

ترجمہ اُردو

شمس تبریز کو جب سے حضرت علیؑ کی زیارت نصیب ہوئی ہے (اظہار شکر میں) اپنے سبحان کے دروازے پر ہر دم سجدے کر رہا ہے۔

قطعہ

جب کبھی اوجِ مقدر کا خیال آتا ہے
شعر کو حسنِ عقیدت سے ادا کرتا ہوں
اپنے اظہار کے لفظوں کی طہارت کے لئے
جھوم کر آلِ محمدؐ کی ثنا کرتا ہوں!

حوالہ:- دیوان حضرت شمس تبریزؒ کتاب نمبر ۳۷۶ صفحہ ۱۰۹ فن ادب نظم فارسی قلمی ریکارڈ سالار جنگ میوزیم لائبریری

کلام شاه نعمت الله الولی رحمة الله علیه

قصیده در منقبت امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیه السلام

از نور روی اوست که عالم منور است
حسن چنین لطیف چه حاجت به زیور است

سلطان چار بالش و هفت طاق نه رواق
بر درگه رفیع جلالش چو چاکر است

زوج بتول باب امامین مرتضیٰ
[illegible] است

مسند نشین مجلس ملک [illegible]
دارای دهر [illegible] جاه قنبر است

هر ماه ماه نو به جهان مژده میدهد
یعنی فلک [illegible] نشان حیدر است

اسکندر است بندهٔ او از میان جان
[illegible] زبان [illegible] به مثل شاه قیصر است

گیسو گشاده گشت معطر دماغ روح
روی [illegible] دو عالم از آن رو منور است

جودش وجود داد به عالم از آن سبب
عالم به یمن جود وجودش مصور است

خورشید لمعه ای است ز نور ولایتش
صد چشمهٔ حیات و دو صد حوض کوثر است

نزدیک ما خلیفهٔ برحق امام ماست
مجموع آسمان و زمینش مسخر است

مداح اهل بیت به نزدیک شرع و عقل
دنیا و آخرت همه او را میسر است

لعنت به دشمنان علیؑ گر کنی رواست
نفی کن مگو که این سخنی بس مکرر است

گویی که خارجی بود از دین مصطفیٰ
خارج مگو که خارجی شوم کافر است

هر مؤمنی که لاف ولای علیؑ زند
توقیع آل آل به نامش مقرر است

با دست جود او چه بود کان مختصر
با همتش محیط سرابی محقر است

او را بشر مخوان تو که نور خداست او
او دیگر است و جلالت او نیز دیگر است

طبع لطیف ماست که بحری است بیکران
هر حرف از این سخن صدفی پر ز گوهر است

هر بیت ازین قصیده که گفتم به عشق دل
میخوان که هر یکی ز یکی خوب و خوشتر است

سید که دوستدار رسولؐ است و آل او
بر دشمنان دین محمدؐ مظفر است

(کلیات اشعار شاه نعمت الله ولی صفحه ۲۲)

علی است جلوه گه لا اله الا الله

(جناب ذهین شاه تاجی)

حضوری تو ز دوری ادب ندیده کم — نشان خویش نیابم اگر ترا یابم
نمی رسی بکنار و رسید جاں به لبم — تو آفتاب جمالی و من چو قطرهٔ شبنم
هزار طعنهٔ نایافت ... افزود — علی پسر ابوطالب است یا به ظلم
کمال ذات و صفات خدای عز و جل — نیاز شغل علی العظیم اسم علم
علی است لعل نهان خزانهٔ هو و حجب — علی است گوهر یکدانهٔ کنوز قدیم
علی است جلوه گه لا اله الا الله — علی است بازگر قیل و قال و لا و نعم
علی است جوهر آئینه تجلی ذات — علی است آئینه آئین، ز فرق تا بقدم
چه آئینه که نماید رخ خدا بخدا — چه آئینه که بآدم بصورت آدم
بری ز جمله صور جامع جمیع صور — صفات خالق عالم بصورت عالم
به تخم همچو شجر در صغیر همچو کبیر — بخال چشم علی خلد و خال دو عالم
سرش ز عرش و ز کرسی نظر ساق و قدم — دل و زبان مبارک نظیر لوح و قلم
بچشم چشمهٔ کوثر، بگوش نغمهٔ خلد — بروح رائحهٔ جنت نعیم و نعم
شمید بینی او نکهت خدا بینی — ازیں جهت متمیز بصیرت از شم
علی ولا و تولا و والی و والا — علی ولی منتهی و البیان حرم
علی علی و علی عالی و علی اعلی — علی حقیقت عالم، حقیقت آدم
علی وصی و علی موصی و علی موصی — علی جمال حدوث و علی جلال قدم
علی ترنم انهار جنت الماوی — علی ترانهٔ تسنیم و نغمهٔ زمزم

علی تحیت امواج کوثر و تسنیم
علی سجود ظلال و سلام نور اتم

"قومی ترانہ"

(از علامہ رشید ترابی صاحب مرحوم)

یہ قومی ترانہ علامہ ترابی صاحب مرحوم نے جشن ۱۴ سو سالہ جشن ولادت مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام (جو ۱۹۵۶ء [illegible] بزم مرتضوی کمیٹی نے منایا تھا) کے موقع پر تحریر فرمایا تھا۔

یہ قومی ترانہ حضرت علیؑ علیہ السلام کی خدمت میں ایک نایاب نذرانۂ عقیدت ہے۔ پڑھیے اور لطف اندوز ہوئیے

ولائے محمدؐ و آل محمدؐ میں سرشار خادم اہلبیتؑ
(محمد وصی خاں)

(۱)

نفس نفس میں حوصلے قدم قدم پہ برتری
ورق ورق میں علم حق طبق طبق میں آگہی
جس کے نام سے ہے سب پہ چشم و دل کی روشنی
بس ایک دھن پہ جا رہا ہے کاروان زندگی
علیؑ علیؑ، علیؑ علیؑ، علیؑ علیؑ، علیؑ علیؑ!

(۲)

رہے جو شب تو کیا خطر کہ جیب میں سحر بھی ہے
گھرے ہوئے جو ابر ہوں تو برق کا گزر بھی ہے
جمے ہوئے قدم بھی ہیں لڑی ہوئی نظر بھی ہے
جہاں کہیں ہیں مرحبا وہیں ہے ضرب حیدری
علیؑ علیؑ، علیؑ علیؑ، علیؑ علیؑ، علیؑ علیؑ

(۳)

تسلسل ایک، فکر ایک، ربط ایک ہے یہاں

نا حق میں مختلف ، نہ حق سے مختلف دل و زباں
ہٹا سکا نہ ہم کو راہ سے زماں ہو یا مکاں !
ازل سے تا ابد یہی ہے ایک صوت سرمدی
علیؑ علیؑ ، علیؑ علیؑ ، علیؑ علیؑ ، علیؑ علیؑ

(۴)

دوام انتظام ہے کہ وحدتِ نظام ہے
یہی ہے عدل جس سے فرش و عرش کا قیام ہے
قیام عدل کے لئے ضرورتِ امام ہے
امام وہ کہ جس کا عدل خود مزاج بندگی !
علیؑ علیؑ ، علیؑ علیؑ ، علیؑ علیؑ ، علیؑ علیؑ !

(۵)

خدا کا نام لے کے یوں بڑھو کہ ہو تمھیں
پھڑک اٹھے رگِ حیات اور لرز اٹھے زمیں
مگر یہ شرط ہے کہ بڑھ کے پھر قدم ہٹے نہیں
نگاہ میں نمونۂ حیات حق رہے یہی !
علیؑ علیؑ ، علیؑ علیؑ ، علیؑ علیؑ ، علیؑ علیؑ

حضرت سید شاہ غلام علی حسن جائسی رحمۃ اللہ علیہ
(سجادہ نشین سمنان شریف)
آستانۂ مولائے کائنات پر

ولادت سنہ ۱۷۶۲ء — وفات سنہ ۱۸۴۲ء

آپ سادات حسینی سے تھے اور آپ کو حضرت صوفی شاہ روشن علی قدس سرہٗ سے بیعت حاصل تھی، آپ زاہد و عابد پرہیزگار عالم ہونے کے علاوہ صاحب کشف و کرامات بھی تھے، اور آپ کو اہلبیت علیہم السلام سے زیادہ عقیدتمندی حاصل تھی، یہ تذکرہ کتاب روضۂ رضوان گلدستہ شعر الکتاب نمبر ۸۰۲ ط / ۱۲ ب اسٹیٹ لائبریری سے اخذ کیا گیا۔ علاوہ ازیں چند سال قبل آپ کا تذکرہ اخبار سرفراز لکھنؤ میں بھی شائع ہوا تھا احقر کی نظر سے گزرا ہے، اُس میں حضرت شاہ صاحب کے مزید حالات زندگی لکھے ہوئے تھے کہ حسن جائسی اعلےٰ قابلیت کے حامل تھے، حضرت شاہ صاحب کو حضرت مولانا ناصر حسین صاحب قبلہ مرحوم لکھنوی سے جو شیعوں کے بہت بڑے پایہ کے مجتہد تھے دوستی تھی۔ حضرت شاہ صاحب سادات حسینی سے ہونے کی وجہ سے آپ کو اہلبیت علیہم السلام سے بے پناہ محبت تھی، جب محرم کا چاند دیکھتے تو اشکبار نظر آتے تھے جب مجالس عزا میں شرکت فرماتے تو مغموم نظر آتے تھے عشق امام حسینؑ میں اتنے آگے بڑھ گئے تھے کہ آپ نے ایک لاکھ روپئے سے ایک

امام باڑہ تعمیر کیا۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی ضریح بھی وہیں استادہ کی اور امام باڑہ میں ہی نماز اور وظائف میں مشغول رہتے تھے۔ آپ کے مریدوں کی تعداد بہت تھی، جب مریدوں نے آپ کے اس رنگ کو دیکھا تو آپس میں یہ مشورہ کیا کہ آئندہ سال مرشد کو ہم حج کرنے کے لئے بھیجا دیں گے۔ جب دوسرا سال شروع ہوا تو مریدوں نے چندہ کی رقم جمع کر کے مرشد کے سامنے رکھدی۔ اور کہا کہ آپ حج کو تشریف لے جائیے۔ مرشد نے کہا کہ سرکار سید الشہداء کا مہینہ آرہا ہے میں سرکار سے حکم حاصل کر کے حج کو جاؤں گا۔ اور رقم مریدوں کو واپس کر دی گئی۔ حضرت شاہ صاحب مراقبہ میں تھے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمانے لگے کہ علی حسن میں اس سال محرم میں تمھارے پاس آنے والا ہوں۔ حضرت شاہ صاحب یہ سُنکر خوش ہوئے اور حج کو جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔

(منقبت ۱)

ترجمہ اردو		متن فارسی
اللہ اکبر امیر یثرب و بطحی کی شان بھی کیا شان ہے کہ آپ نبیؐ کی شریعت کو فروغ دینے والے اور ملّت بیضا کا چراغ ہیں۔	۱	تعال اللہ زہے شانِ امیر یثرب و بطحا فروغِ شرعِ پیغمبرؐ چراغِ ملّتِ بیضا

حوالہ:۔ نام کتاب فتوح الآخرہ معروف بہ ہفت بند کتاب نمبر ۱۷۵ صفحہ ۱۲ درفن مناقب فارسی سالار جنگ میوزیم

متن فارسی	ترجمہ اردو
۲ علیؑ حبہٗ جنۃ قسیم النار والجنۃ امام الانس والجنۃ، وصی مصطفےٰ حقا	علیؑ کی محبت گویا سپر ہے آپ دوزخ اور جنت کے تقسیم کرنے والے ہیں، خدا کی قسم آپ وصی مصطفےٰ اور انس وجن کے امام ہیں۔
۳ نوید وال من والاہ از بہر محب او وعید عاد من عاداہ آمد از پئے اعدا	آپ سے محبت رکھنے والوں کے لئے "وال من والاہ" کی خوشخبری ہے اور آپ کے دشمنوں کے لئے "عاد من عاداہ" کی دھمکی ہے
۴ عبث در معنیٔ من کنت مولاہ روی ہر سو علیؑ مولا بایں معنی کہ پیغمبر بود مولا	"من کنت مولا" کے معنی معلوم کرنے کے لئے تمہارا ادھر اُدھر جانا بے کار ہے، آنحضرت جس کے مولا ہیں حضرت علیؑ بھی اس کے مولا ہیں۔
۵ علیؑ افضل، علیؑ اکمل، علیؑ اجمل، علیؑ عادل علیؑ عالی علیؑ والی، علیؑ یعلو، ولا یُعلیٰ	علیؑ سب سے افضل ہیں، علیؑ سب سے زیادہ کامل، علیؑ سب سے زیادہ حسین ہیں، علیؑ سب سے زیادہ عادل ہیں، علیؑ ایسے بلند مرتبہ والے آقا ہیں کہ آپ کی رفعت میں کبھی کمی نہیں ہو سکتی۔

ترجمہ اردو	متن فارسی
علیؑ شیر خدا ہیں، علیؑ صفوں کو درہم برہم کرنے والے ہیں، علیؑ حاکم بالا دست ہیں اور علیؑ مشکلکشا ہیں علیؑ ایمان ہیں، علیؑ قرآن ہیں، علیؑ سلطان ہیں، علیؑ سب کے سردار ہیں۔	۶ علیؑ حیدر، علیؑ صفدر، علیؑ داور، علیؑ یاور علیؑ ایمان، علیؑ قرآن، علیؑ سلطان، علیؑ آقا
علیؑ صابر ہیں، علیؑ غلبہ رکھنے والے ہیں، علیؑ ذاکر حق ہیں، علیؑ شاکر ہیں علیؑ عبادت کرنے والے ہیں، علیؑ سجدہ گذار ہیں، علیؑ طاہر ہیں اور علیؑ سراسر تقویٰ ہیں۔	۷ علیؑ صابر، علیؑ قاہر، علیؑ ذاکر، علیؑ شاکر علیؑ عابد، علیؑ ساجد، علیؑ طاہر، علیؑ تقی
علیؑ ہدایت کرنے والے ہیں، علیؑ ہدایت یافتہ ہیں، علیؑ فیصلہ کرنے والے ہیں، علیؑ فتویٰ دینے والے ہیں۔ علیؑ سب کے سردار ہیں علیؑ سب سے زیادہ جاننے والے ہیں، علیؑ سب سے بہتر ہیں اور علیؑ اولیٰ بالتصرف ہیں۔	۸ علیؑ ہادی، علیؑ مہدی، علیؑ قاضی، علیؑ مفتی علیؑ سرور، علیؑ بہر، علیؑ بہتر، علیؑ اولیٰ
کیا کہنے آپ کس قدر پاک ہیں آپ کس قدر معصوم ہیں، آپ کا ظاہر و باطن کس قدر پاک ہے آپ کی صورت و سیرت اور طاعت و تقویٰ	۹ زہے طیب، زہے طاہر، زہے باطن، زہے ظاہر زہے صورت، زہے سیرت، زہے طاعت، زہے تقویٰ

ترجمہ اردو		متن فارسی
کی کون تعریف کر سکتا ہے۔		
نبی علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق تین چیزوں کا دیکھنا عبادت ہے، ایک کعبہ، دوسرا قرآن، تیسرا رُخِ علیؑ۔	۱۰	عبادت دیدن سہ شئی بارشادِ نبیؐ آمدہ یکے کعبہ، دوم قرآں، سوم روئے شہ والا
بارگاہِ نبوت سے بطور استثنا آپ کے لئے حدیث منزلت ارشاد ہوئی ہے، آپ کی نسبت نبی کریمؐ سے وہی ہے جو حضرت ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔	۱۱	نبوت کردہ استثنا حدیثِ منزلت گویت کہ او از احمدِ مرسل چو ہارونؑ است از موسیٰؑ
قیامت کے دن آپ ساقئ کوثر ہوں گے، لوائے حمد آپ ہی کے ہاتھ میں ہوگا، آپ ہی جنت الماویٰ کی کلید ہوں گے۔	۱۲	بروزِ حشر آں سرورؑ کہ تو بودی ساقی لوائے حمد را حامل کلیدِ جنّت الماویٰ
اللہ کے نزدیک ساری مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب حضرت علیؑ کی ذات اقدس ہے، اگر تجھے اس میں کوئی شک ہو تو حدیث طیر کا مطالعہ کر۔	۱۳	احب الخلق عند اللہ، جنابِ مستطاب او حدیثِ طیر را برخواں اگر شک می بری از جا
رسولِ خدا کے نام کے بعد آپ کا نام اس وقت سے عرش پر لکھا ہوا ہے جب کہ حضرت آدمؑ و حوّا کا وجود ابھی پردۂ عدم میں تھا۔	۱۴	پس از نامِ نبیؐ نامش رقم بر عرش شد آندم کہ در کتمِ عدم بودہ نشانِ آدمؑ و حوّا

ترجمہ اُردو		متن فارسی
آپ کا اسم گرامی نہ صرف جنت کے دروازے پہ کندہ ہے بلکہ سدرہ اور طوبیٰ کی ہر شاخ اور پتے پر لکھا ہوا تھا۔	ق ۱۵	نہ تنہا نام او ثبت است بر دروازۂ جنت کہ مرقوم است بر ہر شاخ و برگِ سدرۂ طوبیٰ
آپ کا نور نورِ نبیؐ کے ساتھ اس وقت سے متصل تھا کہ ابھی عرشِ معلیٰ اور کرسی کا نام و نشان تک نہ تھا۔	۱۶	در آں دم بود نورِ او بہ نورِ مصطفیٰؐ توام کہ بودہ بے نشاں عرشِ جلیل و کرسیٔ اعلیٰ
حضرت آدمؑ سے لے کر رسولِ عربی تک ہر نبیؐ کے ساتھ ایک ولی رہا ہے مگر ظاہر بین کی آنکھ میں حضرت محمد مصطفیٰؐ کے تنہا رفیق علیؑ تھے۔	۱۷	ز آدمؑ تا رسول اللہؐ ولی با ہر نبیؐ بودہ مگر در چشمِ ظاہر بیں، رفیقِ مصطفیٰؐ تنہا
علیؑ بطنِ مادر میں بھی ہر دم ذکرِ خدا میں مصروف تھے، خود عبادت آپ پر ناز کرتی تھی اور عالمِ ارواح آپ پر قربان ہوتا ہے۔	۱۸	علیؑ در بطنِ مادر بود در ذکرِ خدا ہر دم عبادت را بر او نازے فدائش عالمِ جاں ہا
جتنی مدت وہ معدنِ تقویٰ (حضرت علیؑ) شکمِ مادر میں رہے، رسول اللہؐ جب کبھی مادرِ حیدرؑ کے قریب تشریف لائے۔	۱۹	رسول اللہؐ چوں آمد بہ نزدِ مادرِ حیدرؑ در آں مدت کہ بودہ در شکم آں معدنِ تقویٰ
تو شاہِ ولایت فرماتے تھے، اے حبیبِ خالقِ کبریا، اے پروردگارِ بے	ق ۲۰	ولی می گفت تسلیمات اے پیغمبرؐ بر حق حبیبِ خالقِ اکبر امینِ ربّ بے ہمتا

متن فارسی	ترجمہ اردو
	مثال کے امین، اے پیغمبر برحق آپ پر سلام ہو۔
نبیؐ می گفت با حیدرؑ سلام کبریا بر تو امامؑ المتقین شاہؑ ولایت معدلت پیرا ۲۱	تو نبی کریمؐ بھی جناب امیرؑ سے ارشاد فرماتے کہ اے (متقیوں) کے امام، اے عدل گستر شاہ ولایت آپ پر بھی سلام ہو۔
بہ بیں کیسے جا کہ بودہ جائے دست رحمت یزداں فدائے حیدرؑ صفدر کہ کف پایش رسید اینجا ۲۲	ذرا اس مقام کی عظمت پہ غور کرو جہاں اللہ پاک کا دست رحمت تھا، میں حیدر صفدر پہ کیوں نہ قربان ہو جاؤں کہ آپ کے کف پا کو اللہ تعالیٰ نے وہاں تک پہنچنے کی سعادت عطا فرمائی۔
بوقت زادن عیسیٰؑ ندا از آسماں آمد کہ بیروں حضرت مریمؑ رود از مسجد اقصیٰ ۲۳	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے پہلے آسمان سے ندا آئی تھی کہ مریمؑ مسجد اقصیٰ سے باہر چلی جائیں۔
ورائے حیدرؑ صفدر کرا این منقبت حاصل کہ شد در خسانۂ پاک خدائے لم یلد پیدا ۲۴	سوائے حیدرؑ صفدر کے کس کو یہ منزلت حاصل ہے کہ آپ کی ولادت خدائے لم یلد کے گھر یعنی خانۂ کعبہ میں ہوئی۔
نخست آں شاہؑ دیں، شیر خداؑ شیرے کہ نوشیدہ چکیدہ از زبان پاک احمدؐ سرور عقبیٰ ۲۵	اس شاہ دین شیر خداؑ نے سب سے پہلے حضرت نبیؐ کریم سرو دالہ

متن فارسی — ترجمہ اردو

عقبیٰ کی زبان مبارک سے لعاب دہن چوسا۔

۲۶ شب معراج پابوس پیمبرؐ عرش اعظم شد
بیان قربت او، آیۂ قوسین او ادنیٰ

معراج کی رات عرش اعظم نے رسول اللہؐ کے پاؤں چومے، اور آیت قاب قوسین او ادنیٰ آپ کے مقام قرب کو ظاہر کرتی ہے۔

۲۷ علیؑ را جائے معراج آمدہ دوش شہنشاہے
کہ در شانش خدا فرمودہ سبحان الّذی اسریٰ

حضرت علیؑ کی جائے معراج دوش حضرت پیغمبرؐ ہے، معراج کی شان میں خدا نے سبحان الّذی اسریٰ ارشاد فرمایا ہے۔

۲۸ حدیثے در صحاح آمد کہ رب عالم و آدمؑ
نہادہ دست بر دوش محمدؐ در شب اسریٰ

صحاح ستہ کی حدیث شریف ہے کہ عالم و آدمؑ کے پروردگار نے معراج کی رات اپنا ہاتھ دوش پیغمبرؐ پر رکھا تھا۔

۲۹ مرا ہرگز نہ خواہد گفت موجد بہر این مضمون
کسے کو روضۃ الاحباب را دیدہ بہ استقصا

اس مضمون کا میں موجد نہیں ہوں، جو بھی روضۃ الاحباب کا مطالعہ کرے گا وہ اس مضمون کو دیکھے گا۔

۳۰ علیؑ باب مدینہ مصطفےٰؐ شہر علوم آمد
دخول بیت بے دروازہ کے ممکن بود حاشا

علیؑ باب مدینۂ علم ہیں اور حضرت مصطفےٰؐ شہر علم ہیں۔ بغیر دروازہ کے مکان میں داخلہ کس طرح ممکن ہے۔

۳۱ مقرر کرد در مسجد محمدؐ مسکن پاکش
علیؑ مانند ہارونؑ است این معنی را ایما

حضرت رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ کا مسکن مسجد میں مقرر فرمایا

ترجمہ اردو	متن فارسی
تھا ۔ (حضرت نبیؐ کو تیرہ لکے) اس اشارے اور اس معنی سے علی علیہ السلام ہارون کی مثال ہیں	
حضرت نبیؐ کے لئے جو کچھ حکم خدا مسجد میں جائز تھا وہ شاہ لافتیٰؑ کے سوا کسی غیر کے لئے ہرگز جائز نہ رکھا گیا ۔	۳۲ نبی را ہر چہ جائز بود در مسجد بہ حکم رب نہ جائز بود بہر غیر شاہ لافتیٰ اصلا
مسجد نبوی میں ہر گھر کا دروازہ نبیؐ کے حکم سے بند کرا دیا گیا مگر حضرت علیؑ کا دروازہ اللہ کے حکم سے کھلا رہا ۔	۳۳ برائے سلمہ ہر باب از پیمبرؐ حکم نافذ شد مگر دروازہ حیدرؑ بہ حکم خالق دانا
اگر کلام اللہ کی تفسیر دیکھی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تین سو آیتیں حضرت زہراؑ کے شوہر (حضرت علیؑ) کی شان میں نازل ہوئی ہیں ۔	۳۴ ز تفسیر کلام اللہ اگر پرسی شود ناطق کہ سی صد آیۂ نازل شدہ بشان شوہر زہراؑ
قرآن صامت کی تعظیم کی طرح حضرت علیؑ کی تعظیم بھی فرض ہے ، اے مخاطب اگر رجعت آفتاب کے بارے میں تو کچھ معلوم کرنا چاہتا ہے تو سن کیونکہ شاہ اتقیا (علیؑ) کا ارشاد ہے کہ میں قرآن ناطق ہوں ۔	۳۵ بود فرض خدا تعظیم او چون مصحف صامت منم قرآن ناطق ہست ارشاد شہ اتقیٰ

متن فارسی | **ترجمہ اُردو**

۳۶ اگر از رجعت خورشید می پرسی مکرر شد
یکے در عہد پیغمبرؐ، دوم در عہد آں آقا

دو دفعہ آفتاب پلٹا ہے، ایک مرتبہ عہد نبوت میں اور دوسرے مرتبہ حضرت علیؑ کے عہد خلافت میں۔

۳۷ رسیدہ بود در مغرب مگر تا ختم توصیفش
بہ اعجاز شہ مرداں نجنبد آفتاب از جا

آفتاب عین مغرب تک پہونچ کر شاہ مرداں کے اعجاز سے اُس وقت رُکا رہا جب تک کہ آپ کی نماز ختم نہ ہو لی۔

۳۸ مخاطب اہل ایماں شد ہر جا کہ در مصحف
میانِ آں ہمہ بودہ امیر المومنین مولا

قرآن کریم میں جہاں کہیں اہل ایمان سے مخاطبت ہوئی ہے، وہاں ہر جگہ امیر المومنین حضرت علیؑ کا ذکر بھی ہے۔

۳۹ کسے کز حبِّ احمدؐ دم زند، بے الفت حیدرؑ
خلل اندر دماغ او بود، از کثرت سودا

جو شخص بغیر محبت علیؑ کے حبِّ رسولؐ کا دم بھرتا ہے۔ سمجھ لو کہ کثرت سودا سے اس کے دماغ میں خلل پیدا ہو گیا ہے۔

۴۰ چہ می پرسی ز شان آنکہ باشد ابن عم او
امام المرسلین مصداق لیسین مقصد طٰہٰ

علیؑ کی شان کا پوچھنا ہی کیا ہے کہ وہ امام المرسلین، مصداق لیسین و مقصد طٰہٰ کے چچا زاد بھائی ہیں۔

۴۱ منم سنّی و لیکن از تعصب الاماں گویم
پسندِ خاطرم انصاف از دنیا و ما فیہا

میں سنّی ہوں لیکن تعصب سے پناہ مانگتا ہوں دنیا اور ما فیہا میں

ترجمہ اُردو	متن فارسی
مجھے حق و انصاف ہی پسند خاطر ہے۔	
میں سنجیدہ بات کہتا ہوں اور منتخب مضامین بیان کرتا ہوں، کتابوں کا مطالعہ کر کے کہتا ہوں مجھے دشمنوں کے طعنے کا کیا خوف ہو سکتا ہے۔	۴۲ سخن سنجیدہ می گویم مضامین چیدہ می گویم کتب را دیدہ می گویم چہ باک از طعنۂ اعدا
میں محمدؐ اور آل محمدؐ کا فدائی ہوں اور اپنی پیشانی خاک پر رگڑتا ہوں اور ان کے درد محبت میں فریاد کرتا ہوں اور میرا یہ عشق بہ تعمیل حکم آیۃ مودت فی القربیٰ ہے۔	۴۳ فدائے احمدؐ و آلم جبیں بر خاک می مالم ز دردِ عشق می نالم بہ حکم آیۂ قربیٰ
میں شاہِ مرداں کا غلام ہوں اور اپنی جان کے موتی اُن پر نچھاور کرتا ہوں، اور مثال بلبل عاشق ہمیشہ اُن کی مدح میں نغمہ سرا ہوں۔	۴۴ غلامِ شاہ مردانم، نثارش گوہر جانم ہمیشہ منقبت خوانم، بہ طرزِ بلبلِ شیدا
حضرت فاطمہؑ زہرا کا واسطہ اور اس ساقی کوثر کا واسطہ، جو قیامت میں تشنہ کاموں کو اجام کوثر سے سیراب کرنے والے ہیں	۴۵ برائے حضرت زہراؑ برائے آں ساقیٔ کوثر کہ ہر تشنہ کامان قیامت او بود سقّا

ترجمہ اردو		متن فارسی
بحق رابع آلِ عبا حسینؑ سبز قبا جو باغ سیادت کے سروِ سہی قد ہیں۔	۴۶	بحق رابع آلِ عبا آن سبز پیراہن کہ از باغ سیادت ذات او سروِ سہی بالا
اور اس شہیدِ کربلا کے طفیل میں کہ جن کی عزاداری میں زمین بید کی طرح لرزاں ہے۔ اور آسمان لالۂ سرخ کی طرح خون روتا ہے۔	۴۷	برائے آں شہیدِ کربلا کاندر عزائے او زمیں چوں بید می لرزد فلک چوں لالہ حمرا
الٰہی مجھے توفیق عطا فرما کہ تیرے فیض کی تائید سے جلد ہی میں نجف اشرف کی طرف روانہ ہو جاؤں تاکہ جو کل ہونے والا ہے وہ آج ہی ہو جائے۔	۴۸	موفق کن بہ توفیقے کہ زود از فیض تائیدت شوم سوئے نجف راہی کنم امروز را فردا
آپ سے محبت کرنے والے کے لئے دو جہاں میں روحانی سرور اور عزت ہے۔ اور فاتح خیبر کا دشمن دونوں جہانوں میں رسوا ہے۔	۴۹	سرور و عزت دارین از بہرِ محبت اُو عدوئے فاتح خیبر بود در دو جہاں رسوا
اے احسن ناداں مدح شاہِ مرداں میں خاموش ہو جا، دبیر فلک کہتا ہے کہ مجھ میں اب لکھنے کی طاقت نہیں ہے۔	۵۰	خموش اے احسن ناداں کہ مدح شاہِ مرداں دبیر آسماں گوید ندارم طاقت املا

حوالہ:- روضۂ رضوان گلدستۂ شعرا، کتاب نمبر ۴-۹-۱۲/۸۰ صفحہ نمبر ۲۳ طباعت دیوان بہ سال ۱۸۹۷ء آصفیہ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد۔

طوطی ہند حضرت امیر خسرو صوفی رحمۃ اللہ علیہ
آستانۂ مشکل کشا پر

ولادت ۱۲۵۲ء
وفات (۶)

آپ کا عُرف خواجہ ابوالحسن اور لقب طوطی ہند ہے۔ ہندوستان کے مشہور صوفی شاعر تھے۔ بلخ سے ہندوستان آئے، آپ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے حضرت محبوب الٰہی آپ کو بہت چاہتے تھے۔ امیر خسرو کو محبت سے ترک اللہ کہکر پکارتے تھے، خسرو کو فن موسیقی میں اچھا کمال تھا اور ستار بھی اچھا بجاتے تھے آپ مشائخین کی مجلسوں میں مفتاح السماع کے نام سے مشہور ہیں۔ امیر خسرو کا اپنے پیر کی وفات کے چھ ماہ بعد انتقال ہوا۔ حضرت محبوب الٰہی کے قریب دفن ہوئے۔ ان کے اشعار کی تعداد چار، پانچ لاکھ بیان کی جاتی ہے۔ آپ کی تصانیف حسب ذیل ہیں۔

(۱) تحفۃ الصغر (۲) اوسط الحیٰوۃ
(۳) غرۃ الکمال (۴) بقیہ نقیہ
(۵) قران السعدین وغیرہ

حوالہ: قاموس المشاہیر جلد اوّل صفحہ نمبر ۱۲۱ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد نمبر ۹۱۴۳ ۲۸ ۹ ج - ا - ن ظ ا - ق مطبوعہ ۱۹۲۴ء نظامی پریس بدایونی

منقبت نمبر (۱)

متن فارسی | **اردو ترجمہ**

امیر المومنین را می پرستم
امام المتقین را می پرستم

1 میں مومنین کے امیر کا پرستار ہوں، میں متقیوں کے امام کا پرستار ہوں۔

نبیؐ منی، فتیٰ گفت است جبرئیلؑ
امامؑ این چنیں را می پرستم

۲ میں ایسے امام کا پرستار ہوں جس کے بارے میں نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ وہ مجھ سے ہے اور جس کی شان میں جبرئیل نے لافتیٰ کہا۔

وصی داین عمؐ و یار احمدؐ
امام السابقین را می پرستم

۳ میں سابقینِ اسلام کے امام کا پرستار ہوں جو نبیؐ کا دوست اور چچازاد بھائی اور وصی ہے۔

علیؑ والی شمشیر و دین کہ
امام الناصرین را می پرستم

۴ میں حضرت علیؑ صاحب ذوالفقار اور دینِ حق کی نصرت کرنے والے امام کا پرستار ہوں۔

دلا! از عشق آں شاہ و گرداں
امام العاشقین را می پرستم

۵ اے دل اس شاہ ولایت کے عشق سے غافل نہ رہ میں عاشقوں کے امام کا پرستار ہوں

علیؑ را منقبت ہا گفت یزداں
امام الراشدین را می پرستم

۶ اللہ تعالیٰ نے علیؑ کی توصیف بیان کی ہے میں ہدایت یافتوں [illegible] پرستار ہوں۔

متن فارسی — **اردو ترجمہ**

۷ کدام است چوں علیؑ بر کنندہ خیبر
امام الاشجعین را می پرستم

کون ہے جو علیؑ کی طرح در خیبر اکھاڑ دے، میں بہادروں کے امام کا پرستار ہوں۔

۸ مرا عشق است بر اولاد حیدرؑ
امام العارفین را می پرستم

مجھ کو اولاد علیؑ سے عشق ہے اس لئے میں عارفین کے امام کا پرستار ہوں۔

۹ قسیم النار و جنت شاہ مرداں
امام القاسمین را می پرستم

شاہؑ مرداں دوزخ اور جنت کے تقسیم کرنے والے ہیں میں قاسمین کے امام کا پرستار ہوں۔

۱۰ تو خسرو مذہب خود را بگوئی
امام راستیں را می پرستم

اے خسرو تو اپنا مذہب بیان کر کہ میں امام برحق کا پرستار ہوں۔

(منقبت ۲)

۱ شہر دل آباد شد از رحمت پروردگار
کاندریں شہر است حیدرؑ برگزیدہ شہریار

رحمت پروردگار سے دل کا شہر آباد ہے کیونکہ اس شہر میں برگزیدہ بادشاہ حضرت علیؑ کی حکمرانی ہے۔

۲ کس عدیل مرتضیؑ نبود ز یاران رسولؐ
آرے آرے کے بود ہمسر بہ شبیر کردگار

اصحاب رسولؐ میں کوئی بھی حضرت علیؑ مرتضیٰ کا ہمسر نہیں تھا، ہاں ہاں

حوالہ:- نقل از رسالہ آئینہ تصوف مولفہ شیخ عبدالعزیز صاحب قانون گوئے صفحہ ۳۲ کتاب مطبوعہ بسن ۱۹۰۵ء لاہور پریس۔

اردو ترجمہ	متن فارسی
شیر خدا ہیں اور کون ان کا ہمسر ہو سکتا ہے۔	
اگر وہ سب سے افضل نہ ہوتے تو ہاتف غیب سے لا فتیٰ الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار کی صدا کیوں آتی۔	گر نہ افضل بر ہمہ چوں آمد ایں ہاتف غیب ۳ لافتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار
اگر میں علیؑ کو دوست رکھوں تو بہ لحاظ شریعت کوئی خوف نہیں ہے لیکن خارجی کی طرح ان کو دوست رکھنے سے میں کیوں بخل اور کوتاہی کروں۔	گر علیؑ را دوست دارم در شریعت باک نیست ۴ چوں کنم لیکن بہ بخل خارجی اے دوستدار
اگر خسرو کے جسم کو مست ہاتھی کے پیر کے نیچے بھی ڈالدیں تو اُس شاہ دلدُلؑ سوار کی محبت اس کے دل سے نہ جائے گی۔	گر تن خسرو نہی در زیر پائے فیل مست ۵ حُب از دل بر ندارد زاں شہ دُلدُل سوار

نوٹ: نقل از رسالہ تصوف مولفہ شیخ عبدالعزیز صاحب قانون گوئے صفحہ ۳۵ مطبوعہ ۱۹۰۶ء مطبع لاہور پریس۔

(منقبت ۳)

اردو ترجمہ		متن فارسی
اے بندۂ مومن تو خواجۂ قنبر کی محبت میں حاضر ہو کیونکہ حاضر اور غائب کے امام امیر المومنین حیدر ہیں۔	۱	بیا اے بندۂ مومن ابر مہر خواجۂ قنبر امام حاضر و غائب امیر المومنین حیدر
دنیا اور عقبیٰ دونوں کے امام امیر المومنین حیدر ہیں جو ظاہر و باطن کے ولی اور وصی حضرت مصطفےٰ ہیں۔	۲	امیر المومنین است آں ز دنیا و ہم از عقبیٰ تجلی ظاہر و باطن وصی مصطفےٰ حیدر
حضرت رسول خدا کے بعد تخت سلطنت کی لگام وہ راست گو رکھتا ہے جس کے دوش پر قبائے لافتیٰ ہے اور سر پر تاج ھل اتیٰ ہے۔	۳	سریر سلطنت بعد از نبی آں راست گو دارد شہ کہ لافتیٰ بر دوش و تاج ہل اتیٰ بر سر
اس سلطان دو عالم کو اللہ نے تیغ دو سر اس لئے عطا فرمائی، کہ ذوالفقار کی ضرب سے دونوں عالم کو فتح کر لیں۔	۴	خدا تیغ دو سر زاں داد سلطان دو عالم را کہ تا ہر دو سرا گیرد بہ ضرب تیغ دو پیکر
خورشید فلک کی چمک شاہ ولایت کے مہر سے ہے ورنہ خورشید ایک چنگاری ہے جو عین خاکستر ہے۔	۵	فروغ آفتاب چرخ را از مہر شہ باشد وگرنہ ہست خورشید اخگرے زیں خاکستر

متن فارسی	اردو ترجمہ
علیؑ گو ہست فخر تاجداران جہاں بودش بدلق بے فقر بردوش دلباس صفدری بردر	حضرت علیؑ فخر تاجداران جہاں ہیں، اگرچہ آپ کے دوش پر فقر کی چادر اور جسم پر لباس صفدری ہے۔
چہ غم دارد بروز حشر از عصیان خود خسروؔ چو آلِ مصطفےٰ دارد شفاعت خواہ در محشر	خسروؔ کو قیامت میں اپنے گناہوں کا کیا غم ہو سکتا ہے جبکہ آلِ مصطفےٰ محشر میں اس کے شفیع ہونگے۔

حوالہ: نقل از رسالہ آئینہ تصوف مؤلفہ شیخ عبدالعزیز صاحب قانون گو صفحہ ۳۳ تا ۳۴ مطبوعہ ۱۹۰۵ء لاہور پریس

شاعر فلسفی مرزا اسد اللہ خاں غالب المتخلص بہ اسد و بعد غالبؒ آستانہ علیؑ پر!

ولادت ۱۷۹۷ء وفات ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء

آپ بمقام آگرہ پیدا ہوئے، نظام جنگ بادشاہ دہلی سے آپ کا لقب مرزا نوشہ اور خطاب نجم الدولہ، دبیر الملک عطا ہوا، فارسی عربی، اردو کی تعلیم قابل اساتذہ سے حاصل کی، پہلے فارسی میں اشعار لکھتے تھے، اس کے بعد رفتہ رفتہ اردو شاعری بھی شروع کر دی۔ اسد اللہ الغالب حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کی ہدایت کی بنا پر اپنا تخلص غالبؒ رکھا، غالبؒ نواب یوسف علی خاں والئی رام پور کے استاد بھی تھے۔ دور دراز شاگردوں کے کلام کی اصلاح بھی مراسلت ہی کے ذریعہ ہوتی تھی۔ آپ کے شاگردوں میں متعدد ہندو بھی تھے۔ حسب ذیل تصانیف غالبؒ کی یادگار ہیں۔

عود ہندی۔ کلیات نثر فارسی۔ نامۂ غالب
اردوئے معلیٰ۔ دیوانِ اردو۔ کلیات نظم فارسی وغیرہ۔

حوالہ:۔ تاریخ ادب اردو یعنی ہسٹری آف اردو لٹریچر مصنفہ رام بابو سکسینہ ایم۔ اے صفحہ ۳۷۹ نمبر ۳۰۹۰ ۸۹۱ اسٹیٹ لائبریری دکن مطبوعہ ۱۹۶۶ء لیتھو پریس دہلی

ترجمہ اردو		متن فارسی
ہزار آفریں مجھ پر اور میرے دین پر، کیوں کہ انعام عطا کرنے والے کی پرستش میرا آئین ہے۔		ہزار آفریں بر من و دین من کہ منعم پرستیست آئین من
میرے لب ولی اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور میرا دل ولی اللہ کا رازدار ہے۔	۲	لبم در شمار ولی اللّٰہیست دلم رازدار علیؑ اللّٰہیست
خوشی کی محفلوں میں حضرت علی علیہ السلام میرے ہمنوا ہیں اور غم کے گوشہ میں میرے اندوہ کو دور کرنے والے علی ہی ہیں۔	۳	بہ بزم طرب ہمنوایم علیست بہ کنج غم اندہ ربایم علیست
دریا ہو کہ صحرا میری نجات دینے والے وہی ہیں، اور سمندروں کے طوفان سے مجھ کو نجات دینے والے وہی ہیں۔	۴	بہ صحرا بدریا براتم ازوست بہ دریا ز طوفاں نجاتم ازوست
میں حضرت علیؑ کے چہرے میں نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتا ہوں، یوں سمجھو کہ چاند میں آفتاب کا جلوہ دیکھ رہا ہوں۔	۵	کنم از نبیؐ روئے در بوترابؑ بہ مہ بینگرم جلوۂ آفتاب
دو مبارک اور معزز دوستوں یعنی حضرت نبی صلعم اور حضرت	۶	دو فرخندہ یار گرانمایہ بلیں دو قالب ز یک نور و یک سایہ بلیں

متن فارسی		ترجمہ اُردو
		علی علیہ السّلام کو دیکھو، یوں سمجھو کہ دو جسم ہیں جو ایک نور اور ایک ہی سایہ سے ظاہر ہوئے ہیں۔
ہمانا پس از خاتم المرسلینؐ بودتا بہ مہدیؑ علیؑ جانشیں	۷	یقیناً حضرت خاتم المرسلینؐ کے بعد حضرت مہدیؑ آخرالزماں تک علیؑ (آئمۂ اطہار) آپ کے جانشیں ہوئے۔
نژادِ علیؑ با محمدؐ یکیست محمدؐ ہماں تا محمدؐ یکیست	۸	حضرت علی علیہ السلام اور آنحضرت کا نسب ایک ہی ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلعم سے حضرت مہدیؑ آخرالزماں تک سب ایک ہی ہیں۔
زغالبؔ نشاں جز براں در مباد چنیں باد فرجام و دیگر مباد	۹	غالبؔ کا نام و نشان آپ کے در (درِ علیؑ) کے سوا کہیں اور نہ ہوگا، کیونکہ اس کا خاتمہ بھی ایسا ہی ہوگا اس کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

حوالہ:۔ دیوان غالبؔ نمبر ۔ از صفحہ $\frac{۱۲۹}{۱۵۵}$ تا در فن ادب نظم فارسی لائبریری سالار جنگ میوزیم حیدر آباد، دیوان مطبوعہ بہ سال ۱۸۷۲ء مطبع اودھ لکھنؤ۔

دُعائے صباح یعنی نور کا تڑکا

یہ دُعا امیرالمومنین امام المتقین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی بے شمار دعاؤں میں سے ایک دُعا جس میں جناب امیر علیہ السلام نے بڑے ہی حکیمانہ انداز میں یہ بتایا ہے کہ صبح ہوتے وقت عبد و معبود میں کس طرح راز و نیاز کی باتیں ہونا چاہیئے یہ علم افروز ملفوظات صاحبان معرفت کے لئے درس عمل اور غفلت کی نیند سونے والوں کے لئے تازیانہ ہیں۔

اس دُعا کا فارسی ترجمہ مرزا غالب کے زورِ قلم کا نتیجہ ہے۔ اور اس کا اردو ترجمہ سرکار تاج العلماء خلف اصغر علامۂ دہر جناب سید علی محمد صاحب مجتہد مرحوم (سلطان العلماء) کے قلم معجز رقم سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

(اقتباس "نور کا تڑکا"، از زبدۃ العلماء مولانا سید آغا مہدی صاحب قبلہ)

غالب کا منظوم ترجمہ

یہ وہی ترجمہ ہے جس کا تعارف مذکورہ بالا سطور میں ہوا۔ مرزا نوشہ مرحوم کی یہ آخری تالیف ہے اس لحاظ سے ان کے عقائد کی آئینہ دار بھی ہے اسی کو ہم من وعن اس لئے درج کرتے ہیں کہ غالب کے دینی خدمات

میں ایک عرفانی اضافہ کی یاد ایک بار پھر تازہ ہو جاتی ہے ——— اور ——— اس ترجمہ سے غالب کے عربی ادب میں کمال کا بھی پتہ چلتا ہے

اے خدائے داور کو بر کشاد | از درخشیدن زبان با مداد
بارہائے تار شب را آفرید | پردہ ہائے تار ظلمت در کشید
کرد صنع چرخ گرداں استوار | در مقادیر تزیین آشکار
اے خداوندی کہ تاب آفتاب | کرد یکجا با فروغ التہاب
چہرۂ مہر درخشاں بر فروخت | با ہمہ تابش در آتش خیت سوخت
در جہاں ہستیش ہم جنس کیست | ہیچ مخلوقے بدو ہم جنس کیست
اے کہ ذاتش را بہ ذاتش رہبری | گشت از ہم جنسی عالم بری
برتر از کیفیت آمد گوہرش | کیفیت ہا نیستی گیرد برش
اے کہ نزدیکی بخطرات ظنون | دور تر ہستی ز دیدار عیون!
یعنی از دیدہ شدن ذاتش بریست | ہر کرا از جہات پیکر نیست
گوہر او از پس و پیش ست بیش | کرد ہستی را احاطِ علم خویش
ہر چہ در عالم بہ ہستی رو نمود | بیش از ہستی بہ علمش رہ کشود
اے کہ در گہوارۂ امن و اماں | خواب را در چشم من کردی نہاں
باز چشم من بہ بیداری کشاد | سوئے احسان و عطائی کو بداد
دست او بر لبست دست ہر زماں | قدرت او عبدی دادم اماں
بر فرست ای داور ہستی درود | بر کسی کو سوئے تو راہم نمود
در شب تاریک تر شد رہنما | سوئے درگاہ تو ای گیتی خدا
از سبب ہائے تو اے رب الامین | از شرف گیرندۂ حبل المتین
آں فروزاں گوہر نیرہ نژاد | آنکہ بر دوشِ بلندی پا نہاد
آں کہ آمد در نخستیں روزگار | پائے او بر جائے لغزاں استوار

نیز بر آتش که از بس طاهر اند — پاک دین و برگزیده ظاهر اند
نیک کرداران و یزدان برگزین — برگزیده گوهران پاک دین
ای خدا بگشا مصابیح الصباح — از برای ما بمفتاح الفلاح
یعنی ای دادار گیتی دادگر — برگشا بر ما تو درهای سحر
از کلید لطف درها باز کن — بهر ما سامان رحمت ساز کن
بهترین پیرایهٔ رشد و سداد — در برم پوشان تو ای رب العباد
برفشان در من ینابیع الخشوع — از ره دائم کن روان عین الخضوع
پیشگاه عظمت ای بی نیاز — کن روان از چشم من آب نیاز
دائم از بیم حدودت ای کردگار — اشک ها از گوشهٔ چشم بیار
سبکی نادانیم تادیب کن — از شکیبائی مرا تهذیب کن
گر نباشد از تو آغاز کرم — ور نه توفیق تو باشد رهبرم
کس نیارد بردن من سوی تو — در گشاده تر رهی در کوی تو
گر مرا حلم تو بسیار و بر آن — برکشد زنجیرهٔ حرص ام دراز
کس نیامرزد گناهم ای خدا — سرنگون افتادن من در هوا
نصرت تو گر مرا نیاید معین — گاه جنگ نفس و شیطان لعین
آن چنین خذلان بجز ما لم کشد — در همه رنج و تعب جانم کشد
خود تراهی بینی ای هستی خدا — کامدم سویت بامید و رجا
دست پیوستم باطراف الحبال — چون گنه افگند دورم از وصال
چون بدوری در شدم زبارگاه — زانکه چیره شد بمن دست گناه
زشت هر کوبی که نفس من بران — از هوا و حرص شد دائم روان
شاه از تسویل نفس ذو فنون — کان بود از آرزوهای ظنون
آه زان خواهش کزو برخاسته — آرزوها آردش آراسته
هر زمان کامی بهر سو پیش برد — فرش خواهش ها بهر سو گسترد

بر درازی ها کشد طول امل
نیست نادان نفس فرمان ناپذیر
جرأت و گستاخی و عصیان کند
ای خداوندا من از دست کجا
سوی تو بگریختم با اضطرار
در سنهای تو ای گیتی خدا
درگذر از من تو ای رب الوری
لغزشی کز من بیاید آشکار
عفو کن افتادن من در بلا
زین که هستی سرور و معبود من
در زمان هر کجا گه دیده‌ام
خود چه سان حیرانی ای پروردگار
یعنی آن مسکین که آید دست رد
از گناه خود گریزان آمده
ره نیز دهی را که خواهد راه تو
سوی درگاه تو باشد تیز گام
تشنه را باز می داری چرا
آب جویان آمده بر چشمه سار
زینهار این سرزمین تو از بر ملال
باب تو مفتوح باشد جاودان
تا بیابانی و هم لطف آشکار
هر که می خواهدش می آید بنزد
این درت بر روی کس بربسته نیست

تا به دوری افتد از حسن عمل
که بود پیش خداوندش دلیر
سرکشی از طاعت یزدان کند
گرفتم در دانهٔ رحم ترا
از وفور خواهش نا استوار
باز پیوستم سر انگشت ولا
هر چه کردم از گناه و از خطا
درگذر از من تو ای پروردگار
باز دان هر چه زاید زان عنا
غایت هر خواهش و مقصود من
نیز در هنگام آرامیدنم
بی نوائی گاه مدت با اضطرار
با همه درد ناشکیبی سوی تو
در خطای خود پشیمان آمده
قصد او باشد همه درگاه تو
میکنی دورش چرا از راه کام
آنکه سوی حوض تو شد ره گرا
تا لب خود تر کند زان آبشار
پر بود هنگام قحط و خشک سال
بر رخ خواهنده و ناخوانده گان
بر در بگشاده ات بند باز
وانکه ناخواهش نیز آید بنزد
خوانده و ناخوانده بود این جایی ست

از کمال رحمت ایں فتح باب — تا همه گردند از تو بهره یاب
بخشش خود را تو زنجیر دراز — برکشیدی ای خدای بی نیاز
خود همی بندی در رحمت بر روی کس — جز به رحمت می نه بینی سوی کس
لطف تو عام ست هرگز نیست خاص — دور تر رفته ازیں در اختصاص
بسته نبود بر رخ کس باب تو — هر کسی رخشان بود از تاب تو
ابر تو ریزد به هر دامن گهر — هر کسی را فیض تو آید ز در
ممسکی و بخل در تو یافت نیست — آنکه در هستی بود بی بهره کیست
غایت مامول و مسئولم تو یی — آنچه مقصود و مامولم تو یی
ایں زمام نفس خود را ای خدا — کرده ام پر بسته بند رضا
مرکب نفسم که از بس سرکش ست — هر زمان سر بر فلک چون آتش ست
بار رضایت کرده ام فرمان پذیر — تا بود در مجلس فرمان اسیر
هر چه پیشش آیدش گیرنده شود — هر چه بدهندش پذیرنده شود
گه همه تلخی پذیرندش بکام — در کشند یکسر چنان کز شهد جام
خواهش خود را نماید بی نشان — خواهش تو پیش گیرد جاودان
از گناهم بود بس بار گران — رافت و رحم تو کردش بی نشان
بی نشانش کردم از الطاف تو — ساختم معدومش از اعطاف تو
دیں هوای نفس من گمراه کن — از طریق راستی بی راه کن
سوی لطف و رافت ببر دمش — سوی غفاری و عفوت بردمش
ای خدا بر من بیار ایں بار داد — یا فروغ رستگاری در شاد
دیں سحر را کن تو ای پروردگار — از برای دین و دنیا پاسدار
کن تو ایں شام هرا بر من بسر — از همکا [illegible] اعدا پر شده
ده نجاتم از هوای نفس بد — زانکه [illegible] بر نیک و بد
هر چه خواهی می کنی تو هر زمان — ای تو [illegible] مهربان

هر که را خواهی تو ملکی میدهی　　تاج شاهی بر سرش هم می نهی
می ستانی باز ملک و مال را　　آنچه خواهی می کنی احوال را
هر که را خواهی تو عزت میدهی　　هر که را خواهی تو ذلت میدهی
ای خدا از دست خیر خود توئی　　قادری بر جمله اشیا پس توئی
روز را در شب تو پنهان می کنی　　هم توئی شب را بروزی آوری
زنده از مرده هویدا می کنی　　مرده را از زنده پیدا می کنی
هر کرا خواهی تو روزی میدهی　　بیشتر از اندازه و مقدارش دهی
هرچه خواهد عفو تو خود آن کند　　چاره آن جرم و آن عصیان کند
برزداید هرچه کردم از گناه!　　بر کرانم آرد از کار تباه
لطف تو نگذاردم در بند آز　　تا نمانم بستهٔ بند نیاز
جز تو معبود نشد هستی گرا　　بهر تو آریم تسبیح و ثنا
مر ترا دائم ستایش گستریم　　در ستایش ها نیایش آوریم
کیست آن کو داندت حکم و توان　　پس نیابد بیم تو او را بجان
کیست آن کو آنچه هستی داندت　　پس زند نا ترسد و ناخواندت
از توان تست تالیف الفرق　　باشد از رحم تو تفلیق الفلق
فرقه های مختلف یکجا کنی　　صبح را از تار شب پیدا کنی
تار شب را ساختی رخشنده رخت　　آب را کردی روان از سنگ سخت
آب را کردی دو گونه آشکار　　یک بود شور و دگر شیرین گوار
از فشارنده که آن باشد سحاب　　خود فرود آورده ریزنده آب
ساختی خورشید و مه را آشکار　　در جهان مثل چراغ نور بار
بی از آن کز احتمال رنج و درد　　ماندگی آید ترا از کار کرد
ای یگانه با همه عز و بقا　　بندگان را بست کردی از فنا
ای خدای پاک و ای رب ودود　　از فرازین بر فرود آور درود

بحق محمد مصطفیٰ و آل او — آن گزیدہ گوہران پاک خود
بشنو آوازم پذیرا کن دعا — دشمنانم را گزین بہر فنا
از کرم امید من کن استوار — ای کہ خوانندت پے کشف ضرار
ای بعسر و یسر ما مول ہمہ — وی ز تو انجاح مسئول ہمہ
حاجت خود پیش تو آوردہ ام — ناگزیری بر تو عرضہ کردہ ام
پس بناکامی مگردانم ز جود — از گزیدہ بخشش خود ای ودود

ای دہندہ ای دہندہ مہربان
مہربان تر از ہمہ رحمت کناں

تاج العلماء کا نثر ترجمہ

اے کارساز تیری قدرت نے یہ شیریں زبان صبح صادق ظاہر کی ہے راست گوئی اور روشن بیانی اس کی ساری خدائی میں مشہور کر دی ہے یہ گھٹیا گھپ دھندلکی رات ہے جس کی چرائی میں مشکیوں کی قطار ہے گردوں گرداں کو عجب جڑی ہوئی سجاوٹ دی ہے سورج کے چہرہ کو کیا خوب جگمگاہٹ اور دمکتاہٹ عطا کی ہے تو خود ہی اپنی پاک ذات بتاتا ہے ناچیز بندوں کے بھیس میں کب آتا ہے بصارت کی دیکھ بھال سے تو بہت دور ہے بصیرت البتہ تیری قرب سے مسرور ہے تو نے سب چیزوں کو پہلے ہی سے جان لیا تھا اُن کا آغاز و انجام خوب پہچان لیا تھا جب تو نے ایسی عمدہ ایجاد فرمائیں نک سُکھ سے اچھی بنائیں تو ہی نے تو امن دامان کا جھولا جھلایا اور اپنے فضل و کرم کا پالنا ہلایا اور مجھے اس زبردست قدرت سے تھپک تھپک اور حکمت کی لوریاں دے

دے کر سُلا دیا۔ ایسی ایسی راحتیں مہیّا کیں کہ بے تکلّف میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں پھر جب کبھی میرا نہ وہ بلا دینے مجھے اس خواب غفلت سے چونکا دیا تو فوراً اخوانِ نعمت پر اپنے احسان کا گنا کس کے میرے سامنے لایا طرح طرح کے نفیس کھانوں سے مجھے خوب چھکایا اور جب کوئی آفت آسمانی اور بلائے ناگہانی آئی تو تُو نے فوراً اپنے آسمانی راج کا زور دکھا دیا اور اُسے میرے پاس سے بہت دور ہٹا دیا (پس اب تیری درگاہ میں بکمال ادب عرض ہے) کہ عزّت و آبرو بڑھا۔ اور اپنا فضل و کرم فرما۔ اپنے اس حبیب پر جس نے گمراہی کی گھاٹیوں میں تیری راہ بتائی اور اس کی بدولت ایک خدائی اندھیر کی ٹیڑھی بجھی پگڈنڈی چھوڑ کے انصاف کے سیدھے ڈھرّے پر آئے وہی پاک بیک (رسول) جس نے رشتۂ محکم تیری اُلفت کا مضبوط تھام لیا اور مرتے دم تک تیری محبّت کا دامن ہاتھ سے نہ دیا اور کسوٹی پر کسے ہوئے جس کی کھری لیاقت کو تُو نے ایسا رتبہ عالی عطا فرمایا کہ اُسے نیکوں کی آنکھوں کا تارا بنایا اور اُن کے دلوں پر اس کا سکّہ بٹھا دیا۔ وہی ناجی تیرا پیامی (رسول) جس نے تیری محبت و سرفروشی و جانبازی کا ایسا حق ادا فرمایا کہ پھر کسی لغزش گاہ نشیب میں اس کا قدم نہ ڈگمگایا جب تک اس کے دم میں دم رہا تیری راہ میں سرفروشی پر ثابت قدم رہا اور اسی طرح عزّت و آبرو بڑھا۔ اس کے اُن چیندہ اہل و عیال کی جو اسی کے قدم بقدم چلے کسی کٹھن مصیبت میں تیری اُلفت سے نہ ڈگے۔ تیرے ہی بارگاہ عزّت سے جنھوں نے آبرو پائی تھی پاکیزگی و بھلائی تیری بدولت جن کے حصہ میں آئی تھی پھر رحمت کی کنجی سے صبح کے کواڑے کھول دیئے۔ میرے بدن پر پرہیزگاری کی

ا دروازہ کو کواڑ اس وقت کہا جاتا تھا۔ مومن کہتے ہیں۔
توڑا در حصارِ ستم کے کواڑ کو — اس دیو کو جو دو کیا کاٹا پہاڑ کو

کی نفیس پوشاک ہو اور ہدایت کا خلعت میرے قالب پہ ٹھیک ٹھاک ہو ، تیری ہی بزرگی کے طفیل سے بینائی نہیں سے میرے چشمۂ دل کی خاکسار کے سوتے بہیں اور تیری دہشت سے میری آنکھوں کے کونوں سے آنسوؤں کی نہریں بہتی رہیں تیرے ادب دینے سے محروم ہو کے پابند خیال خام نہ ہوں اور نادانی کی خفت اور ناداری کی جھانجھ کی وجہ سے بے لگام نہ ہوں اگر تیری ہی رحمت و نیک توفیق میری بندہ لبستہ سے پہل نہ فرمائے گی تو شاہراہ ہدایت کیونکر میرے ہاتھ آئے گی اور تیری ہی پہلو تہی نے اور ان سے ظالم کے ہاتھ میں میرا ہاتھ دے دیا تو پھر میں نے کیونکر اپنا بچاؤ کیا اور جب میری خواہش مجھے کھڑ کھڑائے گی منھ کے بل گرائے گی تو پھر کون مجھے دیکھے سنبھالے گا ۔ میرا نفس ناپاک بھی میدان میں تجھ سے لڑنے آیا ہے ۔ اور اپنے ساتھ اپنے حمائتی شیطان کو بھی لایا ہے ، الٰہی پس اگر تیری مدد نے پائنہ نہ دی تو لڑائی کے کھیت میں یہ بڑی دھوم ڈالیں گے ۔ الٰہی بڑی آس لگا کے تیری طرف آیا ہوں تیرے دامن رحمت کی جانب پناہ لایا ہوں ۔ اگر تو نے گناہوں سے نہ بچایا تو مجھے خانۂ احسان سے دوری ہوگی خداوندا بد گمانی و طول عمل نے راہوار کج رفتار ہوا و ہوس پر سانہ دیراق لگایا ہے اُسے خوب سجا سجایا ہے اور تیار کر کے اُسے نفس ناپاک کے سامنے لایا ہے ۔ الٰہی اپنے دست اُمید سے میں نے تیرا باب رحمت کھٹکھٹایا ہے اور خواہشوں کی کشاکش سے بھاگ کے یہ بندۂ ناچیز تیرے در دولت پر آیا ہے تیرا دامن دولت مضبوط تھام لیا ہے پس میرے قصوروں سے درگزر فرما اور مجھے میرے گناہوں کی وجہ سے ہلاکت میں نہ پھنسا کہ تو ہی تو میرا مالک و مولیٰ ہے اور سردار و آقا ہے تجھی سے ہر طرح کی اُمید ہے تیری ہی رحمت کی آرزو ہے ۔ تجھی پر اعتماد ہے ۔ تو ہی نے مجھے پالا ہے ۔

زندگی میں اُٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا تیری ہی کاریگری کا نمونہ ہے پس یہ کیونکر
باور ہو کہ تجھ سا مبدءِ فیض ایسے کمال کے مارے کہ خوان نعمت سے محروم
کرے اور ایسی پیاس کی دھونکنی میں لبِ دریا سے مایوس ٹکا رہے کہ ہر
وقت ہر کس و ناکس کے لئے تیرا درِ رحمت کشادہ ہے سارے ارادوں
کا تو ہی انجام ہے سب دعاؤں کا تیری ہی طرف اختتام ہے الٰہی اگرچہ
رہوارِ نفس سرکش اور سینہ زوری پر آمادہ ہے لیکن میں نے تیری
مشیّت کے بندھن سے اس کی باگ مضبوط باندھی ہے اور تیرے
سجدہ میں جھک کے اپنے پیٹ پر سے گناہوں کا بار گرا دیا ہے۔ الٰہی
یہ خواہشیں کبھی نصیحت نہیں مانتی ہیں مگر تیری حکمت کے امرت کے آگے
اس کی سب شرارت بے کار ہے۔ الٰہی آج کے نور کے تڑکے کو تو ہدایت
کی چمک دمک عطا فرما اور مجھے دین و دنیا کی ہر بلا سے بچا اور آج کی شام
کی دھندلکی کو میرے حق میں سپر بنا دے اور دن کی کھوٹ سے مجھے اس کی اوٹ
میں چھپا لے اس لئے کہ تو ہی تو قابو پا جاتا ہے۔ جس پر چاہتا ہے دے
ڈالتا ہے ملک جسے چاہتا ہے اور نکال لیتا ہے ملک جس سے چاہتا ہے اور
رسوا کر دیتا ہے جسے چاہتا ہے تیرے ہی تو ہاتھ بھلائی ہے اور ہر چیز تیرے
ہی تو بس میں ہے۔ پیرا دیتا رات دن میں اور پیرا دیتا ہے دن رات میں
اور نکالتا ہے زندہ مردے سے اور نکالتا ہے مردہ زندہ سے اور روزی
دیتا ہے جسے چاہتا ہے بے حساب۔ نہیں ہے کوئی خدا مگر تو پاک ہے
تو سب کا خالق یکتا ہے سراسر لائق مدح و ثنا ہے۔ جو تیری قدرت
جان جائے گا وہ کیا ڈرے گا تجھ سے اور جو پہچان جائے کہ تو کون ہے
اور کیا ہے تو وہ کیا دہشت کرے گا تجھ سے جدا جدا قوموں میں الفت

ع حاصل مصدر آز کے ہم معنی۔

دے دینا تیری کامل قدرت کا حق ہے تیری ہی ہیبت سے سحر کا کلیجہ شق ہے تیرے ہی جلال سے پھولا ہوا یہ لالہ زار شفق ہے تیرے ہی دبدبہ سے یہ چاند کا چہرہ فق ہے تو ہی نے ایسے ایسے سخت پتھروں سے ایسے نرم پانی کے سوتے بہائے کچھ میٹھے کچھ کھاری بنائے گھنگھور گھٹا سے کیسے جھما جھم مینہ برسائے سورج اور چاند کے کیا کیا جگمگ جگمگ کرتے ہوئے جگمگے چراغ جلائے۔ نقش اول میں ایسے کاریگروں کا طلسم دکھایا نہ پہلے سے مشق کی نہ ڈھب ڈالا نہ رتی بھر اس کرتب نے تجھے تھکایا تیرے ہی حصہ میں عزت و آبرو و ثبات ہے تیرے ہی ہاتھ سارے جہان کی موت و حیات ہے اس گوروندے اور ان مٹی کی مورتوں کی سمجھ سے بنیاد ہے، کاریگری میں تو بڑا استاد ہے الٰہی محمد پر رحم فرما۔ اور آخرت میں اُن کی عزت و آبرو بڑھا اور ان کی آل و اولاد کی عنایت کی نظر رکھ کہ وہ سب بڑے ابرار ہیں تیری فدائیوں کے سردار ہیں اور اُن کے وسیلہ سے میری سب حاجتیں اور آرزوئیں بر لا۔ اور دلی مطلبوں اور تمناؤں تک مجھے جلد پہونچا اور آوارگی سے میرے گڑگڑانے پر رحم کھا اور میرے بیریوں کو ہلاک کر، سوا تیرے کون ہے۔ جسے ہم کٹھن وقت میں بلائیں اور رنج و راحت میں جس کی طرف دل سے لو لگائیں؛ من و عن سب اپنی حاجت تجھ سے کہہ دی ہے تیری بخشش پر نظر کی ہے۔ پس مجھے اپنی کامل نعمتوں سے سیر کر میری حاجت روائی میں ہرگز دیر نہ کر میری مرادیں بر لا اور اپنی بخشش سے مجھے مایوس واپس نہ فرمائے کریم! اے رحیم! تو ہی تو مہربانوں کا مہربان ہے تیرے ہی بار احسان میں دبا ہوا سارا جہان ہے آمین۔ آمین یارب العالمین، الٰہی میرا دل گھٹا ٹوپ میں آیا ہے تاریک پردہ اس پر

؎ یعنی گناہ اور یہ مجاز مرسل ہے بعلاقہ سبب و مسبب اور اسی طرح تاریک پردہ۔

چھپایا ہے اور میری عقل نے بڑی زحمت پائی سخت ہزیمت اُٹھائی میرا نفس بڑا عیبناک ہے بالکل ناپاک ہے میری خواہش غالب ہے ہوا و ہوس میری خرابی کی طالب ہے فرماں برداری بہت کم ہے میرا گناہ بہت بھاری بھرکم ہے میری زبان کو اس کا اقرار ہے اس لیے کہ عالم الغیب سے عیب چھپانا بے کار ہے پھر اب کیا چارہ ہے اور کیونکر چھٹکارہ ہے پس میری توبہ سن لے اور سارا گناہ میرا بخش دے کہ تو ہی عالم الغیب ہے اور تجھی سے پردہ داری عیب ہے تو ہی سنتا ہے مجرموں کی آہوں کو تو ہی بخشتا ہے گناہوں کو تیرا ہی عذاب بہت کڑا ہے تیرا ہی غصہ بڑا غضب ہے تجھے سے بخشش کی امیدواری ہے حد سے زیادہ بھی تیری ہی بردباری ہے تیرا ہی چشمہ فیض سدا جاری ہے پس میری لجاجت پر رحم کھا۔ اور جلد میری حاجت بر لا۔ قرآن عالی شان کے واسطے اور پیک آخر الزماں کے واسطے اور اس کے اہل و عیال کے واسطے اور اس کی اولاد باکمال کے واسطے اور رحمت صد رحمت سید مختار پر اور ان کے آل اطہار پر۔

شاعرِ اہلبیتؑ سردار نقوی دعلیؑ پر

نام ۔ سردار نقوی

تاریخ پیدائش ۔ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء

جائے پیدائش ۔ امروہہ

تعلیم ۔ کراچی میں ہوئی ۔ کراچی یونیورسٹی سے ارضیات میں پہلے سنہ ۶۱ء میں بی ۔ ایس سی (آنرز) اور پھر سنہ ۶۲ء میں ایم ۔ ایس ۔ سی کیا

ملازمت ۔ سنہ ۱۹۶۳ء میں جیالوجیکل سروے آف پاکستان میں بحیثیت اسسٹنٹ ڈائرکٹر ملازمت اختیار کی ۔ سنہ ۶۵ء میں کوئٹہ کالج میں بحیثیت لیکچرار ملازمت کی سنہ ۷۰ء میں کراچی تبادلہ ہوا ۔ ڈائریکٹریٹ آف ایجوکیشن میں اور بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن میں مختلف عہدوں پر کام کیا ۔

فی الحال ۔ ڈی ۔ جے کالج کراچی میں بحیثیت اسسٹنٹ پروفیسر کام کر رہے ہیں

شاعری کا آغاز سنہ ۵۹ء میں ہوا ۔ ابتداء میں غزلیں اور نظمیں کہیں.

سنہ ۶۹ء سے مرثیہ نعت، قصیدہ، سلام کہنا شروع کیا ۔

مختلف موضوعات پر ریڈیو پاکستان کے لئے تقریریں لکھیں سنہ ۶۹ء سے ریڈیو پاکستان کے قومی پروگرام "قرآن حکیم اور ہماری زندگی" میں تقریریں نشر ہو رہی ہیں ۔

تصنیف ۔ کربلا شناسی ۔

انسانیت کو نفسِ پیمبر پہ ناز ہے	وہ رُوحِ بندگی کہ مُسلسل نماز ہے
معنی ہے یا کلامِ خدا ہے کہ ساز ہے	کس طرح فاش ہو کہ یہ قدرت کا راز ہے

جو منکرِ نبی تھے اُنھوں نے خُدا کہا
ہم تو یہ دیکھتے ہیں محمدؐ نے کیا کہا

مولا کہا۔ امام کہا۔ متقی کہا — محفل کہا، چراغ کہا۔ روشنی کہا
حق کا ولی کہا کبھی حق کو علیؑ کہا — قدرت نے جس کا حکم دیا تھا وہی کہا

حیدرؑ کی شان حق کے مبلغ سے پوچھئے
جاہ و جلالِ آیۂ بلّغ سے پوچھئے

ایک عقدۂ بلیغ بھی عقدہ کشا بھی ہے — دیں کا چمن بھی ہے روشِ ارتقا بھی ہے
بازوئے رسول بھی دستِ خدا بھی ہے — ایسا کوئی جہاں میں علیؑ کے سوا بھی ہے

ایماں کا زور بازوئے خیبر شکن میں ہے
قرآن کی زبان علیؑ کے دہن میں ہے

کعبہ کہے ولادتِ اطہر کا واقعہ — آغوشِ مہد، کلۂ اژدر کا واقعہ
میری زباں پہ ہے درِ خیبر کا واقعہ — روح الامیںؑ سنائے ذرا پر کا واقعہ

جبریلؑ کچھ بیاں کریں کچھ ہم رقم کریں
ممدوح جب ہے ایک تو مدحت بہم کریں

میرِ عمل علیؑ ہے امیرِ سخن علیؑ — سرچشمۂ صفاتِ حسینؑ و حسنؑ علیؑ
کعبہ کو جس پہ ناز ہے وہ بت شکن علیؑ — قرآن جس کی شمع ہے وہ انجمن علیؑ

لطف و کرم کبھی تو جلال و غضب کہیں
خیبر بکف کبھی تو سلونی بہ لب کہیں

● **ہوشیار!** حسینیتؑ ۔ اور ۔ یزیدیت لعنت دو مستقل کردار ہیں۔ یزیدیت آج بھی حسینیت کے درپے آزار ہے۔ اس لئے حسینیت کے پرستارو! قوم کی روایتوں کے امین نوجوانو! یزیدی سازشوں سے ہوشیار ہو جاؤ! تم ہرگز ہرگز سرکار عباسؑ کے پرچم کی چھاؤں سے الگ نہ ہونا ورنہ زمانہ تمھارا نام تک مٹا دے گا۔

سرزمین سندھ کا مولائی

حضرت سید لعل شہباز قلندر مروندی

آپ کا مزار شریف سہون شریف ضلع دادو سندھ میں ہے جہاں کی فضا میں ہر وقت علیؑ علیؑ کی صدا گونجتی رہتی ہے۔

حضرت سید حافظ حاجی غازی مخدوم شیخ الکبیر سید محمد عثمان مروندی جن کو محبت اور پیار میں عقیدت مند قلندر لعل شہباز کہتے ہیں مروند ایران میں ۵۷۳ھ میں پیدا ہوئے۔ ۲۱ شعبان ۶۷۳ھ ایک سو بارہ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ حقیقی طالب محبت رسولؐ و آلؑ رسولؐ تھے آپ کے مزار پر ہر وقت علیؑ علیؑ کی صدا بلند ہوتی رہتی ہے۔ جو کبھی مزار کے اندر داخل ہوتا ہے وہ نعرہ حیدری بلند کرتا ہوا آتا ہے۔ یہاں دکھی اور پریشان لوگوں کا ہمہ وقت مجمع رہتا ہے لوگ مرادیں مانگتے ہیں اور انکی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

فارسی	اردو ترجمہ
جام مہر علیؑ زدردستم	علیؑ کی محبت کا پیالہ میرے ہاتھ میں ہے۔
بعد از جام خمزدہ (خوردہ) ام مستم	یہ پیالہ پی کر میں مست ہو گیا ہوں۔
کمر زند قلندری بستم	میں نے قلندری میں اپنی کمر باندھ لی ہے۔
از دل پاک حیدری ہستم	اور میں نے اپنے دل کو ان کے پاک دل سے منسلک کر لیا ہے۔
حیدری ام قلندرم مستم	میں حیدری ہوں قلندر ہوں اور مست ہوں۔
بندۂ مرتضےٰ علیؑ ہستم	اور علیؑ مرتضےٰ کا بندہ ہوں۔

ترجمہ اردو	فارسی
یہ علیؑ تمام رندوں کے سردار اور رہبر ہیں ان کے نام سے ہم کو عرفان ملتا ہے۔ ان کی محبت اور عشق ہم کو مست کر دیتا ہے۔ میں ان کے کوچہ کا کتا ہوں۔ میں حیدری ملنگ ہوں اور ان ہی کا بندہ ہوں۔	سرگروہ تمام رندانم رہبر عاشقاں مستانم ہادی سالکاں عرفانم چہ سگے کوئے شیر یزدانم حیدری ام قلندرم مستم بندۂ مرتضےٰ علی ہستم

منقبت

لال شہباز قلندرؒ آستانۂ مولا علیؑ پر

حیدری ام قلندرم مستم!
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم!

(۱)
از مئے عشق بتاہ سرمستم
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم
من بغیر از علی ندانستم
علی اللہ از ازل گفتم
حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

(۲)
اسد اللہ است ید اللہ است!
ولی اللہ است مظہر اللہ است
حجت اللہ قدرت اللہ است
بے نظیر ذات اللہ است
حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

شاہ اقلیم "ہل اتیٰ" خوانیم!
مالک تخت "قل کفیٰ" خوانیم!
(۳) صاحب سیف "لافتیٰ" خوانیم!
والیٔ تاج "انما" خوانیم

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

آنچہ در وصف مرتضیٰ گفتیم
(۴) باز قول مصطفیٰ گفتیم
حرف حق است برشما گفتیم
سراسر برملا گفتیم

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

برائے مدح شاہ می پویم!
(۵) جز علیؑ دیگرے نمی جویم
من علیؑ دانم علیؑ گویم
چوں نصیری کہ بندہ اویم

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

وصی مصطفیٰ علیؑ است بگو
(۶) بخدا رہنما علیؑ است بگو!
سرور اولیاء علیؑ است بگو!
نور ایمان ما علیؑ است بگو!

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

آں علیؑ است ساقیٔ کوثر!
(۷) آں علیؑ حاکم قضا و قدر
آں علیؑ قاسم نعیم و نصیر
قمبرش را منم ز جاں قمبر

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

سرور ہر کہ انبیاء باشد
(۸) پیسرو دین مصطفیٰ باشد
بے شک او شخص اولیاء باشد
درد او نام مرتضیٰ باشد

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

پیر من شاہ من اللہ من است
(۹) نور ایمان حب شاہ من است
سایۂ لطف او پناہ من است
صادقم شاہ من گواہ من است

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

او تیش رہ، بنی خدا دانم
(۱۰) نور خود چوں ز خود خدا دانم
ذات پاکش جدا نمی دانم
رتبۂ ذات مصطفیٰ دانم

حیدری ام قلندرم مستم!
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم!

غیرِ حیدر اگر ہمی دانی!
کافر است و یہودی نصرانی! (۱۱)
ہست ایمان علی ہمی دانی!
میپذیر کہ این مسلمانی

حیدری ام قلندرم مستم!
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

چہاردہ تن شفیع عصیانم
مہرشاہ است این ایمانم (۱۲)
غیر ازین چہاردہ نمی دانم
مدح شاہ روز و شب ہمی خوانم

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

حضرت "سیدۃ النساءؑ" زہرا
آن کہ و یافت عصمت تقویٰ (۱۳)
ہست معصوم او بفرمودہ خدا
می کنم لعنت بر دشمنان ردا

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

نورِ تابان مہرشاہ است!
حسن المجتبیٰؑ بود اشرف (۱۴)
نیست باقی مرا ز خوف تلف
دامن او بود مرا در کف

حیدری ام قلندرم مستم!
بندۂ مرتضیٰؑ علیؑ ہستم

مرتضیٰ است شیر یزدان ہست علیؑ
شاہ اعلیٰ و الذین آن ہست علیؑ
حضرت حسنؑ ، حسینؑ جان ہست علیؑ (۱۵)
ہر دو عالم کہ نام و نشان ہست علیؑ

حیدری ام قلندرم مستم!
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم!

نورِ چشم شہید کرب و بلا!
عابدینؑ ، باقرؑ است بجود و سخا (۱۶)
است ، امام جعفرؑ ، بہ آل عبا
این بود وردِ من بصبح و مسا

حیدری ام قلندرم مستم!
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

موسیٰ کاظمؑ ، آن امام بحق!
است اسلام را ازو رونق (۱۷)
منکر او است کافر مطلق
بشنو ای خارجی خرِ احمق

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰؑ علیؑ ہستم

شاہِ دین ، علی رضا ، است بگو
چون علی مظہر خدا است بگو! (۱۸)
بلکہ خود عین مرتضیٰ است بگو
خصم او دشمنِ خدا است بگو!

حیدری ام قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰؑ علیؑ ہستم

انتقام از نقی، امام کنم
نقی، متقی امام کنم! (۱۹)
فیض او بهر خاص و عام کنم!
حیدری ام قلندرم مستم
بندهٔ مرتضیٰ علیؑ هستم

شاهِ دین امام است، نقی
پاک معصوم آن علی و، نقی (۲۰)
دینِ ایمان، عسکر بحر حقی
همه اعدا او ست کور شقی
حیدری ام قلندرم مستم
بندهٔ مرتضیٰ علیؑ هستم

قائم آل محمدؐ، مهدی
قاتلِ خصم مرتضیٰ مهدی (۲۱)
چون علی مظهر خدا مهدی
لذا ایمان است ما مهدی
حیدری ام قلندرم مستم
بندهٔ مرتضیٰ علیؑ هستم

یا علیؑ من از تو ترا خواهم
هر دو عالم بگو چرا خواهم (۲۲)
بے نظیر دیگر کرا خواهم
باز تو کیست نا روا خواهم
حیدری ام قلندرم مستم
بندهٔ مرتضیٰ علیؑ هستم

من مسلمانم علی دانم (۲۳)
در تولی به صدق ایمانم
بر سر منافقان تیغ عمریانم
بر عدو ذوالفقار میدانم
حیدری ام قلندرم مستم ......

سرِ گروهِ تمام رندانم! (۲۴)
رهبرِ عاشقانِ مستانم
هادیِ سالکانِ عرفانم
که سگِ کوئے شیرِ یزدانم
حیدری ام قلندرم مستم!
بندهٔ مرتضیٰ علیؑ هستم!

بروائے خارجی خرِ احمق
بشنو خارجی عنبر مطلق (۲۵)
پیش ازین من مکن دک ڈک
بیمر یا علیؑ است بحق
حیدری ام قلندرم مستم
بندهٔ مرتضیٰ علیؑ هستم

من برائے اعدائے دین کمر بستم
بستر صد من است در دستم (۲۶)
قاتل این جمیع من هستم
ضرب لعنت زنم ز بر دستم
حیدری ام قلندرم مستم
بندهٔ مرتضیٰ علیؑ هستم

حرمتِ اہلبیت، برحمت باد! — یا علیؑ ولیِ شہِ مرداں

لعنتِ حق بہ قومِ ملعون باد! (۲۷) — بحقِ مصطفٰے بحرمتِ آل

سگِ یزید جہاں بود برباد — بنجفِ اشرف، خرمم برساں

ایں از او برفت در سقر افتاد — کہ منم بد شہرِ سیوستاں

حیدری ام قلندرم مستم — حیدری ام قلندرم مستم

بندۂ مرتضیٰؑ علیؑ ہستم — بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

(۲۸)

نہ رسد کس بہشت و جاہش!

من عثماں، بندۂ درگاہش

بو حالش بود ا خواہش

ہر زماں است نہ شاخم آں گاہش

حیدری ام قلندرم مستم!

بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم!

قلندر شہباز کا کلام حق کی ہدایت اور ان کے طالبوں کے لئے ایک عظیم درسگاہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور ہزارہا طالبانِ حق آپ کے شہر سے شریعت محمدی کا درس لے کر معرفت الٰہی حاصل کرتے ہیں۔ آپ کی درسگاہ سے جس کو جلالی طریقت کہتے ہیں۔ فقیری نسبت کا کافی علم حاصل ہوتا ہے۔ جو آپ کے فقراء کے پاس آج تک موجود ہے۔

(بحوالہ کتاب "الشہبازؒ" مولف جلیل سیوہانی صفحہ ۹۸ سے صفحہ ۱۰۶ تک)

شہنشاہِ سخن حضرت میر انیسؔ بارگاہِ مظہر العجائب میں

ایک جذبہ ــــ ایک عقیدت ــــ شوقِ دُعا ــــ اور ــــ ذوقِ تمنّا

مُبتلائے غم دلِ ناشاد ہے — منحرف چرخِ ستم ایجاد ہے
یہ زمانہ بر سرِ بیداد ہے — آپ پر روشن میری رُوداد ہے
اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیر المومنینؑ فریاد ہے

یا علیؑ یا ایلیا یا بوالحسنؑ — اے رسولِ کبریا کے جان و تن
اے مددگار حبیب ذوالمنن — ہے ہجومِ حسرت و رنج و محن
اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیر المومنینؑ فریاد ہے

ہے مدد کا وقت یا شاہِ نجف — اک طرف میں اور زمانہ اک طرف
دیجئے مولا صدائے لاتخف — جانِ شیریں مُفت ہوتی ہے تلف
اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیر المومنینؑ فریاد ہے

دیکھ تو یہاں ہم نفس کوئی نہیں — میں ہوں تنہا ہوں بس کوئی نہیں
دیکھتا ہوں پیش و پس کوئی نہیں — آپ بن فریاد رس کوئی نہیں
اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیر المومنینؑ فریاد ہے

روز و شب رہتا ہے راحت میں خلل — کل نہیں اک آن دل کو آج کل
بجھ گیا ہے خود بخود دل کا کنول — آپ گر چاہیں تو سب عقدے ہوں حل

اب مدد کیجئے دم امداد ہے
یا امیرالمومنین فریاد ہے

آپ کو ہر طرح کی قدرت ہے آج — جسکو چاہیں اس کو بخشیں تخت و تاج
خون بخود افسردہ رہتا ہے مزاج — اے مسیحا کیا کروں اس کا علاج

اب مدد کیجئے دم امداد ہے
یا امیرالمومنینؑ فریاد ہے

آپ ہیں نام خدا دست خدا — آفتاب مشرق لطف و عطا
جانشین حضرت خیرالوریٰ — مقتدا و لا ہیمم بحر سخا

اب مدد کیجئے دم امداد ہے
یا امیرالمومنینؑ فریاد ہے۔

(ایک طویل مسدس کے چند بند)

منقبت در شان حضرت علی علیہ السلام

از قلم معجز رقم استاد محترم جناب تاثیر نقوی صاحب مدیر ہفت روزہ "عظیم"

علیؑ رفیع، علیؑ ارفع و علیؑ اعلیٰ — علیؑ بلند، علیؑ برتر و علیؑ بالا!
علیؑ ہے ساحل ہستی، علیؑ ہے آب بقا — علیؑ ہے حسن، علیؑ عکس شمع بزم دنیٰ
تلاش تھی دم آہوئے جستجو کے لئے
بہت وسیع ہے میداں یہ گفتگو کیلئے

علیؑ انیس، علیؑ مونس و علیؑ محرم — علیؑ نصیر، علیؑ ناصر و علیؑ ہمدم
علیؑ حکیم، علیؑ حاکم و علیؑ محکم — علیؑ علیم، علیؑ عالم و علیؑ اعلم
جہاں حباب ہے اور بحر بے کراں ہے علیؑ
ہے کائنات زمیں اور آسماں ہے علیؑ

علیؑ عروج، علی اوج ہے، علیؑ معراج
علیؑ ہے نجم، علیؑ روشنی، علیؑ ہے سراج
علیؑ قلمروِ انسانیت کا ہے سرتاج
علیؑ ہے چشمِ مشیّت، علیؑ ہے حق کا مزاج
علیؑ وہ رازِ نہاں جو کبھی عیاں نہ ہوا
علیؑ وہ نکتہ جو شرمندۂ بیاں نہ ہوا

علیؑ ہے قدر، علیؑ قدر، علیؑ اقدار
علیؑ فروع، علیؑ اصل ہے، علیؑ آثار
علیؑ پہ بعدِ خدا و نبیؐ ہے دیں کا مدار
علیؑ کی ذات ہے وہ جس سے کفر ہے انکار
علیؑ حیات کی صورت قریب شہ رگ ہے
نبیؐ کے تاج کا یہ سب سے قیمتی نگ ہے

علیؑ کتاب، علیؑ کتبہ ہے، علیؑ ہے ورق
علیؑ ہے حرف، علیؑ لفظ ہے، علیؑ ہے سبق
علیؑ دقیق عبارت، علیؑ بیانِ ادق
علیؑ دلیل، علیؑ ہے حقیقتِ مطلق
علیؑ ہے ذہن کے قرآں کا اوّلیں پارہ
علیؑ وہ نقطہ جو ہے تحتِ بائے بسم اللہ

علیؑ ہے فکر کا محور، علیؑ ہے حسنِ خیال
علیؑ ہے مبلغِ عرفاں، علیؑ ہے حدِّ کمال
علیؑ جمیل، علیؑ جملہ انبیاء کا جمال
علیؑ ہے صبر کا پیکر، علیؑ خدا کا جلال
علیؑ ہے اہلِ تفکّر کے خواب کی تعبیر
علیؑ عروسِ تخیّل کی دل نشیں تصویر

بارگاہ ولایت میں خواجہ غلام فرید کا نذرانۂ عقیدت

خواجہ غلام فرید خواجگانِ چشت میں ایک عظیم المرتبت اور باکمال بزرگ اور سرائیکی زبان کے بلند پایہ شاعر تھے۔ آپ کا مزار کوٹ مٹھن ضلع ڈیرہ غازی خان میں مرجعِ خلائق ہے۔ آپ چاچڑاں شریف ریاست بہاولپور میں سلسلۂ چشتیہ نظامیہ میں سجادہ نشین رہے۔ ریاست بہاولپور کے حکمراں خواجہ غلام فرید صاحب کے مرید رہے ہیں، اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے خواجہ فرید صوفی منش، زاہد اور پرہیزگار انسان تھے۔ ان کا شمار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ اور ہر طبقۂ خیال کے لوگ انھیں تقدس اور احترام کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے یہ دو بند خواجہ فرید کے منظوم شجرہ سے پیش کئے جا رہے ہیں۔ یہ اشعار سرکارِ ولایت کے ولی ہونے کی خبر دیتے ہیں ساتھ ہی احادیث نبویؐ کا ترجمہ بھی پیش کرتے ہیں جن سے امیر المومنینؑ کی شانِ اقدس کا اظہار ہوتا ہے۔ خواجہ فرید فرماتے ہیں

مخصوص برحمتِ لم یزلی — دانندۂ رازِ خفی و جلی
اے بانیٔ فقر علیؑ و ولی — اے والیٔ حسن حسین مدد دے
اے دارِ حکم را باب توئی — مولائے ہمہ اصحاب توئی
فاروقِ خطا و صواب توئی — اے افضل صدّیقین مدد دے

ترجمہ:- آپ خدائے رحمت کے لئے مخصوص ہیں۔ آپ ہر چھوٹے بڑے راز کو جاننے والے ہیں۔ اے علیؑ آپ بانیٔ فقر اور ولی ہیں۔ آپ حسن و حسین کے والی آپ کی مدد کی ضرورت ہے آپ حکمت کے گھر کے دروازے ہیں ("انا مدینۃ العلم و علیٌّ بابہا") آپ تمام اصحاب کے آقا و مولیٰ ہیں (من کنت مولاہ فھذا علیٌّ مولاہ) آپ راستی اور غیر راستی میں فرق کرنے والے ہیں اور آپ تمام سچوں سے افضل ہیں۔ آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔

متذکرہ بالا اشعار سے ظاہر ہے کہ خواجہ فرید کی نظر میں حضرت امیر المومنینؑ سرکارِ ولایت کی کیا قدر و منزلت تھی۔ یہ ان لوگوں کے لئے بھی تازیانۂ عبرت ہے جو حضرت علیؑ سے مدد مانگنا گناہ تصور کرتے ہیں۔

حضرت شیخ سنائی المعروف حکیم سنائی غزنوی رحمۃ اللہ علیہ در علیؑ بہر

ولادت سنہ ۱۲۶۹ء — وفات سنہ ۱۳۳۱ء

آپ کی ولادت غزنی میں ہوئی، غزنی کے مشہور شاعر تھے۔ حکیم سنائی کی ایک مشہور تصنیف ہے جس کا نام حدیقۃ الحقائق ہے، بہرام شاہ کے ملاحظہ میں پیش کیا گیا، جس میں خدا کی وحدانیت اور دیگر مذہبی باتوں کا تذکرہ ہے۔ اس کے ابیات ۳۵ ہزار ہیں، یہ کتاب سنہ ۱۳۳۱ء میں مکمل ہوئی اور اسی سال سنائی کا انتقال ہوا، اس وقت سنائی کی عمر ۶۲ سال تھی۔

منقبت ع ۱

متن فارسی		اردو ترجمہ
بعد عثمانؓ حیدرؑ کرار گشت بر دین مصطفٰےؐ سالار	۱	خلیفہ عثمانؓ کے بعد حضرت حیدرؑ کرار دین مصطفٰےؐ کے سردار ہوئے
باغ سنّت بہ امر نو کردہ مرج نورستہ بود خرم کردہ	۲	باغ سنّت کو احکام سے نیا کیا اور دین کے نوخیز پودے کو شاداب فرمایا۔

حوالہ:- قاموس المشاہیر جلد اوّل صفحہ ۳۰۸ نظامی بدایونی اسٹیٹ لائبریری نمبر ۳۳۱۴۲ ۹۲۸۶۹۱ ج-۱-ن ظ ۱-ق مطبوعہ سنہ ۱۹۲۴ء نظامی پریس بدایوں

متن فارسی — اردو ترجمہ

۳ ق
خیبر از تیغ او خراب شده
سر آبش ہمہ سراب شده

معرکۂ خیبر آپ کی تلوار سے سر ہوا، اور اہل خیبر کا سارا منصوبہ ملیا میٹ ہو گیا۔

۴
خواب و آرام مرحب و عنتر
کرده در مغز عقل زیر و زبر

(حضرت علیؑ کی شجاعت سے) مرحب اور عنتر کا چین اور سکون غارت ہو گیا، اور ان کی عقل الٹ پلٹ ہو گئی۔

۵
لذت علمش چشنده کوثر
نار تیغش کشنده کافر

آپ کے علم کا نور لذت بخش کوثر ہے، اور آپ کی شعلہ بار تلوار کافروں کی قاتل ہے۔

۶
زور او بت شکن بروز ازل
دست او تیغ زن بر اوج زحل

آپ کی قوت روز اول ہی سے بت شکن ہے اور آپ کا ہاتھ زحل کی بلندی پر بھی تیغ زن ہے۔

۷
آمد از سدره جبرئیل امیں
لافتیٰ کرد مر او را تلقین

جبرئیلؑ امین سدرۃ المنتہیٰ سے آپ کے لئے لافتیٰ کا خطاب لائے۔

۸
ذوالفقارے کہ از بہشت خدائے
بفرستاده بود شرک زدائے

شرک کو مٹانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت سے ذوالفقار عطا فرمائی۔

۹
ہم نبیؐ را وصی و ہم داماد
چشم پیغمبرؐ از جمالش شاد

آپ رسول خداؐ کے داماد بھی ہیں اور وصی بھی حضورؐ اکرم

اردو ترجمہ		متن فارسی
کی چشم مبارک آپ کے جمال سے روشن تھی۔		
کسی نے میدان جنگ میں آپ کو پیٹھ پھیرتے نہیں دیکھا، آپ کی ایک انگلی سے شرک کو ہزیمت ہوئی۔	۱۰	کس نہ دیدہ بہ رزم در پشتش منہزم شرک از یک انگشتش
آل یٰسین میں آپ باعث شرف ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم (لدنی) کے لئے منتخب کر لیا۔	۱۱	آل یٰسین شرف بود دیدہ ایزد او را بہ علم بگزیدہ
روز غدیر آپ محمد مصطفےٰ کے جانشین ہوئے اور امور شریعت میں صاحب امر بنے۔	۱۲	نائب مصطفےٰ بروز غدیر کردہ در شرع مر او را بہ امیر
آپ کے کلام فصاحت التیام کا یہ عالم تھا کہ سننے والے گویا موتی پروتے جاتے تھے۔	۱۳	بہ فصاحت چو او سخن گفتے مستمع زاں حدیث دُر سفتے
آپ کعبۂ جان کے رازدار تھے، اسرار قرآن سے واقف تھے۔	۱۴	محرم راز بود کعبۂ جاں را محرم او بود دستۂ قرآں را
قرب خداوندی کی انتہائی منزل میں آپ معزز و مکرم تھے، اس لئے لوکشف کا مقام آپ کے لئے مخصوص تھا۔	۱۵	تا بداں حد رسیدہ مکرم بود لوکشف مر او را مسلّم بود

متن فارسی | اردو ترجمہ

١٦ مصطفےٰ را مطیع و فرماں بر
ہمہ بشنیدہ رمزِ دیں یکسر

آپ رسولِ خدا کے اطاعت گزار اور فرمانبردار تھے، آپ نے رسولِ اکرمؐ سے دین کے تمام رموز و نکات سیکھے۔

١٧ فضلِ حق بپیشوائے سیرتِ او
خلقِ او عشرتِ عشیرتِ او

اللہ تعالےٰ کا فضل آپ کا سیرت ساز تھا، آپ کے اخلاق (حمیدہ) خاندانی خصوصیات کے آئینہ دار تھے۔

١٨ بہرِ او گفتہ مصطفےٰ ناگاہ
کاے خداوند دآل من والاہ

آپ کے لئے حضرت محمدؐ مصطفےٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے خدا میری اولاد کو جس نے چاہا تو ان کو بھی چاہ۔

١٩ کاتبِ نقش نامۂ تنزیل
خازنِ گنج خانۂ تاویل

حضرت علیؑ کاتب وحیٔ قرآن تھے اور حقائق اور اسرار قرآن کے گنجِ معانی تھے۔

٢٠ مرتضائے کہ کرد یزدانش
ہم رہ جانِ مصطفےٰ جانش

اللہ تعالےٰ نے آپ کو مرتضےٰ کے خطاب سے نوازا، اور آپ کی جان نبی کریمؐ کی جان کے ساتھ تھی۔

٢١ رہ روندہ چو اختر گردوں
دو برادر چو موسیٰؑ و ہارونؑ

آسمان کے ستاروں کی طرح چلتے پھرتے دونوں بھائی موسیٰؑ و ہارونؑ کی طرح تھے۔

متن فارسی	اُردو ترجمہ
۲۲ ہر دو دُر در یکے صدف بودند ہر دو پیرایہ شرف بودند	دونوں ایک ہی صدف کے موتی تھے، اور دونوں ایک ہی بزرگی کے حامل تھے۔
۲۳ از پئے سائلے بیک دو رغیف سورۂ ہل اتیٰ او را تشریف	سائل کو چند روٹیاں دینے کے صلہ میں حضرت علیؑ کے شرف میں سورۂ ہل اتیٰ نازل ہوا۔
۲۴ حلم را کار بست روز جمل عفو کرد آں عدو خلاف جدل	جنگ جمل کے دن آپ نے بڑے حلم سے کام لیا اور اصول جنگ کے خلاف اپنے مخالف کو معاف فرما دیا۔
۲۵ نائب کردگار حیدرؑ بود صاحب ذوالفقار حیدرؑ بود	حیدرؑ کرار نائب کردگار ہیں، اور حیدرؑ کرار مالک ذوالفقار ہیں۔

حوالہ :- حدیقہ حکیم سنائی سالار جنگ میوزیم لائبریری (قلمی ریکارڈ فارسی) فن ادب نظم فارسی کتاب نمبر ۴ از صفحہ ۱۰۸

حضرت مولانا نور علی شاہ صوفی رحمۃ اللہ علیہ
آستانہ مشکل کشاد بمبر

ولادت (؟) وفات ۳ جون ۱۸۰۰ء

آپ کا شمار مشہور صوفیائے کرام میں کیا جاتا ہے جو حضرت معصوم علی شاہ کے مرید تھے، حضرت یونس پیغمبر علیہ السلام کی قبر کے نزدیک شہر موصل میں دفن ہیں۔

متن فارسی	ترجمہ اردو
زہے سلطان بحر و بر علیؑ ابن ابی طالب سریر ملک را سرور علیؑ ابن ابی طالب	علیؑ ابن ابی طالب سلطان بحر و بر ہیں، سبحان اللہ علیؑ ابن ابی طالب تخت عالم لغد کے سردار ہیں۔

حوالہ:- تذکرہ اردو قاموس المشاہیر جلد دوم صفحہ ۲۷۱ مولفہ نظامی بدایونی اسٹیٹ لائبریری حیدر آباد دکن نمبر کتاب ۹۲۸۶۹۱۴۳ - ج ۲- بش ا- ن مطبوعہ ۱۹۲۶ء نظامی پریس بدایون۔

متن فارسی | ترجمہ اردو

۲ ولی خالق داور وصی نفس پیغمبر
شفیع عرصۂ محشر علیؑ ابن ابی طالب

علیؑ ابن ابی طالب خداوند کریم کے ولی ہیں، حضرت محمد مصطفیٰ کے نفس ہیں وصی ہیں اور میدان حشر کے شفیع ہیں۔

۳ ید قدرت ز گہوارہ برون آورد خوش پارہ
نمودانہ ہم لب اژدر علیؑ ابن ابی طالب

علیؑ ابن ابی طالب ید اللہ ہیں جنہوں نے جھولے میں کلۂ اژدر کو چیر ڈالا۔

۴ ز ظلم چرخ کین پیشہ بمظلوماں چہ اندیشہ
بود چوں معدلت گستر علیؑ ابن ابی طالب

علیؑ ابن ابی طالب جب معدلت گستر ہیں تو مظلوموں کو ستم ایجاد فلک کا کیا کھٹکا۔

۵ اگر خواہد زند یکدم ز دست قدرتش برہم
زمین و چرخ و ہفت اختر علیؑ ابن ابی طالب

علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام اگر چاہیں تو اپنے دست قدرت سے زمین اور آسمان اور نظام سبعہ سیارگان کو ایک دم میں درہم برہم کر سکتے ہیں۔

۶ شبے رفتم بمے خانہ کشیدم یک دو پیمانہ
ز دست ساقی کوثر علیؑ ابن ابی طالب

علیؑ ابن ابی طالب ساقی کوثر کے ہاتھ سے میخانہ میں جا کر میں نے ایک دو جام چڑھا لئے۔

۷ ز نور عین و لام و یا مرا شد چشم جاں بینا
چوں بنمودہ رخ انور علیؑ ابن ابی طالب

علیؑ ابن ابی طالب نے جب اپنا چہرۂ پرنور دکھا دیا تو میری چشم جاں عین، لام، ی (علیؑ) کے نور سے بینا ہو گئی۔

حوالہ:- دیوان نور علی شاہ، کتاب نمبر ۸۱/۱۲-۹ صفحہ ۲۵ اسٹیٹ لائبریری حیدر آباد طباعت دیوان بہ سال سنہ ۱۹۶۲ء بہ مطبع مرکز فروش جلو خانہ کوچک۔

(منقبت ۲)

	متن فارسی	ترجمہ اُردو
۱	آفتاب سپہر یزدانی شاہ مرداں علیؑ عمرانی	آسمان الٰہی کے آفتاب جواں مردوں کے بادشاہ علی عمرانی ہیں ۔
۲	بر ہمہ رہبراں شد اولادش ہادی و رہنمائے ربانی	تمام رہبروں کے لئے آپ کی اولاد اللہ کی طرف سے ہادی اور رہنما ہے ۔
۳	شدہ در راہِ حق رضا تسلیم کردہ مسند بہ تختِ سلطانی	براہ حق میں تسلیم و رضا ان کا شعار رہا ہے (اسی باعث) تختِ سلطانی پر ان کی مسند بچھی ہوئی ہے ۔
۴	مہدیؑ آخرالزماں باشد بر ہمہ خاتمِ سلیمانی	خاتمِ سلیمانؑ کی طرح حضرت امام مہدیؑ آخرالزماں سب پر خاتمِ سلیمانی ہیں ۔
۵	مستیٔ ما ز بادۂ دگر است تو نہ نوشیدۂ، چہ می دانی	ہماری مستی ایک دوسرے بادہ سے ہے، جب تو نے اسے پیا ہی نہیں تو پھر جانے کیا ۔
۶	ما مریدانِ سیدِ سرمست ہادیٔ وقت و پیرِ روحانی	ہم سید سرمست کے مرید ہیں، ہادیٔ وقت اور پیرِ روحانی ہیں ۔
۷	تا نہ بینی عیاں تو نورِ علیؑ ایں سخن را بہ ذوق می خوانی	جب تک تو نورِ علیؑ کو برملا نہ دیکھ لے اس کلام کو شوق سے پڑھتا رہ ۔

حوالہ:- دیوان نور علی شاہ کتاب نمبر ۱۸۱/۱۲ د-۱۷ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد طبقات دیوان بہ سال ۱۹۶۴ھ بمطبع مرکز فردوس علو خانہ کوچک

حضرت محمد شمس الدین حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
آستانہ مسلک شاہیہ

ولادت ۱۳۲۶ء — وفات ۱۳۸۹ء

آپ کی ولادت شیراز میں ہوئی۔ ایران کے شعراء میں سب سے زیادہ نازک خیال شاعر آپ ہی تھے، آپ حافظ قرآن بھی تھے، اکثر فرصت کے اوقات میں رموز قرآنی بیان کرتے تھے۔ تفسیر کشاف کا حاشیہ آپ نے لکھا ہے، دیوان حافظ آپ کی یادگار ہے۔ لوگ دیوان سے فال نکالتے ہیں۔ آپ کا مزار شیراز میں ہے۔

(منقبت ۔ ۱)

متن فارسی		اردو ترجمہ
مقدرے کہ ز آثار صنع کرد اظہار سپہر و مہر و مہ و سال و ماہ و لیل و نہار	۱	مشیئت الٰہی سے جن صنعوں اور آثار کا اظہار ہوا اس میں آسمان چاند، سورج، ماہ و سال اور رات دن سبھی ہیں۔
مدار سیر کواکب بامر کن فیکوں قرار داد برین طاق گنبد دوار	۲	امر کن فیکون سے ستاروں کی گردش کا مدار بنا اور اس آسمان کے گنبد پر یہ سب جڑ دیئے گئے ہیں۔

متن فارسی | اردو ترجمہ

۳ زہفت کوکبِ سیارہ و دوازدہ برج
کنند سیر مخالف کواکبِ سیّار

سات ستارے، اور بارہ برج
بنے، جن کے اطراف ستارے گردش
کرتے ہیں۔

۴ ز نُہ آسماں ز ملایک بہ امرِ حق مشغول
بہ سجدہ در گہہ تسبیح و ذکر و استغفار

نو آسمانوں پر اللہ کے حکم سے
فرشتے، سجدہ و تسبیح اور ذکر و
استغفار میں مشغول ہیں۔

۵ چہار عنصر از و مختلف پدید آورد
مدار آتش و آب و غبار و خاکِ مجار

آب و آتش خاک و باد ایک دوسرے
سے الگ ان چاروں عناصر کا مدار
آپ ہیں۔

۶ قرار داد بہ بالائے خاک و باد آتش
گرفتہ کوہ و زمیں در میانِ آب قرار

آگ کا مقام خاک اور ہوا سے
اوپر قرار پایا، پہاڑ اور زمین پانی
پر قائم ہوئے۔

۷ بدوستیٔ نبیؐ و علیؑ اساس نہاد
جہان و ہر چہ درو ہست خالقِ جبّار

خالق جبار نے دنیا اور اس میں
جو کچھ ہے، اس کی بنیاد نبیؐ و علیؑ
سے دوستی پر رکھی۔

۸ اگر نہ ذات نبیؐ و ولی بُدے مقصود
جہاں بہ کتمِ عدم لیفتے ہمچو اوّل بار

اگر ذات نبیؐ و ولی مقصود تخلیق
نہ ہوتی تو یہ عالم جس طرح پہلے
تھا اسی طرح عدم کے پردے
میں چھپا رہتا۔

۹ نوشتہ بر درِ فردوس کاتبانِ قضا
نبیؐ رسول، و ولی عہدہ، حیدرؑ کرار

کاتبان قضا و قدر نے درِ فردوس
پر یہ لکھ دیا، کہ نبی کریم رسول ہیں
اور ان کے جانشین حیدرؑ کرار ہیں۔

ترجمہ اردو	متن فارسی
جن و انس کے امام حضرت علیؑ ہیں، کیونکہ علیؑ مخلوقاتِ عالم میں ہر چھوٹے بڑے سے برتر ہیں۔	١٠ امام جن و انس علیؑ بود کہ علیؑ ز کل خلق فزونست از صغار و کبار
آپ ہی کی ذات سے آسمان اور عرش و کرسی معلق ہیں، آپ ہی کی ذات سے زمین طبق در طبق ہے۔	١١ ز ذات اوست معلق سماء و کرسی و عرش ز ذات اوست مطبّق زمین بدین ہنجار
علیؑ امام ہیں، علیؑ کی ہستی سراسر مبارک ہے علی ایمان ہیں علیؑ امانت دار ہیں، علیؑ حاکم ہیں، علیؑ سردار ہیں۔	١٢ علیؑ امام و علیؑ ایمن و علیؑ ایمان علیؑ امین و علیؑ سرور و علیؑ سردار
علیؑ علیم ہیں، علی صاحب علم ہیں، علیؑ سب سے زیادہ جاننے والے ہیں علیؑ صاحب حکمت ہیں، علیؑ حاکم ہیں، علیؑ سراپا نطق ہیں۔	١٣ علیؑ علیم و علیؑ عالم و علیؑ اعلم علیؑ حکیم و علیؑ حاکم و علیؑ گفتار
علیؑ نصیر ہیں، علیؑ ناصر ہیں، علی منصور ہیں، علی فتح مند اور غالب ہیں، علی حکیم ہیں، علیؑ سرداروں کے سردار ہیں۔	١٤ علیؑ نصیر و علیؑ ناصر و علیؑ منصور علیؑ مظفر و غالب علیؑ سرو سردار
علیؑ صاحب اقتدار ہیں، علی صاحب عزت ہیں، علیؑ افضل ہیں، علیؑ لطیف ہیں، علیؑ الوزا اور علیؑ الوزار ہیں۔	١٥ علیؑ عزیز و علیؑ عزت و علیؑ افضل علیؑ لطیف و علیؑ الوزا و علیؑ الوزار

متن فارسی | **ترجمہ اُردو**

١٦ علیؑ ست فتح فتوح و علیؑ ست راحت الروح
علیؑ ست فاضل و افضل علیؑ سرور سردار

علیؑ جملہ غزوات کے فاتح ہیں
علیؑ ہی روح کی راحت ہیں
علیؑ ہی فاضل اور افضل ہیں
علیؑ حاکم و سردار ہیں۔

١٧ علیؑ سلیم و علیؑ سالم و علیؑ مسلّم
علیؑ قسیم قصور و علیؑ ست قاسم نار

علیؑ سلامتی ہیں، علیؑ سلامتی دینے والے ہیں، علیؑ سلامتی یافتہ ہیں، علیؑ جنت کے محلوں کو تقسیم کرنے والے اور علیؑ قاسم نار ہیں۔

١٨ علیؑ صفی و علیؑ صافی و علیؑ صوفی!
علیؑ وفی و علیؑ صفدر و علیؑ سردار

علیؑ منزہ ہیں، علیؑ پاک کرنے والے ہیں، علیؑ صفائی قلب حاصل کیے ہوئے ہیں۔ علیؑ ایفائے عہد کرنے والے ہیں، علیؑ صفدر و صف شکن و سردار ہیں۔

١٩ علیؑ نعیم و علیؑ ناعم و علیؑ منعم
علیؑ بود اسداللہ قاتل کفار

علیؑ نعمت ہیں، علیؑ نعمت عطا کرنے والے ہیں علیؑ نعمت یافتہ ہیں، علیؑ اللہ کے شیر ہیں۔ اور کافروں کے قاتل ہیں۔

٢٠ علیؑ ز بعد محمدؐ ز ہر چہ ہست بہ است
اگر تو مومن پاکی نظر دریغ مدار

اگر تو مومن پاک ہے تو یہ سمجھنے میں کوتاہی نہ کر کہ حضرت محمدؐ کے بعد جو بھی ہیں ان سے بہتر علیؑ ہیں۔

ترجمہ اُردو	متن فارسی
نورِ حضرت محمدؐ اور حضرت آدمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی قسم سے، حضرت شیثؑ و حضرت شعیبؑ و حضرت ہودؑ کی قسم سے۔	۲۱ بہ حقِّ نورِ محمدؐ بہ آدمؑ و بہ خلیلؑ بہ حقِّ شیثؑ و شعیبؑ و بہ ہودؑ کم آزار
حضرت یوسفؑ، حضرت یعقوبؑ حضرت یحیٰیؑ حضرت لقمانؑ اور حضرت نوحؑ کی قسم سے جنھوں نے دریا کے طوفان سے نجات پائی۔	۲۲ بہ حقِّ یوسفؑ و یعقوبؑ و یحیٰیؑ و لقمانؑ بہ حقِّ نوحؑ نجی درمیانِ دریا بار
عزتِ توریت اور حرمتِ انجیل اور زبور و روزِ قیامت کی قسم سے۔	۲۳ بہ حقِّ عزتِ توریت و حرمتِ انجیل بہ حقِّ جمع زبور و بہ حق روزِ شمار
حضرت اسحٰقؑ کی دانش اور حضرت اسمٰعیلؑ کی عشق کی قسم سے جو رضائے خداوندی پر اپنی جان نثار کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔	۲۴ بہ حقِّ دانشِ اسحٰقؑ و شوقِ اسمٰعیلؑ کہ در رضائے خدا کرد جانِ خویش نثار
حضرت یوشعؑ و الیاسؑ، لوطؑ اور اسکندرؑ نغمۂ داؤدی اور ان کی خوش الحانی کی قسم سے۔	۲۵ بہ حقِّ یوشعؑ و الیاسؑ و لوطؑ و اسکندرؑ بہ حقِّ نغمۂ داؤدؑ و صوتِ خوش گفتار
مہر حضرت سلیمانؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے زہد، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ و یونسؑ کی قسم سے	۲۶ بہ حقِّ مہرِ سلیمانؑ و زہدِ ابراہیمؑ بہ حقِّ عیسیٰؑ و موسیٰؑ و یونسؑ غمخوار

متن فارسی		ترجمہ اردو
بہ حقِ قوتِ جبرئیلؑ و صورِ اسرافیلؑ بہ حقِ قابضِ ارواح بر یمین و یسار	۲۷	قوتِ جبرئیلؑ اور صورِ اسرافیلؑ قابضِ ارواح یعنی عزرائیلؑ اور کراماً کاتبین کی قسم سے
بہ حقِ حاملِ عرش و بہ قربِ میکائیلؑ بہ حقِ چارِ کتابِ ستودۂ جبار	۲۸	حاملانِ عرش اور قربِ میکائیلؑ اور اللہ کی چار مقدس کتابوں کی قسم سے۔
بہ حقِ جملۂ قرآن بہ صحفِ ابراہیمؑ بہ حقِ جملۂ قرآنِ واقفِ اسرار	۲۹	قرآن شریف اور صحیفۂ ابراہیم اور جملہ واقفِ اسرار نیک بندوں کی قسم سے۔
بہ حقِ سوزِ فقیرانِ بے گنہ در بند بہ حقِ زاریٔ رنجورِ بے کس و بے یار	۳۰	بے گناہ فقیروں کے سوزِ قید کی اور بے یار و مددگار مظلوم کی آہ و زاری کی قسم سے۔
بہ حقِ چہرۂ زردِ فقیرِ سرگرداں بہ حقِ دردِ اسیرانِ خانماں بے زار	۳۱	فقیر پریشان حال کے زرد چہرہ کی، اور خانماں بے زار اسیروں کے درد کی قسم سے۔
بہ حقِ ضربِ جوانانِ راہِ دیں با کفر بہ حقِ زاریٔ پیرانِ خوار و زار و نزار	۳۲	دین کے راستہ میں بمقابلۂ کفر اُن بہادر سپاہیوں کی ضرب کی اور خستہ حال ضعیفوں کی آہ و زاری کی قسم سے۔
بہ حقِ دینِ محمدؐ بہ خونِ پاک حسینؑ بہ حقِ مردمِ نیک و مہاجر و انصار	۳۳	دینِ حضرت محمدؐ کی قسم، اور حسینؑ کے خونِ پاک کی قسم، اور نیک مہاجر و انصار کی قسم سے۔

متن فارسی		ترجمہ اردو
کہ نیست دین ہدیٰ را بقول پاک رسول امام غیر علیؓ بعد احمدِ مختار	۳۴	حضرت رسول خدا صلعم کے بعد آپ ہی کے قول کے مطابق دین ہدیٰ کا علیؓ کے سوا کوئی اور امام نہیں ہے۔
ز بعد او حسنؓ است و حسینؓ محبت او مجو بے جہل، بدیں کار، مومن دیندار	۳۵	اور آپ کے بعد حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ دین ہدیٰ کے امام ہیں، ان دونوں کی محبت سے کسی دیندار مومن کو غفلت نہیں کرنی چاہیئے۔
بہ جہل غافل و مستغرقی بہ فضل ہمی نہ رنگ می نہ شناسی سفید از زنگار	۳۶	تو جہل کی غفلت میں پھنسا ہوا ہے اور اس کے باوجود فضل الہی کا طالب ہے، تو اپنی غفلت کی وجہ سے زنگ اور رنگ میں امتیاز نہیں کر سکتا۔
سپاس منت و عزت خدائے را کہ نمود رہ نجات و شدم از حیات برخوردار	۳۷	خداوند تبارک و تعالیٰ کے احسان و کرم کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے مجھے راہ نجات کی رہبری کی اور میں زندگی سے سعادت حاصل کر سکا۔
بہ گاہ ہفصد و ہفتاد بلدۂ شیراز تمام گشت بیک روز جمع ایں اشعار	۳۸	سن سات سو ستر ہجری کا واقعہ ہے کہ شیراز میں یہ تمام اشعار ایک دن میں موزوں ہوئے۔

متن فارسی		اُردو ترجمہ
بہ دشمناں منشیں حافظا تو لاؔ کن نجاتِ خویش طلب کن بجانِ ہشت و چار	۳۹	اے حافظ دشمنوں کی صحبت میں مت بیٹھ اور محبت (علی) پیدا کر، بارہ اماموں کے طفیل میں اپنی نجات طلب کر۔

(منقبت ۲)

آں گلبنِ باغِ صفا واں سروِ بستانِ وفا خورشیدِ برجِ ارتضا یعنی علیِ مرتضیٰ		حضرت علیؑ مرتضیٰ باغ صدق و صفا کے پھول اور درخت اور گلستان عشق و وفا کے سرو، اور برج رضائے الٰہی کے آفتاب ہیں۔
مقصودِ امرِ کن فکاں مطلوبِ اسمِ جسم و جاں مفتیِ درسِ انس و جاں معنیِ حرفِ اِنَّما	۲	امر کن فکاں کا مقصود، اسم جسم و جان کا مطلوب درس جن و انس کا مضمون اور آیۂ انما کا مفہوم آپ ہی کی ذات ہے۔
دُرِّ ولایت را صدف، برجِ امامت را شرف شاہِ عرب، ماہِ نجف، چابک سوارِ لافتیٰ	۳	آپ حامل درِّ ولایت اور شرف برج امامت ہیں، آپ شاہ عرب ہیں اور ماہ نجف اور شہسوار لافتیٰ ہیں۔
دانندۂ عقل و نظر، بینندۂ نفع و ضرر مفتیِ احکامِ قدر، منشیِ دیوانِ قضا	۴	آپ بصارت اور بصیرت رکھنے والے اور کائنات کے نفع و ضرر کے جاننے والے ہیں، احکام قدر کے

متن فارسی		ترجمہ اردو
		فتویٰ دینے والے اور دفتر قضائے الٰہی کے لکھنے والے ہیں۔
اعظم امیر المومنین، صفدر امام المتقین آں کاشفِ سرِ یقیں، واں صاحبِ تاج و لوا	۵	حضرت علیؑ مومنین کے سب سے بڑے امیر اور متقین کے پیشوا ہیں، اسرار ایمان و یقین کے کاشف اور تاج و علم کے مالک ہیں۔
آں صفدرِ عالی نسب، واں سرورِ والا حسب آں عالمِ علم و ادب واں مفخرِ آلِ عباؑ	۶	آپ عالی نسب بہادر اور والا حسب سردار ہیں، آپ علم و ادب کے عالم اور آل عبا کا افتخار ہیں۔
ابن عمِ پیغمبرے، بابِ شبیرؑ و شبرؑ ے ساقیٔ حوضِ کوثرے در موقفِ خوف و رجا	۷	آپ پیغمبر صلعم کے چچا زاد بھائی اور حسنینؑ کے پدر بزرگوار ہیں مقامِ خوف و رجا (یعنی میدان حشر) میں ساقی حوض کوثر ہیں۔
نقشِ نگینِ خاتمہ صاحب یقیں عالمہ خاتونِ جنت فاطمہؑ گلدستۂ باغِ حیا	۸	حضرت فاطمہؑ خاتم النبیینؐ کی انگوٹھی کا نقش اور علم یقین کی عالم اور باغِ حیا کا گلدستہ ہیں۔
میرم حسینؑ است و حسنؑ، آرام جانِ جسم و تن بے مہر ایشاں دم مزن گر می زنی لاف از ولا	۹	حسینؑ میرے سردار ہیں جو میرے جان و تن کی راحت ہیں اگر تجھے اُن کی محبت کا دعویٰ ہے تو سوائے ان کی محبت کے سانس نہ لے۔

متن فارسی — **ترجمہ اردو**

ق ١٠ آں قرۃ العینِ علی واں میوۂ باغِ نبی
آں یک امیرِ متقی، واں یک امامِ مقتدا

امام حسینؓ قرۃ العین علیؓ ہیں (امام حسنؓ) پھل باغ نبی ہیں۔ وہ امام (حسینؓ) متقیوں کے سردار ہیں اور امام (حسنؓ) مومنین کے پیشوا ہیں۔

١١ بادا ہزاراں آفریں از فضلِ ربّ العٰلمین
بر روحِ زین العابدیں آں قدوۂ اہلِ صفا

بفضل خداوندی ہزار تحیۃ و ثنا ہو، روح حضرت امام زین العابدینؓ پر جو اہل صفا کے پیشوا ہیں۔

١٢ از باقر و جعفر سخن، وز کاظمِ ہم نقل کن
اے دل تو کحل دیدہ کن خاکِ درِ موسیٰ رضا

حضرت امام محمد باقرؓ حضرت امام جعفر صادقؓ اور امام موسیٰ کاظمؓ کا ذکر خیر کر، اور حضرت امام علی رضا کے در کی خاک کو اپنا سرمہ بنالے۔

١٣ مہرِ تقی را با نقی ہم گر ضم کنی اے متقی
گر دو دل و جان تو زکی، گردیدہ کارت روا

اے متقی اگر امام محمد تقیؓ اور امام علی نقیؓ ان دونوں کی محبت کو ایک جا کرلے تو تیرے جان و دل منور ہو جائیں گے اور تیرا ہر کام پورا ہوگا۔

١٤ اے عسکری محتشم بر من نظر کن از کرم
تا چند در زندانِ غم باشم مرا اے رہنما

یا حضرت امام عسکریؓ یا امام محتشم مجھ پر نگاہ کرم فرمائیے۔ اے میرے رہنما میں کب تک زندان غم میں پڑا رہوں۔

متن فارسی	ترجمہ اُردو
اے مہدیؑ آخرالزماں بنما رُوے خود عیاں ۱۵ تا چند باشی در نہاں، ہادیٔ دیں خود را نما	یا حضرت امام مہدیؑ آخرالزماں اپنا چہرۂ مبارک ظاہر فرمایئے یا ہادیٔ دین کب تک آپ پوشیدہ رہیں گے۔ اپنے آپ کو ظاہر فرمایئے۔
حافظ خموشی پیشہ کن، از کار خود اندیشہ کن ۱۶ قطع نظر زیں پیشہ کن گر سر بہ آید در ترا	حافظ خموشی کو اپنا شعار بنا لے اور اپنے کام سے کام رکھ، اگر تیرے ذہن میں اور خیالات آئیں تو اُن سے قطع نظر کر۔

(منقبت ۳)

متن فارسی	ترجمہ اُردو
اے دل غلام شاہِ جہاں باش و شاہ باش پیوستہ در حمایت لطف الٰہ باش	اے دل سلطانِ جہاں (حضرت علیؑ) کا غلام بن اور شاہی کر۔ ہمیشہ اللہ کی حمایت میں رہ، اُس کی مہربانی حاصل کر۔

حوالہ:۔ سالار جنگ میوزیم لائبریری کا حیدرآباد دکن قلمی ریکارڈ فن ادب نظم فارسی نمبر کتاب ۷۶ صفحہ ۱۱

ترجمہ اُردو		متن فارسی
ہزار خارجی بھی ایک جو کے برابر وقعت نہیں رکھتے اگرچہ اُن منافقوں کا لشکر سلسلۂ کوہ کی مانند کیوں نہ ہو۔	۲	از خارجی ہزار بیک جو نمی خرند ز کوہ تا بکوہ منافق سپاہ باش
جب قیامت کے روز میرے شفیع حضرت نبی کریمؐ ہیں اور اگر اس مصیبت زدہ کا جسم پر گناہ رہے تو رہنے دو، کیا مضائقہ ہے۔	۳	چوں احمدؐ شفیع بود روز رستخیز گو ایں تن بلاکش من پر گناہ باش
جس کو حضرت علیؑ سے محبت نہیں وہ کافر ہے۔ اگرچہ وہ اپنے زمانے کا سب سے بڑا زاہد اور شیخ طریقت ہی کیوں نہ ہو۔	۴	آں را کہ دوستی علیؑ نیست کافر است گو زاہد زمانہ و گو شیخ راہ باش
یا علیؑ آج میں آپ کی محبت ہی سے زندہ ہوں کل قیامت کے دن اماموں کی روح پاک اس کی گواہ رہے گی۔	۵	امروز زندہ ام بہ ولائے تو یا علیؑ فردا بہ روحِ پاکِ اماماں گواہ باش
سلطانِ دین حضرت امام علی رضاؑ کی درگاہ کو جان و دل سے بوسہ دے اور اس آستانہ پر پڑا رہ۔	۶	قبر امامِ ہشتم سلطان دیں رضاؑ از جاں بہ بوس و بر درِ آں بارگاہ باش
اگر تیرا ہاتھ ڈالی سے پھول نہیں چن سکتا، تو ان کے گلستان کا سبزہ	۷	دستت نمی رسد کہ بچینی گلے ز شاخ بارے بپائے گلبن ایشاں گیاہ باش

ترجمہ اردو		متن فارسی
ہی بن جاتا کہ پائے مبارک کی قدم بوسی کر سکے۔		
مرد خدا تو وہ ہے جو تقوے کا لباس طلب کرتا ہے خواہ تیرے کپڑے سفید ہوں یا سیاہ اس سے بحث نہیں۔	۸	مرد خدا کہ جامۂ تقوی طلب کند نخواہی سفید جامہ نہ خواہی سیاہ باش
اے حافظ شاہ ولایت کی غلامی کا راستہ اختیار کر، اس کے بعد مردانِ خدا کی طرح خدا کا راستہ اختیار کر۔	۹	حافظ طریق بندگی شاہ پیشہ کن وانگاہ در طریق چو مردان راہ باش

حوالہ:- نمبر کتاب ۱۵۱ صفحہ ۲۰۵ دیوان حضرت حافظ شیرازی
رفن ادب نظم فارسی لائبریری سالار جنگ میوزیم حیدر آباد
طباعت دیوان سنہ ۱۹۰۲ء بہ مطبع کانپور

حضرت سید شاہ باقر علی چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

آستانۂ مولائے کائنات پر

ولادت ماہ جون ۱۸۳۱ء　　　　وفات (؟)

صوبہ بہار پٹنہ کے ریلوے لائن کے قریب جاکند نام کا ایک ریلوے اسٹیشن ہے، اس کے قریب مشائخ کی ایک بستی ہے جو پیر بگہ کے نام سے مشہور ہے حضرت باقر کے آباو اجداد کا محلہ ہے باقر وہیں پیدا ہوئے باقر کے والد کا ان کی کمسنی میں انتقال ہوگیا۔ والدہ کی سرپرستی میں ان کی تعلیم ہوتی رہی، عربی فارسی، منطق، فن سپاہ گری، اور مذہبی تعلیم قابل استادوں کے ذریعہ ہوئی اور فن شاعری میں غالب کی شاگردی قبول کی۔

متن فارسی	ترجمہ اردو
بندۂ عشقیم روئے ما بود سوئے علیؑ	ہم عشق کے بندے ہیں ہمارا
سجدہ گاہِ ما بود محراب ابروئے علیؑ	رُخ حضرت علیؑ کی طرف ہے علیؑ کی

حوالہ:۔ دیوان باقر نمبر ۱۲۴ در فن ادب نظم فارسی لائبریری سالار جنگ میوزیم حیدرآباد۔ (اے۔ پی)

ترجمہ اردو		متن فارسی
محراب ابرو ہماری سجدہ گاہ ہے۔		
اے رضوان ہمیں جنّت کی طرف کیا کھینچتا ہے، کیا تو نہیں جانتا کہ ہم سب کوچۂ علیؑ کے رہنے والے ہیں۔	۲	می کشی ما را سوئے جنت نمی دانی مگر ما ہمہ ہستیم رضوان! ساکن کوئے علی
میں حضرت علیؑ کے دامن پر پیراہن یوسفؑ نثار کرتا ہوں میں خوشبوئے حضرت یوسفؑ کو لے کے کیا کروں مجھے خوشبوئے علیؑ چاہیئے۔	۳	می کنم بر دامنش پیراہن یوسفؑ نثار نکہتِ یوسف چہ سازم بایدم بوئے علیؑ
آتش دوزخ میرے ایک بال کو بھی جلا نہیں سکتی کیونکہ گیسوئے علیؑ سے میری جان کا رشتہ ہے۔	۴	آتش دوزخ چہ سوزد یک سر موئے مرا رشتۂ جانم بود از تار گیسوئے علیؑ
جس طرح حضرت رسول خدا کے بعد آپ پر سلام اور درود فرض ہے، اسی طرح آپ کے روئے منور کی محبت بھی مسلمانوں پر فرض ہے۔	۵	فرض شد بعد از نبیؐ بر وے درود ہم سلام فرض شد ہم بر مسلمان عشق با روئے علیؑ
اپنے مرتبہ کی بلندی کے پیشِ نظر کوچہ علیؑ کا کتا بھی بڑے بڑے شکار کرنے والے شیروں کو لومڑی سے کمتر سمجھتا ہے۔	۶	از علوئے قدر خود شیرانِ رفعت صید را کمتر از روبہ شمارد ہر سگِ کوئے علیؑ

متن فارسی		ترجمہ اردو
شربت خضر نے بہ سازم با خدا در کام من قطرۂ آب حیات از لبِ دلجوئے علیؑ		خداوندا شربت خضر (آب حیات) پی کے کیا کرو ں حضرت علیؑ کی خوشبو سے ایک قطرۂ آب میرے منہ میں ٹپکا دے ۔
کشف شد سر خفی با بسم اللہ تمام نقش شد تا در دلِ من بیت ابروئے علیؑ	۸	جب سے کہ میرے دل پر بیت ابروئے علیؑ کا نقش ہو گئی ہے بسم اللہ کا سر خفی مجھ پر پوری طرح منکشف ہو گیا ہے ۔
من غلام مرتضیٰ ام می نترسم از عدو پارہ سازد دشمنم را تیغ ابروئے علیؑ	۹	میں علیؑ مرتضیٰ کا غلام ہوں دشمن سے نہیں ڈرتا کیونکہ میرے دشمن کو تیغ ابروئے علیؑ ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی ۔
باقرؔ از سیر جہاں فرسودہ شد پایم عبث بعد ازیں دست من است و دامن کوئے علیؑ	۱۰	باقرؔ جہاں گردی سے میرے پاؤں ناحق گھس گئے، اب تو میرا ہاتھ ہے اور دامن کوئے علیؑ ہے (جس سے مراد کوئے علیؑ میں جم کر بیٹھ جانا ہے)

حوالہ:- دیوان باقرؔ نمبر کتاب ۱۲۴ صفحہ ۲۶۹ درفن ادب نظم فارسی لائبریری سالار جنگ میوزیم طباعت دیوان بر سال ۱۳۰۷ ھ بہ مطبع حیدرآباد

حضرت سید شاہ نعمت اللہ کرمانی ولی صوفی رحمتہ اللہ علیہ آستانہ علی بہ

ولادت ۱۳۲۹ء وفات ۱۴۳۳ء

آپ کی ولادت شہر حلب علاقہ عراق میں ہوئی آپ ساتویں امام حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ آپ مشہور ولی اور شاعر ہیں اور صاحب تصانیف بھی ہیں۔ آپ کی تصانیف کی تعداد (۵۰۰) ہے، آپ کا قصیدہ مشہور و معروف ہے جس میں پیشن گوئیاں کی گئی ہیں۔ آپ مذہب شافعی کے پیرو، اور حضرت شیخ عبداللہ کے مرید تھے۔ وصال (۱۰۴) ایک سو چار سال کی عمر میں ہوا۔

متن فارسی	ترجمہ اردو
گر خدا را دوست داری مصطفیٰ را دوست دار ور محب مصطفائی، مرتضیٰ را دوست دار	اگر تو خدا کو دوست رکھتا ہے تو محمد مصطفیٰ کو دوست رکھ، اور اگر محمد مصطفیٰ کا چاہنے والا ہے تو علیؑ مرتضیٰ سے محبت رکھ۔

حوالہ:۔ قاموس المشاہیر جلد دوم صفحہ ۲۶۵ مولفہ نظامی بدایونی نمبر ۹۱۴۳/۹۲۰
ج۔۲۔ ش۔ا۔ل اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد مطبوعہ ۱۹۲۶ء نظامی پریس (بدایوں)

ترجمہ اردو		متن فارسی
اگر تو نے صداقت اور خلوص سے خرقہ (طریقت) پہنا ہے تو اس خرقہ کی نسبت کو جان اور آلِ عبا (پنجتن پاک) سے محبت رکھ۔	۲	از سرِ صدق و صفا گر خرقہ پوشیدہ نسبتِ خرقہ بداں، آلِ عبا را دوست دار
دردمندی کے ساتھ آ اور درد محبت کی تلچھٹ پی جا، اگر تو بیمار محبت ہے تو تیرے لئے بہت اچھا ہے کہ دوا سے بھی محبت رکھے۔	۳	دردمندانہ بیا و دُردِ دردش نوش کن خوش بود، دردے اگر داری دوا را دوست دار
شہیدِ کربلا، کربلا میں آسودہ ہیں، انصارِ حسینؑ (موالی) کی طرح تو بھی کربلائے معلّی کو دوست رکھ	۴	چوں شہیدِ کربلا، در کربلا آسودہ است ہمچو یارانِ ہوائی کربلا را دوست دار
ہمارے دوست، اپنے دوستوں کے چاہنے والوں کو بھی عزیز رکھتے ہیں، ہم دوستوں کے چاہنے والے ہیں۔ ہم سے بھی محبت رکھو۔	۵	دوست دار یارِ خود، یارانِ ما دارند دوست ما محبّانِ دوستداریم ما را دوست دار
نعمت اللہ ایک رند مست اور ساقی کا حریف ہے، ایسے خوش باش دوست سے خدا کے واسطے محبت رکھو۔	۶	نعمت اللہ رندِ مست است و با ساقی حریف ایں چنیں یارِ خوشے بہرِ خدا را دوستدار

حوالہ:۔ دیوان سید نورالدین محمد شاہ نعمت اللہ کتاب نمبر ۱۱۳ جلد دوم صفحہ نمبر ۳۸ فن ادب نظم فارسی سالار جنگ میوزیم لائبریری مطبوعہ سنہ ۱۹۵۱ء

(منقبت ۲۶)

متن فارسی		ترجمہ اُردو
ہر کہ از اہلِ خدا است تابعِ آلِ عبا است منکرِ آلِ رسولؐ، دشمنِ دینِ خدا است	۱	جو اللہ والا ہے وہ آلِ رسولؐ کا پیرو ہے۔ آلِ رسولؐ کا منکر دینِ خدا کا دشمن ہے۔
دوستیٔ خاندان دردِ دلم را دوا است حُبِّ نبیؐ و ولیؑ از صفتِ اولیا است	۲	خاندانِ نبوّت کے ساتھ دوستی میرے دردِ دل کی دوا ہے، نبیؐ اور ولیؑ (علیؑ) کی محبت شعارِ اولیا ہے۔
جانِ علیؑ ولی در حرمِ کبریا است نورِ ظہورِ ازل درِ رہ بیضائے ما است	۳	علیؑ ولی کا ظہور حرمِ کبریا میں ہوا، گویا ظہورِ نورِ ازل سے ہماری راہ منور ہے۔
صورتِ او ہل اتیٰ معنیٔ او انّما است بابِ حسینؑ و حسنؑ، ابنِ عمِ مصطفٰؐ است	۴	آپ کا ظاہر ہل اتیٰ ہے اور باطن انّما، آپ حسنینؑ کے والدِ محترم اور حضرت مصطفٰؐ کے چچازاد بھائی ہیں۔
پیرویٔ او بود دینِ حق و راہِ راست سلطنتِ لافتیٰ غیرِ علیؑ خود کرا است	۵	آپ کی پیروی دینِ حق اور صراطِ مستقیم ہے سلطنتِ لافتیٰ کے قابل علیؑ کے سوا اور کون ہو سکتا ہے۔
مشہدِ پاکِ نجف روضۂ رضوانِ ما است یک سرِ موئے علیؑ ہر دو جہانش بہا است	۶	نجفِ اشرف ہمارے حق میں جنتِ رضوان ہے، حضرت علیؑ کا ایک موئے مبارک اپنی قدر و منزلت میں دونوں عالم کے برابر ہے۔

متن فارسی

لحمک لحمی او را است ہمدم او مصطفا ست ۷
ہر کہ موالی بود خویشی من و آ نفنا ست

ترجمہ اُردو

آپ نبیؐ کے ہمدم ہیں آپ کی شان میں حضور اکرمؐ نے لحمک لحمی ارشاد فرمایا ہے کہ جو علیؑ کا دوست بنا وہ میرا عزیز اور میرا دوست ہے۔

آیت انما است آں کو ولی خدا است ۸
آں کہ ولئی خدا ست آیت انما ست

آپ ولی خدا ہیں آپ کی نشانی آیت انما ہے جو اللہ کا ولی ہوتا ہے آیت انما اس سے متعلق ہوتی ہے۔

(منقبت ۳)

متن فارسی

مرد مردانہ شاہ مرداں است
در ہمہ حال مرد میدانست

ترجمہ اُردو

شاہ مرداں علیؑ سے بڑھ کر کوئی شجاع نہیں ہے۔ آپ ہر حالت میں مرد میدان ہیں۔

حوالہ :۔ دیوان سید نورالدین محمد شاہ نعمت اللہ
نمبر کتاب ۱۱۳ جلد دوم صفحہ ۵۸ فن ادب نظم فارسی
سالار جنگ میوزیم لائبریری طباعت دیوان ۱۹۰۲ء

ترجمہ اُردو		متن فارسی
مملکت ولایت میں ان کے سوا کوئی حکم راں نہیں ہے آپ ساری کائنات کے سلطان ہیں ۔	۲	در ولایت ولی والی اوست بر ہمہ کائنات سلطان است
تمام اولیا کے سردار علیؑ ولی اللہ ہیں ، اگر تمام عالم جسم ہے تو آپ اس کی جان ہیں ۔	۳	سیّدِ اولیا علیؑ ولی آں کہ عالم تن است او جان است
اگرچہ میں نے آپ کو جانِ عالم کہا ہے ، لیکن یہ بھی غلط کہا ہے اس لئے کہ آپ جان نہیں جاناں ہیں ۔	۴	گرچہ من جانِ عالمش گفتم غلطے گفتہ ام کہ جاناں است
علیؑ کی محبت کے بغیر تو ولی نہیں ہو سکتا ، اگرچہ تیرے پاس اس کے لاکھوں دلائل ہی کیوں نہ ہوں ۔	۵	بے ولائے علیؑ ولی نہ شوی گر ترا صد ہزار برہاں است
جو رسولؐ کے چچازاد بھائی اور خدا کے دوست ہیں وہی علیؑ خلیفہ ہیں ۔	۶	ابنِ عمِّ رسولؐ یارِ خدا آں خلیفہ علیؑ عمراں است
میں آپ کو کائنات مصر کا یوسفؑ سمجھتا ہوں ، آپ شاہ تبریز اور اُنؑ کے سردار کی جان ہیں ۔	۷	یوسفِ مصرِ عالمش خوانم شاہِ تبریز و میرِ او جاں است

(بقیہ منقبت صفحہ ۲۲۱ تا ۲۲۷ پر)

حضرت منشی میر محمد امداد علی شاہ علوی صوفی
خلیفہ حضرت مرزا سردار بیگ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
آستانۂ مشکلکشا پر

ولادت سنہ ۱۸۳۹ء   وفات سنہ ۱۹۰۲ء

آپ کی ولادت قصبۂ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر (یو۔پی) میں ہوئی تھی، بعد میں آپ نے وارد حیدرآباد دکن رہ کر حیدرآباد کے قابل اساتذہ سے عربی، فارسی، تفسیر، حدیث، تصوف وغیرہ علوم کا اکتساب فرمایا۔ اور آپ کا شمار حیدرآباد کے علماء میں کیا جاتا ہے تمام علوم میں آپ اعلیٰ درجہ کی قابلیت رکھتے تھے خصوصاً تصوف میں آپ بہت بڑے صوفی سمجھے جاتے تھے آپ کو حضرت مرزا سردار بیگ صاحب قبلہ سے بیعت حاصل تھی، اور آپ ہی کے خلیفہ تھے، آپ کے دواوین اور مثنویات کی تعداد بہت زیادہ ہے جو غیر مطبوعہ ہیں آپ کے جملہ اشعار کی تعداد (۳۵۶،۵) بتلائی گئی ہے آپ کا اکثر کلام تصوف میں ہے، حیدرآباد کی درگاہوں اور عرسوں کے موقعوں پر اکثر نعت خواں آپ ہی کا کلام پڑھتے ہیں، آپ کی تدفین اندرون احاطۂ درگاہ حضرت سردار بیگ صاحب قبلہ میں ہوئی ہے۔

نوٹ: حضرت علوی کے نوشتہ مثنویات و مناقب اہلبیت علیہم السلام میر محمد مصطفیٰ علی علوی صاحب نبیرۂ حضرت منشی میر امداد علی شاہ صوفی ساکن مغلپورہ نمبر مکان نمبر ۱ اسپیشل بی سی۔ آئی بی، بلاک یلرہ حیدرآباد کے توسط سے شکریہ کے ساتھ وصول ہوئے۔

مخمس منقبت

متن فارسی

از خلقت آدمؑ، ہمہ مقصود علیؑ بود
بانور محمدؐ شدہ مشہور علیؑ بود
ہم احمدؐ و ہم حامد و محمود علیؑ بود
تا صورت پیوند جہاں بود علیؑ بود
تا نقش زمیں بود، زماں بود علیؑ بود

ابن عم نبیؐ واسد اللہ و ولی بود
سعد ابدی بود و سعید ازلی بود
سر خفی احمدؐ از آں شاہ جلی بود
شاہے کہ ولی بود، وصی بود، علیؑ بود
سلطان سخا و کرم و جود علیؑ بود

در ماہیت علم، پیمبرؐ شدہ ضامن
بنمود عیاں جملہ، ز متحرک و ساکن
شد عارف و ہم شاہد و ہم واجب و ممکن

ترجمہ اردو

۱ حضرت آدمؑ کی تخلیق کا مقصد علیؑ ہی تھے، نور حضرت محمدؐ کے ساتھ جو ظاہر ہوئے وہ علیؑ تھے بلکہ احمدؐ و حامد اور محمود علیؑ ہی تھے، جب تک کہ عالم کی صورت علم میں چھپی رہی وہ علیؑ ہی تھے۔
جب تک نہ زمین و زماں کا نقش باقی ہے علیؑ باقی ہیں۔

۲ آپ حضرت نبیؐ کے چچازاد بھائی اور شیر خداؑ اور ولی ہیں آپ ازل ہی سے سعید اور ابدی نیک ہیں، آپ حضرت نبیؐ کے سر خفی ہیں اور شاہ ولایت ظاہری ہیں، آپ ایسے بادشاہ ہیں جو ولی بھی ہیں اور وصی بھی۔
آپ سخاوت اور کرم و داد و دہش کرنے والوں کے بادشاہ ہیں۔

۳ آپ کو حقیقت علم سے واقف کرنے کے ذمہ دار حضرت پیغمبرؐ تھے، آپ پر ہر شئی ظاہر کر دی گئی خواہ وہ متحرک

متن فارسی

ہم اول و ہم آخر و ہم ظاہر و باطن
ہم عابد و ہم معبد معبود علیؑ بود

ترجمہ اردو

ہو یا ساکن (اسی وجہ سے)
آپ واجب اور ممکن کے عارف
دشناہم ہوئے (مرتبۂ علم میں)
آپ ہی اول، آپ ہی آخر آپ
ہی ظاہر اور آپ ہی باطن ہیں۔
علیؑ عابد بھی ہیں، اور علی اللہ
تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بھی
ہیں۔

۴ آں شاہ کہ از علم نبیؐ، یافت امانت
شد کشف ہمہ، بر دلش اسرار رسالت
می داشت کہ با ذات خدا قربت و وصلت
صد بار نگہ کردم و دیدم بہ حقیقت
کز روئے یقیں در ہمہ موجود علیؑ بود

آپ وہ بادشاہ ہیں جنھوں نے علم
نبیؐ سے امانت پائی جس کے دل
پر تمام اسرار رسالت کھل گئے۔
وہ خود ذات خدا کے ساتھ قرب
و وصل کی منزل میں تھے، میں نے
جس قدر غور کیا مجھ پر یہی حقیقت
ظاہر ہوئی۔
یقیناً تمام موجودات میں علیؑ
ہی علیؑ ہیں۔

۵ کرد آنچہ عطا، خالق اکبر، شب معراج
چیزے کہ ز حق یافت پیمبرؐ شب معراج
آں شد نہ بہ جبرئیل میسر شب معراج
آں وحی کہ آمد بہ نبیؐ در شب معراج
آں را کہ ازاں وحی، خبر بود علیؑ بود

خالق اکبر نے جو کچھ شب معراج عطا
کیا اور حضرت پیغمبر صلعم کو اللہ تعالیٰ سے
جو کچھ ملا اس سے جبرئیل بھی باخبر نہ ہو
سکے، جو وحی کہ شب معراج حضرت نبیؐ پر
وارد ہوئی ــــ اور جس ہستی کو کہ
اس وحی کی خبر تھی وہ علیؑ ہی تھے۔

متن فارسی		ترجمہ اردو
میراثِ رسل چوں بہ محمدؐ شدہ مصحوب "ماکان سویٰ" نیز ز حق یافتہ مجبوب آں جملہ عطا شد بہ علیؑ مایۂ مطلوب ہم آدمؑ و ہم شیثؑ و ہم ادریسؑ و ہم ایوبؑ ہم یوسفؑ و ہم یونسؑ و ہم ہودؑ علیؑ بود	۶	تمام انبیاؑ کی میراث جو حضرت نبیؐ کو عطا ہوئی، اور محبوب نے حق سے ماکان سویٰ کی نعمت پائی، وہ جملہ نعمتیں علیؑ کے حصہ میں آئیں اسی طرح آدمؑ، شیثؑ، ادریسؑ، ایوبؑ۔ یوسفؑ۔ یونسؑ اور ہودؑ، علیؑ ہی تھے[1]
لب رحمت و چشم غضبش قہر علی الناس ہادیٔ جہاں، عین ہدیٰ، مظہر احساں در راہ خدا آمدہ بالنفس و بالراس ہم موسیٰؑ و ہم عیسیٰؑ و ہم خضرؑ و ہم الیاسؑ ہم صالحؑ و پیغمبر داؤدؑ علیؑ بود	۷	آپ کے لب رحمت ہیں، آپ کی آنکھیں کاغضب لوگوں کے لئے قہر خدا ہے آپ تمام عالم کے ہادی، عین ہدایت اور احسان خدا کے مظہر ہیں، اللہ کے راستہ میں سر اور آنکھوں سے چلتے ہوئے آئے ہیں، موسیٰؑ و عیسیٰؑ، خضرؑ اور الیاسؑ صالحؑ اور داؤدؑ علیؑ ہی تھے۔
ایں سرِ عظیم است بہ پوشید بہ تحقیق مالب نگشائیم دریں وحدت و کثرت گوئیم کہ شد بردہ ہمہ سر لیکن مسجود ملائک شدہ آدمؑ بحقیقت در قبلۂ محمدؐ و خود علیؑ بود	۸	یہ بہت بڑا راز ہے تو صراحت سے کیا پوچھتا ہے ہم وحدت و کثرت کے اسرار میں لب کشائی نہیں کرتے ہیں صرف یہ کہتا ہوں کہ میرے منہ پر شریعت کی مہر لگی ہے حقیقت میں آدمؑ مسجود

[1] (نوٹ:- اشعار مذکورہ کی تشریح نور باری تعالیٰ آنجناب ہی کا ہے لہٰذا جہاں ظہور نور ہے وہاں اس نور کے دور سے مظاہر مراد ہیں۔)

ترجمہ اردو		متن فارسی
ملائک ہوئے۔		
رُتبۂ قبلہ حضرت محمدؐ تھے اور مسجود علیؑ تھے۔		
اگر حدیث العلی منّی کو تو سمجھ لے گا۔ تو حدیث رُوحک روحی کا مطلب سمجھنا تجھ کو دشوار نہ ہوگا پھر دمُک دمی حدیث کو بھی شوق سے پڑھ لے گا حدیث لحمک لحمی کو توش کر سمجھ۔ خُدا کی قسم علیؑ ہی لفس رسولؐ تھے	۹	گر "العلی منّی" ز احمدؐ تو ستانی از "روحک روحی" نہ شود بر تو گرانی ہم "دمک دمی" ز رہ شوق بخوانی از "لحمک لحمی" بشنو تا کہ بدانی واللہ کہ ہم نفس نبیؐ بود، علیؑ بود
کبھی بہت غور و فکر سے تو سمجھ کہ ایمان یہی ہے جو شخص اس راستہ پر چلتا ہے اس کا دین کامل ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ میرے دل پر یہی نقش کندہ ہے۔ نہ یہ کفر ہے نہ کفر کی بات ہے۔ جب تک ہستیٔ حق ہے علیؑ رہیں گے اور جب بھی ہستی تھی علیؑ تھے۔	۱۰	گہہ فہم بہ صد فکر کہ ایماں ہمیں است آں کس کہ درین راہ بود کامل دین است الحمد کہ ایں بر دل من نقش نگین است ایں کفر نباشد، سخن کفر نہ ایں است تا ہست علیؑ باشد و تا بود علیؑ بود
حدیث من کنت مولا اور انت اخی کو قول نبیؐ سمجھ، اور حدیث منّی لا نبیؐ بعدی کو پڑھتا رہ، اس میں جو راز ہے تو انصاف سے کہہ، جو حضرت موسیٰؑ کے بعد ہارونؑ کی ولایت تھی۔	۱۱	"من کنت"، و نیز انت اخی، قول نبیؐ داں "و ز منّی"، ہمہ "لا نبیؐ بعدی" ہمی خواں سرّے کہ درین است بہ انصاف بگو آں ہارونؑ ولایت چو پس موسیٰؑ عمراں واللہ علیؑ بود، علیؑ بود، علیؑ بود

متن فارسی | **ترجمہ اردو**

خدا کی قسم وہی علیؑ کو تھی علیؑ کو تھی ۔

۱۲
نازل شدہ "اتممت علیکم" چو در آیت
از علمِ حق آں بود اشارات بہ نعمت
مخفی بہ ولایت شدہ ظاہر ز نبوت
چوں بود محمدؐ ازمایہ وحدت
مقصودِ الوہیت معبود علیؑ بود

جب آیت اتممت علیکم نعمتی،
نازل ہوئی تو علم حق میں یہ اشارہ
اُس نعمت کی طرف تھا جو شانِ ولایت
میں مخفی اور شانِ نبوت میں ظاہر
تھی، چونکہ حضرت محمد مصطفےٰؐ مرتبہ
وحدت کا سرمایہ تھے، اس لئے
(اُلوہیت معبود کا مقصود علیؑ ہی تھے)
اللہ کا مقصود علیؑ ہی تھے۔

۱۳
شد وحدتِ حق مایۂ اقبالِ پیمبرؐ
ہم کثرت او یافتہ تفضیل ز حیدرؑ
از علمِ احد بود یکے خانہ یکے در
جبرئیلؑ کہ آمد ز بر خالقِ اکبر
در پیش محمدؐ شد و مقصود علیؑ بود

وحدتِ حق، نبیؐ کے اقبال کا
سرمایہ تھا، اور اس کی کثرت کی
حضرت علیؑ سے تفضیل پائی، علم
احدیت سے ایک مکان تھا اور
ایک دروازہ، جبرئیل جب اللہ
کی طرف سے آگئے تو
محمدؐ سامنے تھے اور مقصود علیؑ تھے۔

۱۴
ہست آنچہ بہ علوی و بہ سفلی سر و ساماں
در ارض و سما آنچہ ظہور است ازیں داں
از بحرِ محیطِ کل و تا مرکزِ انساں
سرِّ دو جہاں جملہ چہ پیدا و چہ پنہاں
شمس الحق تبریز کہ بنمود علیؑ بود

جو کچھ کہ عالم علوی و سفلی میں ساز و
ساماں ہے جس کا خالق کل نے زمین
و آسمان میں ظہور فرمایا یعنی محیط کل
سے لے کر مرکز انسانی تک، دونوں عالم
کا بھید کیا ظاہر اور کیا باطن۔
شمس تبریز نے یہ بتایا ہے کہ وہ علیؑ ہی تھے

منقبت (۲)

متن فارسی | **ترجمہ اردو**

۱ حقیقت دانِ ہر معنی علیؑ ابن ابی طالب
براہِ معرفت ہادی علیؑ ابن ابی طالب

ہر ایک باطن کی حقیقت جاننے والے علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں، راہِ معرفت کے رہنما علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۲ زقولِ مصطفےٰ بشنو، "علیٌ منی انا منہ"
بود ہارونؑ من موسیٰ علیؑ ابن ابی طالب

حضرت نبی صلعم کا قول سنو، جو یہ فرماتے ہیں کہ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور میں موسیٰؑ ہوں، اور علیؑ ہارون ہیں۔

۳ وجود روحک روحی ولونہ دمک دمی
شہود لحمک لحمی علیؑ ابن ابی طالب

از روئے وجود روحک روحی، از روئے لونہ دمک دمی، از روئے شہود لحمک لحمی علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۴ مدینۂ علم شد احمدؐ، علیؑ بابہا آمد
بود ہادی و ہم مہدی علیؑ ابن ابی طالب

آنحضرت صلعم شہرِ علم ہیں اور حضرت علیؑ اس کا دروازہ ہیں، ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

۵ بگفتہ یا علیؑ انت ولی المومنین، احمدؐ
ظہورِ شانِ لایحصیٰ علیؑ ابن ابی طالب

حضرت نبیؐ کریم نے فرمایا یا علیؑ تم مومنین کے ولی ہو، اس شان کے مظہر کہ جس کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا علی ابن ابی طالب ہیں۔

متن فارسی

علیؑ حیدر، علیؑ صفدر، علی برہم زن خیبر ۶
وصی و مولا و والی علیؑ ابن ابی طالب

ترجمہ اردو

علیؑ حیدر و صفدر رہیں، علیؑ فاتح خیبر ہیں۔ حضرت پیغمبرؐ کے وصی، مومنین کے مولا اور حاکم علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

علیؑ شیر خدا باشد، علیؑ پیر ہدیٰ باشد ۷
مقام عالی و علوی علیؑ ابن ابی طالب

علیؑ شیر خدا ہیں، علی ہادیوں کے پیر و مرشد ہیں، عالی مقام بلند مرتبت علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

(منقبت ۳۷)

متن فارسی

دل از لوث کدورت با صفا کن ۱
تمنائے آلؑ پاک مصطفےٰ کن

ترجمہ اردو

دل کو کدورت کی آلائش سے صاف کر کے مصطفےٰ کی آلؑ پاک کی تمنا کر۔

چو آں ہر یک نبیؐ را نور عین است ۲
علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ است

علیؑ اور فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ ہی نبیؐ کی آنکھوں کا نور ہیں۔

چو وحدت کا اعتبار چار بود است ۳
وجود و علم و نور است و شہود است

بالکل اسی طرح جیسے کہ مرتبۂ وحدت کے چار اعتبار ہیں یعنی وجود و علم و نور و شہود۔

حوالہ: "نقش علوی" صفحہ ۲۳ دیوان فارسی منشی میر محمد امداد علی شاہ صاحب صوفی خلیفہ حضرت مرزا سردار بیگ صاحب قبلہ رح

ترجمہ اردو		متن فارسی
اگر حضرت نبیؐ مظہرِ وحدت ہیں تو آپ کا شہود حضرت علیؑ ہیں۔	۴	شدہ چوں مظہرِ وحدت پیمبرؐ شہود آں جناب پاک حیدرؑ
حضرت علیؑ شیر خدا صغریٰ اور کبریٰ کا دل ہیں اور علیؑ جناب بتولؑ یعنی فاطمہ زہراؑ کے شوہر ہیں۔	۵	علیؑ حیدر دلِ صغریٰ و کبریٰ علیؑ زوجِ بتولؑ پاک زہراؑ
علیؑ بلند مرتبت اور عظیم الشان ہیں، علی حقیقت کی جان ہیں اور تقویٰ کی روح ہیں۔	۶	علیؑ شان علیؑ والی موالی علیؑ جان حقیقت روح تقویٰ
نبیؐ کی روح اور علیؑ کی روح ایک ہی ہے۔ نبیؐ کا جسم اور علیؑ کا جسم ایک ہی ہے۔	۷	علیؑ شد روحک روحی ز احمدؐ علیؑ جسمک و جسمی از محمدؐ
حدیث من کنت مولا علیؑ کے مرتبہ کی سند ہے اور حدیث انتَ منّی علیؑ کے لئے یگانگت کی دلیل ہے۔	۸	علیؑ مَن کنت مولا را سند شد علیؑ از انتَ منّی با مدد شد
علیؑ نبیؐ کی میراث کے راست حقدار ہیں، علی بلند ہیں، علیؑ بلند تر ہیں، علیؑ بلند ترین ہیں۔	۹	علیؑ میراثِ احمدؐ راست والی علیؑ عالی، علیؑ عالیست عالی
علیؑ زمانہ کے لئے مرشد و ہادی ہیں، علیؑ نسل آدم کے امامؑ ہیں	۱۰	علیؑ شد مرشد و ہادیٔ عالم علیؑ باشد امامِ نسلِ آدمؑ

متن فارسی		ترجمۂ اُردو
وصیت از محمدؐ شد علیؑ را بزانہ موسیٰؑ است ہارونِ نبیؑ را	۱۱	حضرت نبیؐ نے علیؑ کے بارے میں اُسی طرح وصیت فرمائی جس طرح کہ موسیٰؑ نے ہارونؑ کے متعلق کی تھی۔
ولی چوں لا نبیؐ بعدی آمد شکوک و وہم را از دل بروں زد	۱۲	لفظ ولی چونکہ لا نبیؐ بعدی آیا ہے اس لئے دل سے تمام شکوک اور اوہام نکال دیے۔
ھُویت با معیت شد لب و گوش معیت با ھُویت دوش بدوش	۱۳	ھُویت اور معیت کا ساتھ چولی دامن کا سا ہے اور معیت ھُویت کے ساتھ دوش بدوش ہے۔ ^(۱)
نذیر و شاہد عالم، نبیؐ بود بشیر از قولِ پیغمبرؐ علیؑ بود	۱۴	عذاب دوزخ سے ڈرانے والے اور عالم کے گواہ حضرت نبیؐ تھے اور بقول پیغمبرؐ حضرت علیؑ بشیر یعنی صاحب بشارت تھے۔
نجاتِ خویشتن را گر پسندم لب از جامِ علیؑ گاہے نہ بندم	۱۵	اگر میں اپنی نجات کا خواستگار ہوں تو علیؑ کے جام سے میں کبھی لب نہ ہٹاؤں گا۔
بر ایشاں رحمتِ حق باد ہر دم شود زاں ہا دلِ ما شاد ہر دم	۱۶	حضرت علیؑ پر ہمیشہ رحمت حق نازل ہوتی رہے اُن کی محبت میں ہمیشہ ہمارا دل شاد ہوتا رہے۔

حوالہ: مثنوی "خون جگر"، مصنفہ حضرت منشی میر امداد علی صوفی جانشین حضرت میر دار بیگ صاحب قدس سرہٗ حیدرآباد دکن (۱ ھُویت حضرت نبیؐ ہیں اور معیت حضرت علیؑ)

ترجمہ اُردو		متن فارسی
جو نبیؐ کی جان اور آرام دل تھے، یہی حسنینؑ و زہرا اور علیؑ تھے۔	۱۷	چوں آرام دل و جان نبیؐ بود / ہمیں حسنینؑ و زہرا و علیؑ بود
اے ساقی آ اور مجھے آبِ کوثر کا جام پلا، جس جام پر نعلِ نبیؐ کا نقش کندہ ہے۔	۱۸	بیا ساقی! بدہ آں آب کوثر / بجام نقشِ نعلینِ پیمبرؐ
میری جان اور تن کو سر سے پاؤں تک ایک جان بنا دے میرے پانچوں حواس کو محو پنجتن کر دے۔	۱۹	سراسر تا قدم یک جان و تن کن / حواسِ خمس، محوِ پنجتن کن
میرے دل کے ساغر میں وہ شراب نور بھر دے جسکی تاثیر موج سے شعلۂ طور بلند ہو۔	۲۰	بجام دل بدہ آں بادۂ نور / ز ہر موجش بہ خیزد شعلۂ طور

(منقبت ۴۲)

ترجمہ اُردو		متن فارسی
ولایت کا چھپا ہوا خزانہ سیدہ خیر النساءؑ ہیں دریائے نبوت کی موج حضرت سیدہ خیر النساءؑ ہیں۔	۴۲ / ۱	کنزِ مخفئ ولایت، حضرت خیر النساءؑ / موج دریائے نبوت حضرت خیر النساءؑ
آپ کے حجاب عصمت سے حق کا جلوہ ظاہر ہوا۔ اس شہود کے	۲	جلوۂ حق از حجابِ عصمت آمد در شہود / در پسِ جلبابِ خلوت حضرت خیر النساءؑ

متن فارسی	ترجمہ اردو
	پس منظر میں حضرت سیدہ خیر النساءؑ ہی ہیں۔
۳ بی بی پاک و مظہر، اطہر الاطہار خلق آں گل گلزار عفت حضرت خیر النساءؑ	آپ وہ پاک اور طاہرہ بی بی ہیں جو مخلوق میں سب سے زیادہ طاہر ہیں، آپ گلستان عصمت کی گلاب حضرت سیدہ خیر النساءؑ ہیں۔
۴ خیر مستورات عالم، بی بی مریمؑ شعار سیدہ حوران جنت حضرت خیر النساءؑ	بی بی مریمؑ کی طرح عالم کی تمام عورتوں سے بہتر ہیں، حوران جنت کی سردار حضرت سیدہ خیر النساءؑ ہیں
۵ "بضعۃ منّی"، جناب فاطمہؑ بنت رسولؐ مظہر اظہار وحدت حضرت خیر النساءؑ	حضرت نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ خیر النساءؑ میرا پارۂ دل ہے، آپ ظہور وحدت کی مظہر حضرت سیدہ خیر النساءؑ ہیں۔
۶ زوجۂ پاک علیؑ مرتضےٰ شیر خدا مام نورین نبوّت حضرت خیر النساءؑ	آپ علیؑ مرتضیٰ شیر خدا کی شریک حیات ہیں اور سبطینؑ کی مادر گرامی حضرت سیدہ خیر النساءؑ ہیں۔
۷ آں عفیفہ را محمدؐ مصطفےٰ تعلیم کرد مایۂ اجلال و عظمت حضرت خیر النساءؑ	اس معصومہ کو حضرت محمدؐ مصطفےٰ نے تعلیم دی، اس لئے عظمت اور جلالت کا سرمایہ حضرت سیدہ خیر النساءؑ ہیں۔

ترجمہ اردو		متن فارسی
آپ کے قصرِ عصمت پر حیا رضوان کی طرح دربان بن گئی ہے، حضرتِ خیر النساؑ کی غیرت خود حاجب بنی ہوئی ہے۔	۸	ہمچوں رضوان است حیا دربانِ قصرِ عصمتش حاجباں دارد زغیرت حضرتِ خیر النساؑ
ابرِ کرم بھی آپ کی سخاوت کا حصہ دار بن گیا ہے۔ دریائے رحمت کا گوہر حضرت خیر النساؑ ہیں	۹	مایۂ ابرِ کرم از جودِ او دارد نصیب گوہرِ دریائے رحمت حضرتِ خیر النساؑ
گھر کے کام کاج میں بھی آپ کافی مشقت برداشت کرتی تھیں اس کے باوجود مصلے کی زینت حضرتِ سیدہ خیر النساؑ ہیں۔	۱۰	در مہمات مشقت داشت دستِ کاملے بر مصلائے ریاضت حضرتِ خیر النساؑ
اللہ کی یاد میں آپ نے فاقہ گوارا فرمایا، خوانِ نعمت لا کر دروازہ پر رکھ دیا کہ حاجت مند فیضیاب ہوں۔	۱۱	فاقۂ بر خود گوارا کرد در یادِ خدا داشت بر در خوانِ نعمت حضرتِ خیر النساؑ
دنیا کی مرغوب غذاؤں کو آپ تلخ سمجھتی تھیں حضرت خیر النساؑ نے میٹھے اور لذیذ کھانے ترک فرما دیئے۔	۱۲	تلخ می دانست آں شیرینیِ دنیا را بکام ترک داد اینجا حلاوت حضرتِ خیر النساؑ
حضرت رسول صلعم کے ارشاد کو سچا ثابت کرنے کے لئے کہ دنیا مومنوں کے لئے قید خانہ ہے حضرت	۱۳	ہم برائے صدقِ الدنیا سجن المومنین یافت از دنیا نہ راحت حضرتِ خیر النساؑ

متن فارسی	ترجمہ اردو
	سیدہ خیر النسا نے دنیا میں کوئی راحت نہیں اٹھائی۔
۱۴ ہمت مردانہ، قربان کفِ پا مردیش بُد ز سر تا پا حکمت حضرت خیر النسا	آپ کے پائے استقلال پر ہمت مردانہ سہے کہ حضرت سیدہ خیر النسا سراسر حکمت ہی حکمت تھیں۔
۱۵ علویا جانت فدا بر درگہ بنت رسول فاطمہ خاتونِ جنت حضرت خیر النسا	اے علوی بنت رسول کی دہلیز پر اپنی جان فدا کر دے، جو فاطمہ خاتون جنت اور خیر النسا ہیں۔

(منقبت ۵)

متن فارسی	ترجمہ اردو
شد لمعۂ نورِ خفی، بنت محمد فاطمہ ۱ کشافِ اسرار نبی بنت محمد، فاطمہ	پوشیدہ نور کی تجلی محمد مصطفےٰ کی صاحبزادی فاطمہ ہیں، اسرار نبوت کی مظہر حضرت محمد مصطفےٰ کی صاحبزادی فاطمہ ہیں۔

حوالہ:- "مہر علوی" صفحہ ۱۶ دیوان فارسی حضرت منشی میر امداد علی شاہ صاحب صوفی خلیفہ حضرت سردار بیگ صاحب قبلہ حیدر آباد دکن۔

متن فارسی	ترجمہ اُردو
عالم شدہ روشن از او، یثرب شدہ گلشن از او ۲ خورشید انوار جلی، بنت محمدؐ فاطمہؑ	دُنیا میں آپ کی وجہ سے اُجالا ہو گیا اور مدینہ آپ ہی کی وجہ سے گلشن بن گیا، جناب فاطمہؑ تجلیات ظاہرہ کا آفتاب ہیں۔
آن اُمِّ حسنینؑ، لقا خیر النساء کانِ حیا ۳ نورِ نبیؐ، زوجِ علیؑ، بنت محمدؐ، فاطمہؑ	آپ حسنینؑ کی ماں ہیں جو عالم کی تمام عورتوں سے بہتر اور حیا کی کان ہیں، اور حضرت علیؑ کی زوجۂ محترمہ ہیں۔
آن گوہرِ درجِ صفا، واں نیّرِ برجِ ضیا ۴ واں ذاکیہ عین مایری بنت محمدؐ، فاطمہؑ	آپ قلمرو ان معصومیت کا گوہر اور بُرج روشن کا آفتاب ہیں۔ جو کچھ آنکھوں کے سامنے ہے اُن سب میں طاہر حضرت محمد مصطفےٰؐ کی صاحبزادی فاطمہؑ ہیں۔
جان گردِ طوفِ دامنش دل فدیہ پیراہنش ۵ علوی بہ یادش جاں بری بنت محمدؐ، فاطمہؑ	میری جان ان کے دامن کا طواف کرتی ہے میرا دل ان کے پیراہن پر صدقہ ہے، علوی حضرت محمد مصطفےٰؐ کی صاحبزادی فاطمہؑ کی یاد میں زندہ ہے۔

حوالہ: "نقش علوی"، صفحہ ۱۲۸ دیوان فارسی قلمی حضرت منشی میر محمد امداد علی شاہ صاحب صوفی خلیفہ حضرت سردار بیگ صاحب قبلہ رح حیدر آباد دکن۔

(منقبت ۶)

ترجمہ اردو		متن فارسی
عصمت الوہیت کی مظہر، رسول پاک کی صاحبزادی حضرت بتول ہیں، رحمت خداوندی کی مظہر رسول پاک کی صاحبزادی بتول ہیں۔	۱	ظہور عصمت یزداں، بتول بنت رسول نمود رحمت رحماں، بتول بنت رسول
آپ احمد مجتبیٰ کے اسرار نبوت کا مجموعہ ہیں، سرمایۂ عرفان کی منزل شہود رسول پاک کی صاحبزادی بتول ہیں۔	۲	شدہ است مجمع، اسرار احمد مرسل شہود مایۂ عرفاں، بتول بنت رسول
وجود کے راز کا اعتبار آپ سے ثابت ہوا، روح سے زیادہ پاک و منزہ اور صاحب عفت رسول پاک کی صاحبزادی بتول ہیں۔	۳	ثبات یافت بدو اعتبار سر وجود عفیفہ و پاک تر از جاں بتول بنت رسول
فقر و فاقہ کو آپ ہی سے عزت ملی اور ربہ خلق کے لئے باعث فخر ہے غریبوں کا وسیلہ اور سہارا رسول پاک کی صاحبزادی بتول ہیں۔	۴	بہ فقر و فاقہ بدو عزت است و فخر بہ خلق وسیلۂ بہ غریباں، بتول بنت رسول

حوالہ:۔ "سر علوی" صفحہ ۸۶ دیوان فارسی حضرت منشی میر محمد اراد علی شاہ صاحب صوفی خلیفہ حضرت سردار بیگ صاحب قبلہ حیدر آباد دکن۔

متن فارسی

۵ بہ پرورد بجہاں، کودکانِ اُمّت را
بظلِ گوشۂ داماں، بتولؑ بنتِ رسولؐ

ترجمہ اُردو

(خلاصہ یہ کہ) اُمّتِ اسلام کے بچوں کی پرورش خاتونِ جنّت کے دامن کے سایہ میں ہوئی۔ آپ رسولِ پاک کی صاحبزادی بتولؑ ہیں۔

(منقبت ۷)

متن فارسی

۱ فدائے فدیۂ راہِ خدا، امام حسینؑ
بہ خلق خضرِ طریقِ ہدیٰ، امام حسینؑ

ترجمہ اُردو

حضرت امام حسینؑ عاشقِ خدا اور فدیۂ راہِ خدا ہیں، اور آپ اُمّت کے لئے راہِ ہدایت کے خضر ہیں۔

۲ خطابِ پاک جناب است سیّد الشہدا
شہود و شاہد، کوئے وفا، امام حسینؑ

آپ کا پاک خطاب سیّد الشہدا ہے، کوئے وفا کے آپ شاہد بھی ہیں۔ اور مشہود بھی۔

۳ بچرخ شود کُلہ، گوشۂ رضا و صبر
بفقر تاجِ سرِ اولیا، امام حسینؑ

منزلِ صبر و رضا میں آپ کا تاج آسمان کی بلندیوں کو چھوتا ہے اور فقر میں آپ اولیا کے سرتاج ہیں۔

ترجمہ اردو		متن فارسی
ذاتِ حق کے عشق میں آپ عاشقوں کے سردار ہیں طریقِ عشق کے آپ رہنما ہیں۔	۴	بہ حبِّ ذات بہ خلق است سرورِ عشاق براہِ عشق بود رہنما، امام حسینؑ
جب آپ نے کربلا میں قدم رکھا تو کمالِ عشق سے آپ نے اپنا جھنڈا زمین میں گاڑ دیا اور اپنی جان دے کر سربلندی حاصل کی (اپنا سر نیزے پر چڑھوا دیا۔	۵	علم بہ خاک زد از عشق و بر دمِ سر بہ علم قدم نہاد چو در کربلا، امام حسینؑ
کیفِ فنا کو آپ نے عالم کے سامنے ہتھیلی پر دکھایا، اس طرح آپ نے رازِ لقا کا عقدہ حل فرما دیا۔	۶	بہ کف نہاد بہ عالم فناکے کیفی را کشاد عقدۂ سرِّ لقا، امام حسینؑ
مرتبۂ وحدت کی یکتائی میں حضرت امام حسینؑ کی ذات والا ایک نمونہ ہے، آپ ہی نورِ وجود اور علم شہود کا اعتبار ہیں۔	۷	شد اعتبار بہ نورِ وجود و علم و شہود ز وحدتِ احدی خود نما، امام حسینؑ
گویا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم حقیقتِ وحدت ہیں اور اس کے چار اعتبار علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ ہیں۔	۸	محمدؐ است چو وحدت شد اعتبار این چار علیؑ بتولؑ و حسنؑ با رضا امام حسینؑ

متن فارسی — **ترجمہ اُردو**

نہ آب خوردہ بعاشق آبرو و درد داد ۹
چہ دل بخوردہ تن زخمہا امام حسینؑ

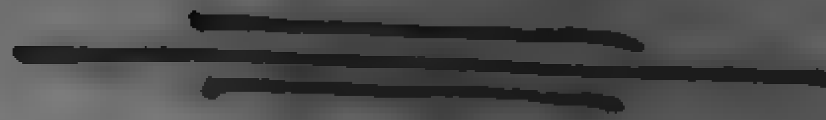
آپ نے پانی پی کر عاشقان عشق کی آبرو رکھ لی اور سارے زخموں کا درد اپنے دل میں لئے رہے۔

سرایم از لب لرزہ، بہ بے خودی غزلے ۱۰
شدہ ست باعثِ آہ و بکا امام حسینؑ

میں لرزتے کرتے بے خودی میں غزل گا رہا ہوں اور اس آہ و بکا کا باعث حضرت امام حسینؑ ہیں۔

بساحلِ لب و چشم ز بحرِ دل زد موج ۱۱
بہ علوی عفوِ خطا از تو یا امام حسینؑ

میرے لب و چشم کے ساحل سے دل کے سمندر سے اٹھتی ہوئی موجیں ٹکرا رہی ہیں، یا امام آپ علوی کی خطائیں معاف فرما دیں۔



حوالہ:۔ "سرِ علوی" صفحہ ۱۱۰ دیوان فارسی منشی میر محمد امداد علی شاہ صاحب صوفی خلیفہ حضرت سردار بیگ صاحب قبلہؒ حیدر آباد دکن۔

حضرت مولانا شاہ محمد ابوالحسن پھلواری شریف المتخلص بہ فرد رحمۃ اللہ علیہ آستانہ مشکل کشا پیر

ولادت (؟) وفات ۱۲۴۹ھ

آپ ابوالحسن کی کینت سے مشہور ہیں، قصبہ پھلواری شریف صوبۂ بہار میں ہوئی، آپ تاج العارفین حضرت مخدوم شاہ محمد مجیب اللہ قادری قلندری جعفری کے پوتے ہوتے ہیں آپ کا سلسلۂ نسب حضرت سید جعفر طیار علیہ السلام تک منتہی ہوتا ہے حضرت فرد کی ابتدائی تعلیم شیخ المکین کے پاس ہوئی اس کے بعد اپنے پھوپی زاد بھائی علامہ سید العلماء مولانا احمدی قادری پھلواری شریف کے پاس (۲۰) سال تک ہوتی رہی اس کے بعد مختلف قابل اساتذہ کے پاس تعلیم کا سلسلہ جاری رہا اور حافظ شیرازی کے بھی شاگرد ہوئے۔ آخر کار آپ بہت بڑے عالم و فاضل اور شاعر بن گئے، جس طرح لوگ حافظ، جامی سعدی، خسرو کو یاد کرتے ہیں۔ اسی طرح انھیں لفظوں میں فرد الاولیاء کا متبرک نام لیتے ہیں۔

آپ کا شمار بڑے بڑے صوفیا میں کیا جاتا ہے۔

ف یہ تذکرۂ دیوان فرد جلد دوم نمبر ۱۲-۲/۴ ھ اسٹیٹ لائبریری سے حاصل کیا گیا۔

منقبت علی

متن فارسی	ترجمہ اُردو
۱ چوں بود جبریل دربان مکانت یا علیؑ عرش و کرسی خود زمین آسمانت یا علیؑ	یا علیؑ جب جبرئیل آپ کے مکان کے دربان ہیں تو عرش وکرسی بھی آپ کے آسمان کی زمین ہیں۔
۲ این نمی گویم کہ ہستم میہمانت یا علیؑ ریزہ چینے، طعمہ جوئے اَم ز خوانت یا علیؑ	یا علیؑ میں یہ نہیں کہتا کہ میں آپ کا مہمان ہوں بلکہ میں آپ کے خوانِ نعمت کا لقمہ بردار اور ریزہ چین ہوں۔
۳ کئے تواں خود را شمرد از دوستانت یا علیؑ فخرِ من این بس کہ ہستم از سگانت یا علیؑ	یا علیؑ میں خود کو کس طرح آپ کے دوستوں میں شمار کر سکتا ہوں میرے لئے یہی فخر کافی ہے کہ میں آپ کے در کے کتوں میں شمار کیا جاتا ہوں۔
۴ لوحِ محفوظ است لے ز قرآں صفت آیئے نیست ممکن از بشر ادراکِ شانت یا علیؑ	قرآن کے الفاظ میں آیۂ "من عندہٗ علم الکتاب" آپ کی شان میں نازل ہوئی ہے، کسی انسان کا بھی آپ کی شان کو سمجھنا محال ہے۔
۵ مہر و ماہ چرخ در طوفِ حریمت روز و شب کعبۂ اہلِ صفا بس آستانت یا علیؑ	آسمان کے چاند اور سورج آپ کے آستانہ کے طواف میں رات دن مصروف ہیں، یا علیؑ صرف

متن فارسی

۶ آسماں از وسعتِ درگاہِ تو یک گوشۂ
پرتوے باشد دو عالم از جہانت یا علیؑ

۷ عرش پا انداز بیشی رفعتِ ایوانِ تو
باغ رضواں یک چمن از بوستانت یا علیؑ

۸ ابجد آموز از دبستانِ تو باشد عقلِ کل
بابِ علمِ مصطفیٰؐ ہست از نشانت یا علیؑ

۹ رشحہ از فیض علمت، جملہ علمِ ممکنات
آدمؑ و جن و ملک یک نکتہ دانت یا علی

ترجمہ اُردو

آپ کا آستانہ ہی اہل
صفا کا کعبہ ہے۔

آپ کی بارگاہ کی وسعت
کے مقابلہ میں یہ سارا آسمان
ایک گوشہ ہے، یا علیؑ یہ دونوں
جہاں آپ کے عالم ولایت کا
ایک پرتو ہیں۔

آپ کے ایوان کی بلندی
کے مقابلہ میں عرش ایک پاانداز
کی حیثیت رکھتا ہے، یا علیؑ
جنت رضوان آپ کے گلستان
کی ایک روش ہے۔

عقل کل (جبرئیلؑ) آپ کی درس
گاہ کے ابجد خواں ہیں، یا علیؑ
آپ کی شناخت یہ ہے کہ آپ علم
حضرت مصطفیٰ کا ایک باب ہیں۔

ممکنات کا سارا علم آپ کے
فیض علمی کا ایک شمہ ہے، یا علیؑ
انسان اور جن اور فرشتے آپ
کے علم کا فقط ایک نکتہ جاننے
والے ہیں۔

ترجمۂ اُردو		متن فارسی
یا علیؑ آپ کی ہستی جملہ کائنات کے ایجاد کا باعث ہوئی۔ ایک ایک ذرّہ آپ کے فیض وجود سے فیضیاب ہے۔	۱۰	اے وجودت باعثِ ایجادِ جملہ کائنات ذرّہ ذرّہ بہرہ مند از فیضِ ذاتت یا علیؑ
اے بوترابؑ اپنے کرم سے میری آنکھ کو حق بیں بنا دیجئے، کیوں کہ آپ کے آستانہ کی خاک میری آنکھوں کا سُرمہ ہے۔	۱۱	دیدہ را بینائے حق کن از کرم یا بوترابؑ سُرمۂ چشمم است خاکِ آستانت یا علیؑ
اے میرے سردار آپ کی درگاہ سے قربت کا آرزومند ہوں، یا علیؑ اگرچہ گناہ گار ہوں لیکن میں آپ کا ہوں۔	۱۲	قرب درگاہ تو دارم آرزو یا سیدی گو گنہگارم ولے ہستم از آنت یا علیؑ

(منقبت ۲)

ترجمۂ اُردو	متن فارسی
اے صبا اگر تجھے شاہ خراساں کی بارگاہ میں شرف یابی حاصل ہو تو میری	صبا گر بارہی یابی بہ آں درگاہِ سلطانم ز سوئے من بہ کن پابوس سلطانِ خراسانم

حوالہ:- دیوان فرد جلد اول کتاب نمبر ۹-۱۲/۳ صفحہ ۲۸۵ آصفیہ اسٹیٹ لائبریری حیدر آباد دکن

متن فارسی		ترجمہ اردو
		طرف سے حضرت امام علیؑ موسیٰ کی پابوسی کرنا۔
بخاکش چشم خود می مال وازمن عرض کن شاہا خدارا از در خود نا امیدانہ مگردانم	۲	(اے صبا) آپ کی خاک در پر اپنی آنکھیں مل اور میری طرف سے عرض کر کہ، پاشاہ خراسان خدا کے لئے مجھے اپنے در سے مایوس نہ لوٹائیے۔
بہر بزمے کہ آرایم بہ امید قدوم تو چو شمع محفل عشرت ز شب تا صبح خندانم	۳	آپ کی تشریف آوری کی امیدیں جو بھی محفل آراستہ کرتا ہوں تو محفل عشرت کی شمع کی طرح شام سے صبح تک مسرور رہتا ہوں۔
بہ عشقت تا قبا شد جامہ ام شگفتہ چون گلہا کہ گلہا رشک می دارند ز چاک گریبانم		میں اپنے لباس کو قبائے محبت بنا کر پھول کی طرح شگفتہ ہو گیا ہوں۔ میرے چاک گریباں پر گلاب رشک کرتے ہیں۔
ازاں خاک درت کحل الجواہر چشم می دارم کزیں بہتر نباشد تحفہ بہر دیدۂ جانم	۵	آپ کی خاک در کو اپنی آنکھ کا سرمہ بنانے کا آرزومند ہوں، کیونکہ میری (بصیرت کی) آنکھوں کے لئے اس سے بہتر کوئی تحفہ نہیں ہے۔
تو سلطانے من بندہ گدائے آستان تو غلام کمترین خواجۂ معروف در بانم	۶	آپ سلطان ہیں، میں آپ کے آستانہ کا گدا ہوں، آپ کے

متن فارسی	ترجمہ اردو
	دربان حضرت خواجہ معروف کرخی کا ادنیٰ غلام ہوں ۔
قسم از مصحف رخسار تو تابندہ ست گشتم ۷ نمی دانم بجز روئے تو قرآنے کہ می خوانم	قسم ہے آپ کے مصحف رخسار کی کہ اس کے فیض سے میں روشن ہو گیا ہوں ۔ جو قرآن کو میں پڑھتا ہوں نہیں جانتا کہ آپ کے روئے مبارک کے سوا کوئی اور ہے ۔
ز مقصود از خراسانم بود آں شہر عزیز ما ۸ خراساں گویم و باشد مراد آں کعبۂ جانم	میرا مقصد شہر خراسان ہے ۔ نہ اس شہر کے لوگ ۔ جب میں خراسان کہتا ہوں تو اس سے میری مراد کعبۂ جان (شاہ خراسان) ہے
زبان من بریدہ باد گر من دعوئے دارم ۹ سگ تو ہستم و پروردۂ آں ریزۂ خوانم	اگر میں کوئی دعویٰ کروں تو میری زبان کٹ جائے میں آپ کا کتا ہوں اور آپ کے خوان نعمت کے ٹکڑوں پر پلا ہوں ۔
ز سرتا پا ز سوز ہجر تو یک آبلہ ہستم ۱۰ بنہ بر ریش من مرہم کہ وصل تست درمانم	آپ کے سوز فرقت میں سر سے پاؤں تک آبلہ بنا ہوا ہوں میرے زخم پر مرہم رکھ دیجئے کہ آپ کا دیدار ہی میرا درمان ہے ۔

متن فارسی

۱۱ بزیر آسیائے چرخ گشتم سودہ چوں دانہ
بگمرا نہ بارگاہ چوں تو شاہے داد بستانم

۱۲ چناں ز لطف خود بنواز شاہا فرد مسکین را
نہ بینم زحمتے تا زیر ایں چرخ بریں مانم

ترجمہ اُردو

فلک کی چکی کے نیچے دانہ کی طرح پس گیا ہوں لیکن آپ جیسے بادشاہ کی بارگاہ سے انصاف کا طالب ہوں۔

اے شاہ خراسان فرد مسکین کو اپنے کرم سے اس طرح نوازیئے کہ اس آسمان کے نیچے بغیر کوئی زحمت اٹھائے جی سکے۔

حوالہ :- دیوان فرد نمبر کتاب ۹-۱۲ / ۳۳ جلد دوم صفحہ ۲۲ / ۳۱ آصفیہ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد، دکن

حضرت شاہ غلام علی قادری موسوی المتخلص بہ عارف
فرزند حضرت موسیٰ قادری حیدرآبادی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت (؟) وفات ۸ مئی ۱۸۴۲ء

کتاب مشکوٰۃ النبوت فارسی جو صوفیائے کرام کا تذکرہ ہے اس کے مؤلف آپ ہی ہیں، یہ تذکرہ فارسی اسٹیٹ لائبریری اور لائبریری سالار جنگ میوزیم میں فن تذکرہ فارسی قلمی ریکارڈ میں موجود ہے۔ آپ کا مزار شریف درگاہ حضرت سید شاہ موسیٰ قادری رحمۃ اللہ علیہ اندرون پل قدیم موجود ہے۔

(منقبت ملا)

ترجمہ اردو		متن فارسی
علیؑ کا مقام عرش آعلے سے بلند تر ہے اور علیؑ کا ہر کلام، نص قرآن اور حدیث نبیؐ کے مماثل ہے۔	۱	بلند تر است ز عرش علا مقام علیؑ مثال نص و حدیث است ہر کلام علیؑ
نبیؐ علم کا شہر اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں اور شہر نبیؐ میں بغیر اذن علیؑ کے کوئی دخل نہیں ہو سکتا۔	۲	نبیؐ مدینۂ علم و علیؑ بود بابش بہ شہر کس نہ در آید بجبز کلام علیؑ

ترجمہ اردو	متن فارسی
لحمک لحمی کی حدیث آپ ہی کی شان میں آئی ہے، علیؑ، وصی نبیؐ ہیں اور نبیؐ علیؑ کے امام ہیں	۳ حدیث لحمک لحمی بہ شان وے آمد علیؑ وصی نبیؐ و نبیؐ امام علیؑ
میں بھلا آپ کی کیا مدح کر سکتا ہوں کہ عرش پر تمام فرشتے علیؑ کی ولایت کا نقارہ بجاتے ہیں۔	۴ چہ مدح سازمش الحق کہ قدسیاں بر عرش زنند کوس ولایت ہمہ بنام علیؑ
کسی کا یہ مصرع ہمیشہ صادق کا ورد ہے کہ علیؑ میرے امام ہیں اور میں علیؑ کا غلام ہوں۔	۵ بہ قول مصرع کس ورد صادق است ہمیں علیؑ امام من است و منم غلام علیؑ

(منقبت ۲)

ترجمہ اردو	متن فارسی
امیر المومنینؑ مظہر ذات خدا ہیں امیر المومنینؑ شافع روز جزا ہیں۔	۱ مظہر ذات الہ آمد امیر المومنینؑ شافع روز جزا آمد امیر المومنینؑ
آپ کے حق میں آسمان سے ہل اتیٰ نازل ہوا اور لافتیٰ کا پیارا خطاب امیر المومنینؑ کو عطا ہوا۔	۲ ہل اتیٰ در حق او نازل شدہ از آسماں خوش خطاب لافتیٰ آمد امیر المومنینؑ

حوالہ:- تذکرہ مشکوٰۃ النبوۃ قلمی کتب خانۂ عرشی درگاہ حضرت یوسفینؒ نام پلی حیدر آباد دکن

متن فارسی

معنی آیاتِ قرآنست ذاتِ پاکِ اُو ۳
سرِّ رمزِ قل کفیٰ آمد امیر المومنین

مصطفےٰ آں خوش بداماد علیؑ از خود بگفت ۴
یا علیؑ امرِ خدا آمد امیر المومنینؑ

عارفا تو نفس را در خود شکن زآید روا ۵
حیدرِ خیبر کشا آمد امیر المومنینؑ

ترجمۂ اردو

آپ کی ذات پاک آیات قرآنی کا مفہوم ہے۔ آیت قل کفیٰ کے راز کو جاننے والے امیر المومنینؑ ہیں۔

حضرت مصطفےٰ خوش ہو کر اپنے داماد علیؑ سے فرمانے لگے، یا علیؑ تم حکم خدا سے امیر المومنینؑ ہو۔

اے عارف تو اپنے نفس کو اگر مارے تو زیادہ بہتر ہے۔ خیبر کشا حیدرِ کرارؑ امیر المومنین ہوئے۔

حوالہ: تذکرہ مشکوٰۃ النبوۃ قلمی کتب خانہ عرشی درگاہِ حضرت یوسفینؒ حیدرآباد دکن۔

حضرت مستان شاہ مجذوب کابلی رحمۃ اللہ علیہ

آستانۂ مولائے کائنات پر

ولادت (؟) وفات ۱۸۵۷ء

آپ باکمال مجذوبوں میں سے تھے۔ دنیا اور اہل دنیا سے کنارہ کش تھے حالتِ جذب میں اکثر رہا کرتے سر و پا برہنہ پھرتے تھے اور کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے اگر کوئی شخص رقم یا خوراک یا پوشاک کی پیش کش کرتا تو اس پر نظر بھی نہیں ڈالتے تھے۔ بھوک کی شدت میں درخت کے پتے کھا لیتے تھے، اپنے آپ میں آہستہ آہستہ باتیں کرتے تھے۔ ان باتوں کو عوام نہیں سمجھ سکتے تھے اور آپ صاحب کشف و کرامات بھی تھے۔ تذکرہ میں حضرت کے کافی کشف و کرامات درج ہیں، طوالت کے پیش نظر اس مختصر تذکرہ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

ترجمہ اردو	متن فارسی
اسرار ولایت کے مسند نشین جو	مسند نشین سرّ ولایت کہ حیدرؑ است
حضرت حیدرؑ ہی ہیں وہی لازمًا حضرت	حبل المتین فقر محمدؐ مقرر است

حوالہ: خزینۃ الاصفیا نام مؤلف غلام سرور صاحب نمبر کتاب ۱۱ صفحہ ۲۴۴ فن تذکرہ صوفیا کرام لائبریری سالار جنگ میوزیم مطبوعہ ۱۸۹۵ء۔

متن فارسی

شاہِ رسلؐ و راز رسول ختم انبیاءؐ ۲
گفتہ کہ من مدینۂ علمم علیؑ در است

مہرِ ازل و مہرِ ابد شاہِ انس و جان ۳
تاج الشرف بہ خرقۂ "الفقر"، در بر است

شہبازِ اوجِ وحدت و سیمرغِ قافِ قدس ۴
سلطانِ ہفت کشور و مولائے قنبر است

نقشِ جمالِ مہرِ تو می بندم اندر دل ۵
حُسنت مرا بذاتِ خداوند رہبر است

مارا بسر خیالِ تو، اے شاہِ اولیاءؑ ۶
ہر کس سزد خیال کسے را کہ در سر است

ترجمہ اردو

محمدؐ کے فقر کی مضبوط رسّی ہیں۔

رسولوں کے بادشاہ اور جادۂ حق کا راز یعنی حضرت خاتم الانبیاءؐ نے فرمایا ہے کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ دروازہ ہیں۔

آپ ازل کے راز دار اور ابد کے آفتاب اور جن و انس کے بادشاہ ہیں، آپ تاجِ شرف ہیں اور الفقر آپ کا ملبوس ہے۔

آپ وحدت کی بلندیوں کے شہباز اور قافِ قدس کے سیمرغ ہیں، آپ ہفت اقلیم کے بادشاہ اور حضرت قنبر کے مولا ہیں۔

آپ کی محبت کے جمال کا نقش میرے دل پر کندہ ہے، آپ کا حُسن، ذاتِ خداوندی کی رہبری کرتا ہے۔

اے شاہِ اولیاءؑ ہمارے سر میں آپ کا خیال ہے، اور جس کے سر میں جو خیال ہوتا ہے وہ اُس کا سزاوار ہے۔

ترجمہ اردو	متن فارسی
آپ کی قوت بازو پر ید اللہ شاہد ہے، اور آپ کی ہولناک جنگوں میں اللہ تعالیٰ سب سے بڑا (یاور) ہے۔	در زور بازوئے تو ید اللہ شاہد است ؎ اندر مہیب حربہم تو اللہ اکبر است
مستان شاہ جو سرِّ حیدری سے مست ہے، اُس کی مستی ابد تک خمار میں تبدیل نہیں ہو سکتی۔	مستیش تا ابد نہ شود مبدل خمار ؎ مستان شہ کہ مست ز اسرار حیدر است

حوالہ:- دیوان آتش کدہ وحدت نمبر کتاب ۱۱۰ صفحہ ۶۲
در فن ادب نظم فارسی لائبریری سالار جنگ میوزیم
طباعت دیوان بہ سال سنہ ۱۸۹۶ء مفید عام لاہور

مولوی حضرت محمد عبد القادر صاحب صوفی رحمۃ اللہ علیہ

(واعظ حضور نظامِ سابع)

آستانۂ مشکل کشائیہ

ولادت ۱۹ جمادی الاول ۱۲۸۰ھ م ۱۸۶۳ء — وفات (؟)

آپ کے والد گرامی کا نام مولوی میر عالم شاہ تھا۔ آپ کو سید شاہ صوفی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت حاصل تھی۔ آپ کا مزار شریف محلہ مصری گنج میں واقع ہے۔ آپ کا دیوان فارسی موسومہ فغانِ راز آپ کی یادگار ہے جو اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد میں موجود ہے۔ جس کا نمبر [illegible] ہے۔ تذکرہ کا یہ نوٹ دیوانِ مذکور سے حاصل کیا گیا ہے۔

(منقبت ۱)

ترجمہ اردو	متن فارسی
علیؑ ہی قرآن اور فرقان ہیں علیؑ ہی دین و ایمان اور جان و جاناں ہیں۔	حضرتِ قرآں علیؑ و حضرتِ فرقاں علیؑ دیں علیؑ، ایماں علیؑ، و جاں علیؑ، جاناں علیؑ

متن فارسی

۲ شیرِ رزمِ خیبر و انّا فتحنا رایتش
زورِ بازوئے محمدؐ صفدرِ شیراں علیؑ

۳ راز دارِ لو کشف و من کنت مولا را بیاں
در اخوت گوئے دولت بردہ از اخواں علیؑ

۴ در تبتل مردِ یکتا، راحتِ جانِ بتولؑ
یعنی آں مشکل کشائے ما فقیراں علیؑ

۵ شہ نشینِ عرشِ دل را تکیہ گاہِ خاصِ او
حضرتِ انسانِ کامل صورتِ رحمٰن علیؑ

۶ آں ابوالارواح احمدؐ از چہ کردش بوترابؑ
آدمِ خاکی نشادے را مگر بد جاں علیؑ

۷ کشتیٔ نوحؑ نجی از بحرِ امواجِ کرم
دُر اصدافِ حکم آں گوہرِ عرفاں علیؑ

ترجمہ اردو

آپ جنگ خیبر کے سورما ہیں اور انا فتحنا آپ کا پرچم ہے، آپ نبیؐ کے قوتِ بازو اور بہادروں کے سردار ہیں۔

آپ لو کشف کے راز دار ہیں اور من کنت مولا کا مفہوم ہیں۔ اخوت میں آپ دنیا کے سارے بھائیوں سے سبقت لے گئے ہیں۔

تقرب الٰہی میں آپ مرد یکتا ہیں اور حضرت بتولؑ کے شریک حال ہیں، ہماری قسمت پلٹ دینے والے مشکل کشا علیؑ ہیں۔

دلوں کے عرش کا شہ نشین آپ کی خاص تکیہ گاہ ہے حضرت علیؑ انسان کامل ہیں اور نفس رحمانی کے مظہر ہیں۔

ابوالارواح حضرت احمد مجتبیٰؐ نے آپ کو ابو ترابؑ کا خطاب دیا ہے، کیونکہ آدم خاکی کی جان حضرت علی ہیں۔

آپ بحر کرم کی وہ موج ہیں جس نے نوح علیہ السلام کی کشتی کو

متن فارسی | ترجمہ اردو

طوفان سے نجات دی، حضرت علیؑ حکمت کی سیپیوں کے موتی اور معرفت کے گوہر ہیں

ق ۸ پس ہمی گوید نصیری کاں علیؑ عین خدا است
من ہمی گویم خدا در صورت انسان علیؑ

نصیری یہ کہتا ہے کہ علیؑ عین خدا ہے، میں بھی یہی کہتا ہوں کہ خدا علیؑ کی انسانی صورت میں ہے۔

۹ در میان من و او فرق است چوں اسلام از کفر
زاں کہ او گوید علیؑ آں، من نگویم آں علیؑ

اس میں (نصیری میں) اور مجھ میں اسلام اور کفر کا فرق ہے جس کو وہ علی کہتا ہے میری مراد اس علی سے نہیں ہے۔

۱۰ نیست پیغمبرؐ مگر در منزلگاہ احمدی
ہمچو ہارون نسبت بہ پیش موسیٰ عمران علیؑ

حضرت علیؑ پیغمبرؐ نہیں لیکن رسالت مآبؐ کے ساتھ آپ کی منزلت ایسی ہی ہے جیسی کہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ ہارون کی۔

۱۱ زار می نالی چرا در دامن او چنگ زن
ہر دل بیمار را دارو علیؑ درمان علیؑ

اے زار زار آہ و زاری کیوں کرتا ہے اب اُن کا دامن تھام کے، ہر بیمار دل کی دوا اور علاج ذات علوی ہے۔

حوالہ:- دیوان مسموم بہ فغان راز نمبر کتاب ۱۲-۹/۲۲۶ صفحہ ۹۶
آصفیہ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد دکن۔

مفتی سید ضیاء الدین المخاطب بہ ضیا یار جنگ مرحوم حیدرآبادی درعلی برہ

ولادت ۱۸۶۵ء وفات (؟)

آپ مولوی سید نور الہدیٰ صاحب (جو بہت بڑے پایہ کے بزرگ تھے) کے فرزند ہیں، بمقام اورنگ آباد جو آپ کا وطن ہے پیدا ہوئے، آپ کے جد اعلیٰ حضرت سید قمر الدین صاحب کے علمی اور روحانی فیوض تھی اورنگ آباد کے قرب و جوار میں اب تک شہرت ہے آپ نے اورنگ آباد کے بلند پایہ علماء سے اکتساب علم کیا اور علوم عقلی میں یہاں تک دستگاہ حاصل کی کہ آج تمام مملکت حیدرآباد میں آپ کا علم و فضل مستند ہے۔ بعد فراغ تحصیل علم حکومت حیدرآباد میں مددگار ناظم امور مذہبی کی خدمت پر آپ کا تقرر ہوا اس کے بعد مفتی شریعت کے عہدہ پر مجلس عدالت العالیہ میں ترقی ملی پھر آپ رکن عالیہ عدالت بھی ہوئے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے ضیا تخلص فرماتے تھے آپ کا فارسی کلام حیدرآباد میں قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے، اردو، فارسی کے بہت بڑے شاعر اور ادیب تھے۔

حوالہ: تاریخ دلکشا مؤلفہ صمصام شیرازی، در فن تذکرہ اردو صفحہ ۱۵۹، لائبریری سالار جنگ حیدرآباد دکن۔

منقبت بہ سلسلۂ آمدِ محرم

متنِ فارسی	ترجمۂ اُردو
خوش آں اشکے کہ در چشم از حدیثِ کربلا آمد مہِ ذکرِ حسینؑ ابنِ علیؑ مرتضےٰؑ آمد ۱	مُبارک ہے وہ آنسو جو ذکرِ کربلا سن کر آنکھ میں آجائے۔ حسینؑ ابنِ علیؑ کے تذکرہ کا مہینہ آگیا ہے۔
قیامت چوں نہ خیزد در محرم کیں مہِ خونیں ۲ مہِ ایفائے عہدِ خاتمِ آلِ عباؑ آمد	محرم کے اس خونیں چاند سے محشر کیوں نہ برپا ہو، خاتمِ آلِ عباؑ کے ایفائے عہد کا مہینہ آگیا ہے
ز آبِ دیدہ می شویند گردِ چہرۂ خاطر ۳ مہِ رخشندگیِ سیمائے مردانِ خدا آمد	عزادار چہرۂ دل کا گرد و غبار آنسوؤں سے دھو لیتے ہیں، مردانِ خدا کی پیشانیوں کو روشن کرنے والا مہینہ آگیا ہے۔
ز کف در سینہ می مالند خونِ زخمِ پنہاں را ۴ مہِ دست آزمائے ماتمِ اہلِ عزا آمد	خونِ زخمِ پنہاں کو عزادار اپنے ہاتھ سے اپنے سینہ پہ ملتے ہیں۔ (سینہ زنی)، اہلِ عزا کے ہاتھوں کی آزمائش کا مہینہ آگیا ہے۔
ز خجلت چوں نہ گردد آب، خونِ دشمناں یکسر ۵ کہ حرؒ از بہرِ آمرزش بہ میدانِ وفا آمد	دشمنوں کا خون ندامت سے پانی پانی کیوں نہ ہو جائے، جب کہ حرؒ اپنی مغفرت کے لئے فوجِ حسینیؑ میں آگیا ہے۔

متن فارسی

۶ کجا علم لدنی را کسے دیگر کند حاصل
کہ ایں خلعت برائے اہلبیت مصطفیٰ آمد

۷ شراب الصالحین عشق کمیاب است در دنیا
کہ ایں مینا شکن در کام مستان ولا آمد

۸ زیک شب بیش و کم بیندار عہد زندگانی را
بہ دنیا ہر کسے ہمچوں مسافر در سرا آمد

۹ ندیدم ہمسرے رنگیں قبایان شہادت را
ضیا ایں جامہ زیبی در شہیداں از کجا آمد

ترجمہ اردو

۶ علم لدنی کوئی دوسرا کیسے حاصل کر سکتا ہے کیونکہ یہ خلعت اہلبیت مصطفےٰ ہی کے لئے ہے۔

۷ عشق کی شراب الصالحین دنیا میں کم یاب ہے، کیونکہ یہ تند و تیز شراب صرف تولا کے مستوں ہی کے حلق میں پہونچ سکتی ہے

۸ دو روزہ حیات کو کم و بیش ایک رات سمجھ کہ ہر شخص دنیا میں مسافروں کی طرح آیا ہے۔

۹ خونی قبا پہننے والے شہدائے کربلا کا میں نے کوئی ہمسر نہیں دیکھا اے ضیا (خدا جانے) ان شہیدوں میں یہ جامہ زیبی کہاں سے آگئی۔

بحوالہ اخبار شیراز مورخہ ۱۸ صفر ۱۳۷۶ھ
آصفیہ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد

(منقبت ۲)

ترجمہ اردو	متن فارسی
ماہ محرم سوز محبت اہلبیتؑ کو تازہ کر دیتا ہے اور دل کے خون سے محبت اہلبیتؑ کا چراغ روشن کر دیتا ہے۔	تازہ می سازد محرم سوز داغ اہلبیتؑ می کند از خون دل روشن چراغ اہلبیتؑ ۱
کوفہ میں شامیوں کو اہلبیتؑ کی تلاش و جستجو کیسے چین سے بیٹھنے دیتی، وہ تو مکہ ہی سے اہلبیتؑ کے سراغ میں لگے ہوئے تھے۔	شامیاں را جستجو در کوفہ کے آسودہ داشت ۲ از حرم بودند کوشاں در سراغ اہلبیتؑ
دشمنوں کو باغ اہلبیتؑ کی سیر کیسے بھلی معلوم ہو، کیونکہ یہاں کا ہر شجر خضر راہ ہے ہر طرف آب حیات کے چشمے جاری ہیں۔	ہر شجر چوں خضر و ہر سو چشمہ حیواں رواں ۳ دشمناں را کے خوش آید سیر باغ اہلبیتؑ
حرؑ غازی کو دیکھو کہ کس طرح میدان جنگ میں اپنا سر فدا کر دیا جو اہلبیتؑ کے جام ولا سے مست ہو، اس کو جان کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔	حرؑ غازی را نگر چوں سر بہ میداں باختست ۴ کے کند پروا جاں مست ایاغ اہلبیتؑ
عیب تلاش کرنے والوں کی نظر آیت تطہیر پر نہیں ہے، اہلبیتؑ کی معرفت کا جام دل سے دنیا کا غم نکال دیتا ہے۔	عیب جویاں را نظر بر آیہ تطہیر نیست ۵ می برد از دل غم دنیا ایاغ اہلبیتؑ

متن فارسی

۶ تا براہِ مصطفیٰ شبگیر ئیے آید بہ کام
نقشبنداں رابکف باشد چراغ اہلبیتؑ

ترجمہ اُردو

طریق نبویؐ پر عبادت شب کی قبولیت کے لئے (یعنی) نقشبندوں کے ہاتھ میں چراغ اہلبیتؑ رہنا چاہیئے۔

ہمچو نعمان ابن ثابت مجتہد باید ضیا ۷
تا بہ سنجد گوہر روشن دماغ اہلبیتؑ

اے ضیا نعمان ابن ثابت (حضرت ابو حنیفہ رح) کی طرح مجتہد ہونا چاہیئے تاکہ ذکاوتِ اہلبیتؑ کے آبدار موتیوں کی قدر کر سکے۔

(منقبت ۳)

متن فارسی

۱ چہ دَم زدگریہ زند دل کہ آب خواہد شد
ہمیں دلست کہ روزے کباب خواہد شد

ترجمہ اُردو

دل رونے کی کیا ہمت کر سکتا ہے کہ پانی ہو جائے گا یہی دل کسی دن کباب ہو جائے گا۔

۲ ز سادگی کہ بجود داشتم نہ دانستم
کہ عشق بر دل و جانم عذاب خواہد شد

میں اپنی سادگی سے یہ نہ سمجھ سکا تھا کہ میرے دل و جان کے لئے عشق عذاب بن جائے گا۔

حوالہ:۔ اخبار رہبر دکن مورخہ ۴ محرم ۱۳۵۵ھ م ۲۸ مارچ ۱۹۳۶ء

متن فارسی	ترجمہ اردو
خبر کنید بہ آں شہسوار توسن ناز ۳ کہ سیل اشک منش تا رکاب خواہد شد	اس شہسوار مرکب ناز کو خبر کر دو، میرے آنسوؤں کا سیلاب اس کے رکاب تک پہنچے گا۔
ز انقلاب بہ جوہر نمی رسد آسیب ۴ وگرنہ بادہ کجا خون ناب خواہد شد	انقلاب سے جوہر اصلی متغیر نہیں ہوتا، ورنہ شراب خالص خون کیسے بن سکتی ہے۔
چہ دل بہ عالم کون و فساد می بندی ۵ کہ ہر عمارت دنیا خراب خواہد شد	اس دنیائے کون و فساد سے تو کیا دل لگاتا ہے۔ دنیا کی ہر عمارت فنا ہونے والی ہے۔
فرات گر ہمہ خون شد چہ باک کند پروا ۶ کسے کہ جاں بہ لب از بہر آب خواہد شد	اگر فرات کا تمام پانی خون سے سرخ ہو جائے تو وہ کیا پروا کرے کہ جس کی جان پیاس سے لبوں پر آ گئی ہو۔
بہ فتنہ کہ شد از دشت کربلا پیدا ۷ ہنوز فتنۂ محشر بجواب خواہد شد	دشت کربلا سے جو فتنہ اٹھا، فتنۂ محشر بھی اس کا جواب پیش نہیں کر سکتا۔
قضا ز خون شہیدان کربلا بنوشت ۸ کہ طے معاملہ روز حساب خواہد شد	قضا و قدر نے شہیدان کربلا کے خون سے یہ لکھا کہ یہ مسئلہ تو قیامت کے دن طے ہو گا۔
زیاں بہ خرمن دل کے رسد ز سوز و گداز ۹ دو چند قیمت عطر و گلاب خواہد شد	سوز و گداز سے خرمن دل کو کب نقصان پہنچ سکتا ہے (اس سوز و گداز سے) عطر و گلاب کی قیمت دونی ہو جائے گی۔

متن فارسی

خدائے بندہ نوازی کند ضیا ورنہ
کدام ذرہ بہ سعی آفتاب خواہد شد ۱۰

ترجمہ اردو

ضیا! یہ خدائے تعالیٰ کی بندہ نوازی ہے ورنہ کونسا ذرہ اپنی کوشش سے آفتاب ہو سکتا ہے۔

قطعہ

عنادل را سحر سرگرم اذکار جلی بینم
بہ ہر گل جلوۂ رنگ حسینؑ ابن علیؑ بینم
ضیا ایں میوۂ باغ مواخات است پنداری
کہ آثار نبوت را بداماں ولی بینم

(ترجمہ رباعی)

شعر ۱ :- میں بلبلوں کو بوقت سحر خدا کے ذکر میں مشغول پاتا ہوں، ہر گل میں جلوۂ رنگ حسینؑ ابن علیؑ دیکھتا ہوں۔

شعر ۲ :- اے ضیا تو جانتا ہے کہ باغ مواخات کا یہ ثمرہ ہے کہ نبوت کے آثار کو ولی (حضرت علیؑ) کے دامن میں دیکھتا ہوں۔

حوالہ :- اخبار رہبر دکن مورخہ ۱۰ ربیع النور ۱۳۵۲ھ آصفیہ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد دکن۔

حضرت سید معروف علی شاہ قادری المتخلص بہ فدائی رحمتہ اللہ علیہ در علیؑ پر

ولادت (؟) وفات تقریباً ۱۹۱۰ء

آپ سید زین العابدین صاحب کے فرزند ہیں اور کھمم والے مرشد کے مرید تھے، آپ کے چار فرزند تھے جن میں سے ایک سید ہدایت محی الدین علی صاحب مرحوم دار القضا بلدہ حیدرآباد کے ناظم تھے۔

(منقبت ۱)

متن فارسی		ترجمہ اردو
شاہ کون ومکاں علیؑ ولیست رونقِ جسم وجاں علیؑ ولیست	۱	کون ومکاں کے شہنشاہ علیؑ ولی ہیں، جسم وجان کی رونق علیؑ ولی ہیں۔
آئینہ دار صورتِ احمدؐ در نہان وعیاں علیؑ ولیست	۲	رسولِ خدا احمد مجتبیٰؐ کے ظاہر اور باطن کے آئینہ دار علیؑ ولی ہیں۔

حوالہ:- دیوانِ فدائی کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن۔

ترجمہ اُردو		متن فارسی
شبِ معراج میں جس مقام قربِ قاب قوسین کا ذکر ہے اس کمان کا تیر علیؑ ولی ہیں۔	۳	قاب قوسین لیلۃ المعراج ناوکِ آں کماں علیؑ ولیست
اے فدائیؔ! میں ان پر کیوں نہ فدا ہو جاؤں، یقیناً میری رُوح کی جان علیؑ ولی ہیں۔	۴	چوں فدائیؔ فدائے او نہ شوم بالیقیں جانِ جاں علیؑ ولیست

حوالہ :۔ دیوان فدائیؔ، کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن
نمبر کتاب $\frac{۱۲-۹}{۴۵۰}$

شاعرِ مشرق علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ

ولادت ۱۸۷۸ء　　　　وفات ۱۹۳۸ء

آپ کا وطن سیالکوٹ تھا، گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی، اور ولایت میں بیرسٹری کا امتحان پاس کیا، اس کے بعد پی، ایچ، ڈی بھی وہیں ہوئے اور لاہور میں انتقال کیا لاہور کی مسجد شاہی کے صحن میں آپ کا مزار ہے ۔

مثنوی در مدح اہلبیتؑ

(۱)

ترجمہ اردو		متن فارسی
حضرت مریمؑ صرف حضرت عیسیٰؑ کی ماں ہونے کی نسبت سے قابل احترام ہیں، مگر جناب فاطمہ زہراؑ تین نسبتوں کے سبب محترم ہیں	۱	مریمؑ از یک نسبت عیسیٰؑ عزیز از سہ نسبت حضرت زہراؑ عزیز

حوالہ :۔ قاموس المشاہیر جلد اوّل صفحہ ۱۴۰ مولفہ نظامی بدایونی تذکرہ اُردو اسٹیٹ لائبریری نمبر ۱۹۱۴۳ ۹۲۸ ج ۔ ا ۔ ن ظ ا ۔ ق مطبوعہ ۱۹۲۴ء نظامی پریس

ترجمۂ اردو		متن فارسی
(پہلی نسبت یہ کہ) آپ (جنابِ فاطمہؑ) رحمۃ اللعالمین کی آنکھوں کا نور ہیں، جو اولین و آخرین کے امام ہیں۔	۲	نورِ چشمِ رحمۃ للعالمین آں امامِ اولین و آخرین
اور جنہوں نے قالبِ عالم میں جان ڈالی ہے اور نئے دور کا دستور مدوّن فرمایا ہے۔	۳	آں کہ جاں در پیکرِ گیتی دمید روزگارِ تازہ آئیں آفرید
(دوسری نسبت یہ کہ) آپ (جنابِ فاطمہؑ) تاجدارِ ہل اتیٰ کی شریکِ حیات ہیں، جو مرتضیٰ بھی ہیں، مشکلکشا بھی ہیں اور شیرِ خدا بھی۔	۴	بانوئے آں تاجدارِ ہل اتیٰ مرتضیٰؑ، مشکل کشا، شیرِ خدا
آپ (حضرت علیؑ) وہ بادشاہ ہیں کہ جس کا محل ایک جھونپڑا اور ایک تلوار اور زرہ جس کا ساز و سامان ہے۔	۵	پادشاہ و کلبۂ ایوانِ او یک حسام و یک زرہ سامانِ او
(تیسری نسبت یہ ہے کہ) آپ پرکارِ عشق کے مرکز (امام حسنؑ) اور کاروان سالارِ عشق (امام حسینؑ) کی مادرِ گرامی ہیں۔	۶	مادرِ آں مرکزِ پرکارِ عشق مادرِ آں کاروان سالارِ عشق
آپ کے ایک فرزند یعنی امام حسنؑ شبستانِ کعبہ کی شمع ہیں اور انکی	۷	آں یکے شمعِ شبستانِ حرم حافظِ جمعیتِ خیر الامم

متن فارسی	ترجمہ اُردو
	ذات اقدس خیر الامم کی حفاظت کرنے والی ہے۔
تا نشیند آتش پیکار و کین ۸ پشت پا زد بر سرِ تاج و نگین	جنگ اور کینہ کی آگ بجھانے کی خاطر، آپ (امام حسنؑ) نے تاج و نگین کو ٹھکرا دیا۔
واں دگر مولائے ابرارِ جہاں ۹ قوتِ بازوئے احرارِ جہاں	آپ کے دوسرے فرزند یعنی حضرت امام حسینؑ دنیا کے نیک لوگوں کے سردار اور حریت پسندوں کے قوت بازو ہیں۔
در نوائے زندگی سوز از حسینؑ ۱۰ اہلِ حق حریت آموز از حسینؑ	نغمۂ زندگی میں حسینؑ ہی سے سوز پیدا ہو گیا ہے اور اہل حق نے آپ ہی سے حریت کا سبق سیکھا ہے۔
سیرتِ فرزند ہا از امہات ۱۱ جوہر صدق و صفا از امہات	بچوں کی سیرت ماؤں ہی سے بنتی ہے صدق و صفا کے جوہر بھی ماؤں سے ہی جلا پیدا ہوتی ہے۔
مزرعِ تسلیم را حاصل بتولؑ ۱۲ مادراں را اسوۂ کامل بتولؑ	حضرت بتولؑ کی ذات گرامی تسلیم و رضا کا ثمرہ ہے، اور سارے عالم کی ماؤں کے لئے اسوۂ کامل ہے۔

متن فارسی — **ترجمہ اردو**

۱۳ بہر محتاجے دلش آں گونہ سوخت
با یہودے چادر خود را فروخت

ایک غریب حاجتمند کے لئے آپ کا دل اتنا کڑھا کہ آپ نے اپنی چادر یہودی کو فروخت کرکے اُس کی مدد کی۔

۱۴ نوری و ہم آتشی فرمانبرش
گم رضایش در رضائے شوہرش

نوری اور ناری مخلوق سب آپ کی فرماں بردار ہے، شوہر کی رضا جوئی کا یہ عالم تھا کہ آپ کی خوشی آپ کے شوہر کی خوشی میں گم تھی۔

۱۵ آں ادب پروردۂ صبر و رضا
آسیا گرداں و لب قرآں سرا

آپ نے صبر و رضا کی ایسی تعلیم پائی تھی کہ چکی چلاتے وقت بھی آپ کے لب قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔

۱۶ گریہ ہائے او ز بالیں بے نیاز
گوہر افشاندے بداماں نماز

آپ کے آنسو بالیں سے بے نیاز تھے خشوع اور خضوع کے سبب جانماز آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھی۔

۱۷ اشک او برچید جبرئیل امیں
ہمچو شبنم ریخت بر عرش بریں

جبرئیل امین نے زمین پر سے آپ کے آنسو چُن لئے اور شبنم کی طرح عرش بریں پر چھڑک دیئے۔

متن فارسی

رشتۂ آئین حق زنجیرِ پاست 18
پاسِ فرمانِ جنابِ مصطفےٰ است

ترجمہ اُردو

کیا کیجئے کہ احکام خداوندی (میرے) پاؤں کی زنجیر بنے ہوئے ہیں۔ اور رسول پاک کے فرمان کا پاس و لحاظ ہے۔

ورنہ گِردِ تربتش گردیدمے 19
سجدہ ہا بر خاکِ اُو پاشیدمے

ورنہ میں آپ کی تربت کے گرد طواف کرتا اور مزار مبارک کی خاکِ پاک پر سجدے کرتا۔

مثنوی اقبال ۲

(در مدحِ اہلبیتؑ)

متن فارسی

ہر کہ پیماں با ہوالموجود بست
گردنش از بندِ ہر معبود رست

ترجمہ اُردو

جس نے ہوالموجود یعنی ذات واجب الوجود کے ساتھ عہد کر لیا، اس کی گردن معبود حقیقی کے سوا ہر معبود کی قید سے آزاد ہو گئی۔

مومن از عشق است و عشق از مومن است
عشق را ناممکنِ ما ممکن است

مومن کا امتیاز عشق ہی سے ہے اور عشق کا اظہار مومن ہی سے ہوتا ہے

حوالہ:۔ اسرار و رموز بیخودی علامہ اقبال نمبر کتاب ۹۱ صفحہ ۱۱۷ لائبریری سالار جنگ
میوزیم طباعت مثنوی بہ سال ۱۹۲۴ء مطبع مکتبہ اردو لاہور

متن فارسی	ترجمہ اردو
	جو چیز ہمارے نزدیک ناممکن ہے وہ عشق کے نزدیک ممکن ہے۔
۳ آں شنیدستی کہ ہنگام نبرد عشق با عقلِ ہوس پرور چہ کرد	تو نے سنا ہوگا کہ عشق اور عقل کے معرکہ میں عشق نے عقل ہوس پرور سے کیسا معاملہ کیا۔
۴ آں امام عاشقاں پور بتولؓ سروِ آزادے ز بستانِ رسولؐ	وہ فرزند بتولؓ عاشقوں کے امام اور گلستانِ رسالت کے سروِ آزاد ہیں۔
۵ اللہ اللہ! بائے بسم اللہ پدر معنیٔ ذبحِ عظیم آمد پسر	اللہ اللہ (ان کے) پدر بائے بسم اللہ ہیں، اور فرزند (یعنی وہ خود) معنیٔ ذبح عظیم ہیں۔
۶ بہرِ آں شہزادۂ خیر الملل دوشِ ختم المرسلین نعم الجمل	اس عظیم المرتبت شہزادے کے لئے دوشِ رسولؐ بہترین سواری بنا۔
۷ سرخ رو عشقِ غیور از خونِ او شوخیٔ ایں مصرع از مضمونِ او	عشق غیور ان کے خون سے سرخ رو ہوا۔ اور اس مصرعے کی شوخی انہیں سے عبارت ہے۔
۸ درمیانِ امت آں کیواں جناب ہمچو حرفِ قل ہو اللہ در کتاب	امت کے درمیان اس فلک مرتبت کی (ذاتِ اقدس) کی حیثیت کلام پاک میں [illegible] قل ہو اللہ کی سورت [illegible]

متن فارسی

ترجمہ اردو

۹ موسیٰؑ و فرعون و شبیرؑ و یزید
این دو قوت از حیات آید پدید

موسیٰؑ اور فرعون، حسینؑ اور یزید
یہ دونوں قوتوں کا اظہار زندگی کے ساتھ ہوا ہے۔

۱۰ زندہ حق از قوت شبیری است
باطل آخر داغ حسرت میری است

حق، قوت شبیری سے زندہ ہے اور باطل انجام کار داغ حسرت لئے ہوئے فنا ہو جاتا ہے۔

۱۱ چوں خلافت رشتہ از قرآں گسیخت
حریت را زہر اندر کام ریخت

جوں ہی خلافت نے قرآن سے اپنا رشتہ توڑ لیا حریت کے حلق میں زہر ٹپکا دیا۔

۱۲ خاست آں سر جلوۂ خیر الامم
چوں سحاب قبلہ باراں در قدم

تو اس سر مبارک سے خیر امت کا جلوہ اس طرح ظاہر ہوا جیسے قبلہ سے اٹھنے والا بادل بارش کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔

۱۳ بر زمین کربلا بارید و رفت
لالہ در ویرانہ ہا کارید و رفت

وہ ابر زمین کربلا پر برسا اور چلا گیا، اس طرح ویرانوں کو لالہ زار بنا دیا۔

۱۴ تا قیامت قطع استبداد کرد
موج خون او چمن ایجاد کرد

شہید کربلاؑ کے خون کی موج نے گلشن حق کی بنیاد رکھی، اور قیامت تک کے لئے استبداد (ظلم اور جور کی حکومت) کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئیے۔

متن فارسی	ترجمہ اردو
بہر حق در خاک و خوں غلطیدہ است ۱۵ پس بنائے لا الٰہ گردیدہ است	قیام حق کے لئے (امام حسین علیہ السلام) خاک و خون میں غلطاں ہوئے اور اس لا الٰہ کی بنیاد بن گئے۔
مدعایش سلطنت بودے اگر ۱۶ خود نہ کردے با چنیں ساماں سفر	اگر آپ کا مدعا حصول اقتدار ہوتا تو اس بے سر و سامانی سے سفر نہ فرماتے۔
دشمناں چوں ریگ صحرا لا تعد ۱۷ دوستان او بہ یزداں ہم عدد	دشمن کی فوج ریگ صحرا کی طرح بے شمار تھی، اور انصار حسینؑ یزداں کے ہم عدد یعنی بہتر تھے۔
سر ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ بود ۱۸ یعنی آں اجمال را تفصیل بود	آپ (حضرت امام حسینؑ) حضرت ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کے راز سربستہ تھے، یوں سمجھو کہ آپ اس اجمال کی تفصیل تھے۔
عزم او چوں کوہساراں استوار ۱۹ پائیدار و تند سیر و کامگار	آپ کا عزم چٹان کی طرح مضبوط تھا، محکم تھا، مستقل تھا اور کامیاب تھا۔
تیغ بہر عزت دیں است و بس ۲۰ مقصد او حفظ آئین است و بس	آپ نے محض دین کی عزت کے لئے تلوار اٹھائی تھی اور اس کا مقصد دستور الٰہی کی حفاظت کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

متنِ فارسی	ترجمہ اردو
ماسوی اللہ را مسلماں بندہ نیست پیش فرعونے سرش افگندہ نیست ۲۱	مسلمان غیر حق کا بندہ نہیں ہو سکتا، اس کا سر کسی فرعون کے سامنے نہیں جھکتا۔
خون او تفسیر ایں اسرار کرد ۲۲ ملتِ خوابیدہ را بیدار کرد	خونِ حسینؑ نے اسرارِ دین کی تفسیر پیش کر کے سوئی ہوئی ملت (اسلامیہ) کو جگا دیا۔
تیغ لا چوں از میاں بیروں کشید ۲۳ از رگِ اربابِ باطل خوں کشید	جب آپ نے لا کی تیغ نیام سے باہر نکالی تو اربابِ باطل کی رگوں سے خون کھینچ لیا۔
نقش الا اللہ بر صحرا نوشت ۲۴ سطرِ عنوانِ نجاتِ ما نوشت	صحرائے کربلا پر الا اللہ کا نقش بنا دیا یعنی ہماری نجات کا پروانہ لکھدیا۔
رمزِ قرآں از حسینؑ آموختیم ۲۵ ز آتشِ او شعلہ ہا اندوختیم	ہم نے قرآن کے رمز کو حسینؑ علیہ السلام سے سیکھا ہے۔ آپ ہی کی محبت کی آگ سے ہم نے شعلے جمع کئے ہیں۔
شوکتِ شام و فرِ بغداد رفت ۲۶ سطوتِ غرناطہ از ہم یاد رفت	ملکِ شام کی شان و شوکت بغداد کا دبدبہ اور غرناطہ کی سطوت، یہ سب فراموش ہو چکے ہیں۔

ترجمہ اُردو	متن فارسی
(لیکن) ہمارے سازِ دل کے تار آپ کے مضراب سے آج تک لرزہ ریز ہیں، آپ کی تکبیر سے ایمان ابھی تک تازہ ہے۔	تارِ ما از زخمہ اش لرزاں ہنوز ۲۷ تازہ از تکبیر او ایماں ہنوز
اے صبا! اے دور افتادوں کی قاصد، ان کی خاکِ پاک پر ہمارے آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر۔	اے صبا! اے پیکِ دور افتادگاں اشکِ ما بر خاکِ پاکِ او رساں

حوالہ:۔ رموزِ بیخودی مثنوی ڈاکٹر اقبال نمبر کتاب ۹۱ صفحہ ۱۲۵ لائبریری سالار جنگ میوزیم طباعت مثنوی بہ سال سنہ ۱۹۴۰ء مکتبہ اردو۔ لاہور۔

اعلیٰحضرت نواب میر عثمان علیخاں آصفجاہ سابع نور اللہ مرقدہٗ

(سابق تاجدار دکن)

آستانۂ مولائے کائنات پر

ولادت ۱۷ اپریل ۱۸۸۶ء وفات ۲۴ فروری ۱۹۶۷ء

آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے شفیق و مہربان والد ماجد کے زیر سایۂ عاطفت مولانا انوار اللہ خاں فضیلت جنگ اور سلطان العلماء حضرت آقا سید علی شوستری مجتہد و نواب عماد الملک اور سید حسین بلگرامی جیسے لائق و فائق اساتذہ سے ہوئی۔ عربی، فارسی، اردو، اور انگریزی میں آپ اعلیٰ درجہ کی قابلیت رکھتے تھے، آپ کے فارسی اور اردو کلام کو قدر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، آپ بیدار مغز اور روشن خیال فرمانروا تھے، آپ کے تدبر و سیاست کا گورنر جنرل برطانیہ نے بھی اعتراف کر کے ہز اگزالٹیڈ ہائینس و وکٹوریہ چین وغیرہ کے خطابات عطا کئے۔ آپ کے عہد زریں کا سب سے بڑا اور یادگار کارنامہ عثمانیہ یونیورسٹی کا قیام ہے جس سے علوم مشرقیہ کو تازہ حیات بخشی گئی۔ اور آپ کے عہد حکومت میں عثمانیہ عدالت العالیہ، دواخانہ عثمانیہ، جلد شفاخانہ یونانی، معظم جاہی مارکٹ، اور مذہبی عمارتیں، نبی خانہ خیر المبین، پتھر گٹی، مقبرہ سلاطین آصفیہ اور عاشور خانہ نعل مبارک حسینی علم، الاوہ سرطوق مبارک کی عمارتیں بنائی گئیں۔ الاوہ بی بی کے

علم مبارک کا طغریٰ پہلے لکڑی کا تھا، آپ نے بہ نظرِ عقیدت مندی اس کے ہر دو رُخ پر سونے کا پتر چڑھوا دیا۔

آپ محافلِ میلاد، سماع اور مجالسِ عزاداری میں مع خانوادہ شاہی شرکت فرماتے تھے۔ اور آپ کو اہلبیت علیہم السلام سے والہانہ بڑی عقیدت مندی تھی۔ آپ کی فیاضی و داد و دہش اس قدر وسیع تھی کہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں آپ کے وظیفہ خوار پائے جاتے تھے، آپ کی میت موجودہ حکومت نے اعزازِ شاہی کے ساتھ اٹھائی اس موقع پر تین دن تک عام تعطیل دی گئی تھی۔ شہر کی تمام دوکانات بند کر دی گئیں، سرکاری عمارات کے پرچم سرنگوں کر دیئے گئے۔ جلوسِ جنازہ کے ساتھ لاکھوں عقیدتمندوں کا مجمع تھا۔ تمام رعایا اپنے عزیز بادشاہ کے غم میں اشکبار نظر آرہی تھی۔ بلالحاظ مذہب و ملت سارا شہر سوگوار نظر آرہا تھا۔

(منقبت موسومہ کائیناتؑ)

ترجمہ اردو		متن فارسی
دین و دنیا میں آپ ہی ہمارے آقا ہیں، اور آپ ہی ہمارے مشکلکشا اور ہماری جائے پناہ ہیں۔	۱	از پئے دنیا و عقبیٰ رہبر ما مولا توئی دستگیر ما توئی ہم ملجا و ماویٰ توئی
آپ چھپے ہوئے راز کی شرح کرنے والے اور دین کے رازوں کو کھولنے والے ہیں دیکھو قرآن میں	۲	شارح رمز خفی ہم کاشف اسرار دیں گفت ایں مصحف نگر در سورہ طٰہٰ توئی

متن فارسی	ترجمہ اردو
	سورہ طٰہٰ میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ آپ ہی کی شان میں ہے۔
۳ گفت ایں خم غدیری پیش اطراف کعبہ جلوہ آرائے سریر عزّ و شاں شاہا توئی	خم غدیری نے بطرف کعبہ یہ کہا کہ عظمت و شان کے تخت پر جلوہ فرمانے والے بادشاہ آپ ہی ہیں۔
۴ گفت ایں باد سحر پیش عروسانِ چمن در ریاضِ خلد بنگر لالۂ حمرا توئی	عروسانِ چمن کے سامنے بادِ سحر نے یہ کہا کہ باغِ جنت میں دیکھو آپ ہی (گلی) سُرخ لالہ ہیں۔
۵ عم زاد احمد مرسلؐ اب حسن و حسینؑ در نجف در کربلا باشد کہ در بطحا توئی	حضرت علیؑ، حضرت احمد مرسلؐ کے چچا زاد بھائی ہیں اور حسنینؑ کے والد ماجد ہیں نجف ہو کہ کربلا یا مدینہ ہو ہر جگہ آپ ہی ہیں۔
۶ جلوہ ریزِ کرسئ جاہے، امامِ انس و جاں از پئے مانندگانِ باوفا آقا توئیؑ	آپ جن و انس کے امام ہیں اور کرسئ عظمت پر جلوہ فرما ہیں۔ اور ہم وفادار غلاموں کے حق میں آپ ہی آقا ہیں۔
۷ فرقِ خود عثماں نگوں کردہ بگفتہ یا علیؑ جانشینِ احمد مرسلؐ نگر حقا توئی	عثمان نے اپنا سر جھکا کر عرض کیا کہ یا علیؑ خدا کی قسم احمد مرسلؐ کے جانشین آپ ہی ہیں

حوالہ:- اخبار رہبر مورخہ ۱۳ / رجب ۱۳۷۵ھ صفحہ ۳ امیر نمبر آصفیہ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد دکن

منقبت ۲

	متن فارسی	ترجمہ اردو
۱	ذات حیدر کہ عجب شان امامت بودہ شمع توحید و گل باغ سیادت بودہ	ذات حیدر میں عجیب شان امامت تھی، آپ توحید کی شمع اور باغ رسالت کے پھول تھے۔
۲	دوش ہر کس نبود حامل ایں بار عظیم مرتضیٰؑ ہست کہ شایان خلافت بودہ	ہر شخص کا کندھا اس بار عظیم کا حامل نہ تھا، علیؑ مرتضیٰ ہی شایان خلافت تھے۔
۳	سبق آموز رموز حق و ناشر علوم بے گماں ابر مطیر آیہ رحمت بودہ	رموز حق کا درس دینے والے اور علوم کو عام کرنے والے بے گماں آپ آیۂ رحمت اور ابر مطیر تھے۔
۴	لافتیٰ ہست پئے قوت بازو الحق تیغ ہم در کف او بہر شجاعت بودہ	آپ کی قوت بازو کے لئے سچ پوچھو تو لافتیٰ ہے آپ کے ہاتھ میں ذوالفقار بھی شجاعت کے لئے تھی۔
۵	پرورش یافت بہ آغوش نبیؐ مرسل در شمائل ہمہ ہم شکل و شباہت بودہ	آپ کی پرورش آغوش نبیؐ میں ہوئی شکل وصورت میں آپ نبیؐ ہی نبیؐ تھے۔
۶	حق بگویم بتو عثماں کہ بہر نوع طریق جانشین شہ ابرار و رسالت بودہ	اے عثمان تجھ سے سچ کہتا ہوں، آپ ہر طرح سے شاہ ابرار اور رسولؐ کے جانشین تھے۔

حوالہ: "ہدیۂ عشاق"، کلام حافظ محمد اکرم گوپاموی نمبر ۱۲۹/۹۲ آصفیہ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد دکن

قطعۂ اول

متن فارسی

لاریب پنجتن کہ زکونین برترانند
قرآن گواہ ہست کہ خاصانِ داورانند

زہرا وہم علیؑ و محمدؐ حسنؑ حسینؑ
عثمان بدان کہ این ہمہ ذاتِ مطہرانند

ترجمۂ اردو

بلاشک پنجتن پاک دو عالم سے برتر و بالا ہیں، قرآن اس بات پر گواہ ہے کہ یہی اللہ کے خاص بندے ہیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلعم اور حضرت علیؑ جناب فاطمہ زہرا اور حسنینؑ اے عثمان یہ سمجھ لے کہ یہ سب پاک و پاکیزہ شخصیتیں ہیں۔

قطعۂ دوم

متن فارسی

بہ لوحِ قلب نامِ شاہ باخطِ جلی بینم
رخش آئینۂ زہراؑ و مرآۃ علیؑ بینم

حسینؑ آں است اے عثمان کہ دستِ حق پناہِ او
بدستِ ہر نبیؐ بینم، بہ فرقِ ہر ولی بینم

ترجمہ اردو

اپنے دل کی تختی پر شاہِ دو عالم کا اسمِ مبارک جلی خط میں لکھا ہوا پاتا ہوں۔ سرکارِ دو عالم کا چہرۂ مبارک جنابِ سیدہ اور علیؑ مرتضیٰ کا آئینہ دار ہے۔

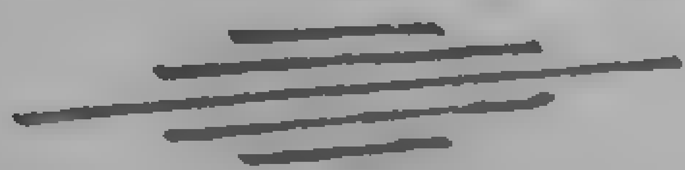
اے عثمان حضرت حسینؑ کا مرتبہ وہ ہے کہ آپ کا دستِ حق پرست ہر نبیؐ کے ہاتھ ملیں اور ہر ولی کے سر پر ہے۔

حضرت مولانا غلام قادر المتخلص بہ گرامی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۱۸۸۶ء وفات (؟)

حضرت گرامی سال ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۸۸۶ء میں موجود تھے۔ آپ پنجاب کے باشندے تھے، بعد میں نواب محبوب علی خاں آصف جاہ غفران مکاں کے عہد حکومت میں حیدرآباد تشریف لائے۔ نواب میر محبوب علی خاں کی تاریخ ولادت ۵ ربیع الثانی ۱۲۸۳ھ اور تاریخ وفات ۱۴ رمضان ۱۳۲۹ھ ہے۔ اعلیحضرت نواب میر محبوب علی خاں غفران مکان کے دور حکومت میں بمسرت چہل سالہ جوبلی جلسہ منایا گیا تھا۔ حضرت گرامی نے بھی ایک قصیدہ جوبلی چہل سالہ میں لکھا ہے، آپ دور حکومت اعلیحضرت حضور نظام نواب میر عثمان علی خاں مرحوم و مغفور میں بھی موجود تھے ان کی سالگرہ کے موقع پر بھی قصیدہ لکھا ہے جس کا شعر درج ہے۔

حضرت عثمان آمد بر سر وش ہر سالہ ؛
کام جو و کام بخش و کامگار و کامیاب



حوالہ :- دیوان گرامی فارسی نمبر ۳۹۳/۱۲ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد (اے، پی)

منقبت مولائے کائنات

متن فارسی — **ترجمہ اردو**

۱ بر لبِ علیست ما بر لبِ دل حرفِ یا علیست
تکفیر می کنند کہ گوییم خدا علیست

لب پر علیؑ ہے اور دل کے لب پر حرفِ یا علیؑ ہے، وہ لوگ مجھے کافر کہتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ میں علیؑ کو خدا کہتا ہوں۔

۲ قرآنِ ناطق است علیؑ لوکشف گواہ
لذت شناسِ مائدہ ہل اتیٰ علیست

ارشادِ لوکشف گواہ ہے کہ علیؑ قرآنِ ناطق ہیں آپ مائدۂ ہل اتیٰ کی نعمتوں کے لذت شناس ہیں۔

۳ نا محرمِ رموزِ معنیٔ قرآں ترا بہ فہم
نقش طرازِ کارگہ انما علیست

تیرے فہم میں اسرارِ قرآنی نہیں آئے ہیں، تو مفہومِ آیت انما کو نہیں سمجھا ہے (کائنات کے نقش طراز علیؑ ہی ہیں)

۴ اے خارجی ترا بہ خلافت تامل است
پرس از نصیریاں کہ بشر یا خدا علیست

اے خارجی تجھے (علیؑ) کی خلافت کے بارے میں تامل ہے، نصیریوں سے دریافت کر کہ علیؑ بشر ہیں یا خدا۔

۵ در ذوقِ خیر مقدمِ احمدؐ بہ لامکاں
ہمرازِ آشنائے زمزمہ مرحبا علیست

(شبِ معراج) لامکاں میں، پیغمبرؐ خدا کے خیر مقدم کے اشتیاق میں جو زمزمہ مرحبا سنا گیا اس کے ہمراز آشنا علیؑ ہی ہیں۔

متن فارسی		ترجمہ اردو
دانی کہ چیست مطلب ترکیب کاف و نون مطلب ہمہ علیؑ و ہمہ مدعا علیست	۶	تجھے معلوم ہے کہ ترکیب کاف و نون کا کیا مطلب ہے اس کا مطلب و مدعا ذات حضرت علیؑ ہے۔
نام خداست نام علیؑ او چہ مظہر است خیبر شکن وصی نبیؐ مرتضےٰ علیست	۷	علیؑ کا نام، خدا کا نام ہے اور وہ کیسا مظہر ہے! خیبر شکن وصی نبیؐ اور مرتضےٰ حضرت علیؑ ہیں۔
دستے کہ شد برون ز سراپردۂ جلال اے بے خبر ببیں ز کجا تا کجا علیست	۸	پردۂ جلال سے جو ہاتھ باہر نکلا، اے بے خبر! اس سے سمجھ لے کہ علیؑ کی رسائی کہاں سے کہاں تک ہے۔
از دست دیکے قاتل خود بند بر کشاد بر خود، ز غم مپیچ کہ مشکل کشا علیست	۹	جب آپ نے اپنے قاتل کی مشکیں کھلوا دیں تو اپنی پریشانیوں کا غم نہ کر جبکہ علیؑ مشکل کشا ہیں۔
پیداست داد خلق دہد شاہ یا وزیر یعنی شفیع حشر نبیؐ ہست یا علیست	۱۰	یہ ظاہر ہے کہ خلق کا انصاف بادشاہ کرتا ہے یا وزیر، پس قیامت کے دن شفاعت نبیؐ کریں گے یا علیؑ کریں گے۔
دیدیم شب گرامی مرحوم را بخواب رحمت بہ جان او کہ بہ تسبیح یا علیست	۱۱	رات کو گرامی مرحوم کو ہم نے خواب میں دیکھا ہے اس پر رحمت ہو کہ وہ یا علیؑ کی تسبیح میں مصروف ہے۔

حوالہ:- دیوان، کتاب نمبر ۱۲-۹/۳۹۳ صفحہ ۱۶۸ تا ۱۶۹ - آصفیہ اسٹیٹ لائبریری حیدر آباد دکن

منقبت ۲

متن فارسی — **ترجمہ اردو**

۱ دگر ہنگامۂ ماتم، زمین تا آسمانستے
دگر آشوبِ محشر از مکاں تا لامکانستے

زمین سے آسمان تک پھر ایک ہنگامۂ ماتم ہے، مکان سے لامکاں تک پھر ایک شورِ قیامت برپا ہے۔

۲ ز ذرہ تا ستارہ شورِ محشر چیست حیرانم
ہمانا ماتمِ آں شمعِ بزمِ کن فکانستے

حیراں ہوں کہ ذرے سے ستارے تک یہ کیا شورِ محشر ہے، شاید یہ ماتم شمعِ بزمِ کن فکاں کی وجہ سے ہے۔

۳ زمیں، یا بوترابؑ و آسمانش یا علیؑ خواند
مسیحؑ و خضرؑ را ایں اسمِ اعظم بر زبانستے

زمیں، یا بوترابؑ کہتی ہے اور آسمان یا علیؑ پکارتا ہے، مسیحؑ اور خضرؑ دونوں کی زبان پر یہی اسمِ اعظم ہے۔

۴ زمین و آسماں شد جلوہ گاہِ ذاتِ آں مظہر
عجب رمزِ نہانستے، عجب سرِّ نہانستے

زمین اور آسمان اس ذاتِ مظہر کی جلوہ گاہ ہیں یہ نادر رمز ہے اور عجیب سرِّ نہانی ہے۔

۵ چہ در صورت، چہ در معنی، وصی احمدِ مرسلؐ
بہ اندازِ وفا کامل عیارِ امتحانستے

کیا بہ لحاظ ظاہر اور کیا بلحاظ باطن حضرت علیؑ احمدِ مرسلؐ کے وصی ہیں جو امتحانِ وفا کی کسوٹی پر پورے اترے ہیں۔

۶ شہادت با امامت خفتہ در یک پیرہن اینجا
مسلماناں امامت را شہادت توأمانستے

یہاں شہادت اور امامت دونوں ایک ہی لباس میں پوشیدہ ہیں اے

متن فارسی

ترجمہ اردو

مسلمانو! امامت اور شہادت توام (جڑواں) ہیں

علیؑ اللّٰہیم، رمز علیؑ از من چہ می پرسی ۷
علیؑ در ہر مکاں نستے، علیؑ در لامکاں نستے

میں علیؑ کا ہوں، تجھ سے علیؑ کا رمز کیا تو پوچھتے ہو، علیؑ لامکاں میں ہیں، علیؑ ہر مکاں میں ہیں۔

علیؑ اول، علیؑ آخر، علیؑ ظاہر، علیؑ باطن ۸
نہاں اندر عیاں نستے عیاں اندر نہاں نستے

علیؑ اوّل، علیؑ آخر، علیؑ ظاہر اور علیؑ باطن ہیں، علی ہر ظاہر میں نہاں ہیں اور ہر باطن میں عیاں ہیں۔

زرا نہ سر بہ مُہر اے بے خبر، آں پردہ بر گیرم ۹
نہاں اندر نہاں نستے، عیاں اندر عیاں نستے

اے بے خبرو! اس راز سربستہ کو آشکار کرتا ہوں کہ علیؑ باطن کے باطن ہیں اور ظاہر کے ظاہر۔

مثالش از کہ می جوئی، نشانش از کہ می پرسی ۱۰
مثالِ بے مثالستے، نشانِ بے نشانستے

آپ کی مثال کس سے دریافت کریں، آپ کا نشان کس سے پوچھیں آپ بے مثال کی مثال ہیں آپ بے نشان کا نشان ہیں۔

گرم کافر نخوانی، واجب ممکن نما خوانم ۱۱
کہ ذاتش پردہ دار کارگاہِ کن فکانستے

اگر تو مجھے کافر نہ سمجھے تو میں حضرت علیؑ کو "ممکن نما واجب" کہوں گا، کیونکہ آپ کی ذات کارخانۂ کن فکاں کی پردہ دار ہے۔

متن فارسی	ترجمہ اُردو
خدا گفتم غلط گفتم، خدا را بندہ می گویم ۱۲ گماں اندر یقینستے، یقیں اندر گمانستے	اگر میں نے علیؑ کو خدا کہہ دیا تو غلط کہا کیونکہ میں آپ کو خدا کا بندہ مانتا ہوں، میرے یقین کے اندر گمان ہے اور یقین، گمان کے اندر ہے۔
فصاحت جوہر کلکش، بلاغت گوہر سلکش ۱۳ بآیات حکمت، داستان در داستانستے	فصاحت آپ کے قلم کا جوہر ہے، بلاغت آپ کی خطابت کا گوہر ہے، آپ کا بیشتر حکیمانہ کلام داستان در داستان ہے۔
زبانش را کہ می فہمد، کلامش را کہ می سنجد ۱۴ کلامش را زبان عقل اول ترجمانستے	آپ کے (حسن) بیان کو کون سمجھ سکتا ہے۔ عقل اول (یعنی پیغمبر آخر الزماں) کی زبان آپ کے کلام کی ترجمان ہے۔
علیؑ بر لب، علیؑ در دل، علیؑ در سر، علیؑ در جاں ۱۵ علیؑ آں معنیٔ ترکیب وصل جسم و جانستے	لب پر علیؑ ہیں، دل میں علیؑ ہیں، خیال میں علیؑ ہیں، جان میں علیؑ ہیں، ترکیب وصل جسم و جان کے معانی علیؑ ہیں۔
علیؑ گویم علیؑ جویم، علیؑ خوانم، علیؑ خواہم ۱۶ علیؑ دار و گیر روز محشر قہرمانستے	میں علیؑ کو یاد کرنے والا، علیؑ کی تلاش کرنے والا، علیؑ کو پکارنے والا اور علیؑ کا چاہنے والا ہوں، علیؑ روز قیامت کی دار و گیر کے حاکم ہیں۔

متن فارسی	ترجمہ اُردو
۱۷ مسلمانم کنم آں جذب پنہان علیؑ آخر کہ ہر تار نفس در پردہ زنّارم بہ جاں بستے	میں مسلمان ہوں، میں اپنے جذب پنہاں کو علیؑ سے اس قدر وابستہ کئے ہوئے ہوں کہ میری سانس کا ہر تار، میری زندگی کا پوشیدہ زنّار بنا ہوا ہے۔
۱۸ اگر از تیر باران حوادث جاں برم مفت است پلنگ اندر کمین ستے خدنگ اندر کماں بستے	اگر حوادث کے تیروں کی بارش سے جان بچالے جاؤں تو بھی بے کار ہے کہ موت کا تیندوا تاک لگائے بیٹھا ہے اور کمان میں تیر چھپا ہوا ہے۔
۱۹ بحد پیچیدہ ام ہم کار نکردم فتنہ زد راہم نہ دنیایم، نہ عقبایم، نہ اینستے نہ آنستے	میں پیچ و تاب میں ہوں کہ کوئی اہم کام نہ کر سکا، اور فتنوں کی راہ میں اُلجھ کے رہ گیا تو میری دنیا بنی نہ آخرت سنور سکی نہ یہ حاصل ہوا نہ وہ۔
۲۰ قفس بشکست و بر پرواز ما برق بلا خندد کہ مرغ روح ما حسرت کشاں گرد آشیانستے	قفس ٹوٹ گیا اور ہمارے عزم پرواز پر برق بلا مسکراتی ہے کہ ہمارا طائر روح حسرت زدہ اپنے آشیانے میں موت کا شکار ہو گیا۔

متن فارسی

۲۱ چہ غم داریم از موج حوادث ما کہ اے کال
نگاہش نے درق امید مارا بادبانستے

ترجمہ اُردو

ہم گنہگاروں کو بھلا موج حوادث کا کیا خوف ہو سکتا ہے کہ ان کی نگاہ (کرم) ہماری اُمیدوں کی کشتی کا بادباں ہے۔

۲۲ گرامی! زخم امشب مدعی را سر قلم کردہ
زبانِ خامہ است یہ بہر چہ تیغ اصفہانستے

گرامی! آج رات تیری نگوار نے مدعی کا سر اڑا دیا، کیا کہنے تیری زبان قلم کے جو اس کے لئے اصفہانی تلوار بن گئی ہے۔

منقبت ۳

متن فارسی

۱ زمین و آسماں از اشک و آہم در عذابستے
زمیں غوطہ در خوں، آسماں در اضطرابستے

ترجمہ اُردو

زمین اور آسمان میرے آہ و اشک سے سخت اذیت میں ہیں، زمین خون میں ڈوبی ہوئی ہے اور آسمان عالم اضطراب میں ہے۔

۲ تلاطم ہائے اشکم آنچناں بالا گرفت امشب
کہ چرخ نیلگوں مانند نیلوفر در آبستے

میرے آنسوؤں کا تلاطم آج کی رات اتنا بلند ہوا کہ آسمان کنول کی طرح غرق آب رہا۔

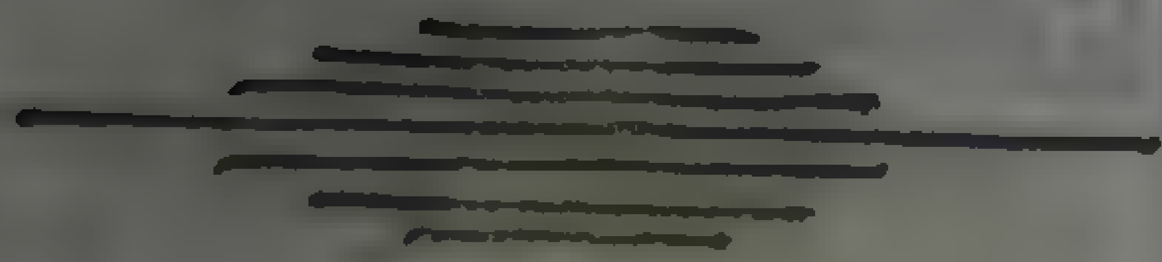
حوالہ:۔ دیوان گرامی، کتاب نمبر ۱۲-ف / ۳۹۳ صفحہ ۱۶۰ تا ۱۶۴- آصفیہ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد دکن

متنِ فارسی	ترجمہ اردو
براتِ گریہ ہائے بے حسابم راچہ می پرسی ۳ نجاتِ دار و گیرِ فتنۂ یوم الحساب استے	میرے بے حساب گریہ کا ثواب کیا پوچھتا ہے کہ یہ قیامت کی دار و گیر کے فتنہ سے میری نجات کا باعث ہوگا۔
در آغوشِ اثر جا کردہ است آہ سحرگاہم ۴ ہمانا تیرِ آہِ من دعائے مستجاب استے	میری آہ سحر، آغوشِ اثر میں اپنا مقام رکھتی ہے یقیناً میری آہ کا تیر بھی دعائے مستجاب ہے
چہ می دانی کہ آہم از چہ راہے بر فلک دارد ۵ اسیرِ بوسۂ خاکِ مزارِ بوترابستے	تجھے کیا معلوم ہے کہ میری آہ کس لئے فلک تک پہنچی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خاکِ مزارِ بوتراب کی اسیر ہے۔
علیؑ آں کعبہ اش مولد علیؑ آں مسجدش مشہد ۶ علی اللّٰہیاں دانند کیں نکتہ کتاب استے	علیؑ وہ ہیں جن کی جائے ولادت کعبہ ہے، علیؑ وہ ہیں کہ مسجد ان کا مقامِ شہادت ہے، جو علیؑ والے ہیں وہی جانتے ہیں کہ اس نکتہ میں ایک دفتر پوشیدہ ہے۔
علیؑ را عقلِ اول طفلِ مکتب خانۂ دانش ۷ علیؑ در مہدِ طفلی دایہ اش ام الکتابستے	علیؑ کی دانش گاہ میں عقلِ اوّل طفلِ مکتب ہے، اس لئے کہ جھولے میں علیؑ کے بچپن کی دایہ ام الکتاب رہا ہے۔
علیؑ و مصطفیٰؐ را ہر دو نسبت موسیٰؑ و ہارون ۸ سپردندش ولایت کاں نبوت را جوابستے	علیؑ اور مصطفیٰؐ دونوں میں ہارون اور موسیٰؑ کی نسبت ہے۔ آپ کے

متنِ فارسی	ترجمۂ اردو
	سِرِّ ولایت کی کمی ہے جو نبوت کا جواب ہے۔
۹ علیؑ بیدار و احمدؐ سر بہ زانویش بخواب آمد تعالیٰ اللہ چہ بیداری، تعالیٰ اللہ چہ خوابستے	علیؑ بیدار ہیں اور نبیؐ ان کے زانو پر محوِ خواب ہیں، سبحان اللہ کیا بیداری ہے اور سبحان اللہ کیا خواب ہے۔
۱۰ نمی دانم من از قدرِ بلندش، ایں قدر دانم کہ بر دوشِ نبیؐ معراج آں عالی جنابستے	میں ان کے اعلیٰ مراتب سے واقف نہیں ہوں صرف اس قدر جانتا ہوں کہ اس عالی جناب کی معراج دوشِ نبیؐ پر ہوئی ہے۔
۱۱ علیؑ بر جائے پیغمبرؐ اگر بنشست جا دارد کہ گل را جانشینے بے فصل در معنی گلابستے	علیؑ اگر پیغمبرؐ کی جگہ بیٹھیں تو یہ ان کا مقام ہے جس طرح کہ گل کا جانشین بغیر کسی فصل کے باطن میں گلاب ہی ہے۔
۱۲ شبے گفتم کہ ذاتش آفتاب آمد، غلط گفتم کہ سر بر خطِ فرمانش مکرر آفتابستے	ایک رات میں نے کہا تھا کہ آپ کی ذات مثلِ آفتاب کے ظاہر ہوئی ہے مگر میں نے غلط کہا، اس لئے کہ آپ وہ ہیں جن کے فرمان پر آفتاب مکرر ظاہر ہو سکتا ہے۔
۱۳ نہ گر دند انتخابش در خلافت نیست پروائے کہ در مجموعۂ ہستی وجودش انتخابستے	اگر خلافت کے لئے آپ کا انتخاب نہ ہوا تو کوئی پروا نہیں ہے، اس لئے کہ

متن فارسی	ترجمہ اردو
	تمام وجودوں میں آپ کا وجود منتخب ہے۔
۱۴ خدا خوانندش نصیری، من خدا را بندہ می خوانم عجائب مظہرستے، انّہٗ شیئٌ عجابستے	نصیری نے آپ کو خدا کہا میں اس کے خدا کو بندہ کہتا ہوں، آپ عجیب مظہر ہیں اور یقیناً آپ عجیب و غریب شئے ہیں۔
۱۵ اگر منکر بہ گوید بندہ را چوں تو خدا خوانی علیؑ را یا علیؑ خوانم، جواب لاجوابستے	اگر منکر یہ کہتا ہے کہ بندہ کو تو کس طرح خدا کہہ رہا ہے تو میرا لاجواب جواب یہ ہے کہ میں علیؑ کو یا علیؑ کہتا ہوں۔
۱۶ ہوس را شیشہ بر سنگ افگنم، خاکِ نجف بوسم بلے! در خاکِ آں یعسوبِ دیں سرکہ شرابستے	ہوس کے شیشہ کو میں پتھر پر مار کر خاک نجف کو بوسہ دیتا ہوں ہاں اس لئے کہ اُس یعسوب الدین کی خاک سرکہ کو شراب بنا دیتی ہے
۱۷ ہوس پیچیدہ با دنیائے دوں دلبستگی دارد ولے در چشمِ معنی آشنا، دنیا حبابستے	ہوس اس دنیائے دوں سے تعلق خاطر رکھتی ہے، لیکن باطن کو جاننے والی آنکھ میں یہ دنیا ایک بُلبلہ ہے۔
۱۸ گرامی بر دو روزہ زندگی چندیں سیہ مستی برآ از خود کہ عمرِ بے وفا نقشے بر آبستے	گرامی دو روزہ کی دنیا میں تو اتنا بھولا ہوا ہے، خودی سے باہر نکل کہ تیری زندگی نقش بر آب ہے۔

متن فارسی	ترجمہ اردو
۱۹ گرامی منقبت آمد درباره خواجه فرماید کہ پنجاب آسمانیستے، گرامی آفتابیستے	گرامی نے جو منقبت عرض کی ہے اس کے بارے میں کاش آقا یہ فرمادیں پنجاب آسمان ہے اور گرامی اس کا آفتاب ہے۔



حوالہ:۔ دیوان گرامی، کتاب نمبر ۱۲-۹/۳۹۳ صفحہ ۱۴۴ تا ۱۴۶- آصفیہ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد دکن

حضرت محمد عزیز اللہ شاہ عزیز المعروف بجناب منشی ولایت علیخاں صاحب المتخلص بولایت

آستانۂ مولائے کائنات پر (۱)

ولادت بزمانہ ۱۳۳۱ھ ۱۹۱۳ء — وفات (؟)

آپ سال ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹۱۳ء میں موجود تھے، آپ منشی محمد یحییٰ علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ رئیس قصبۂ صفی پور ضلع اناؤ ملک اودھ کے فرزند تھے، تذکروں میں آپ کے حالات موجود نہیں ہیں، آپ کا دیوان موسومہ ولایت نمبر ۲۵۷ اسٹیٹ لائبریری صفحہ ۲۵۶ ۱۲-۹ کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دیوان مذکورہ کی طباعت زمانہ ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۹۱۳ء میں ہوئی۔

منقبت ۱

متن فارسی	ترجمہ اردو
یا علیؑ شانِ تو باشد ہمچو شانِ مصطفےٰؐ پس لشانِ ذاتِ تو آمد نشانِ مصطفےٰؐ	یا علیؑ آپ کی شان حضرت محمد مصطفےٰؐ کی شان کی طرح ہے پس آپ کی ذات کا نشان حضرت محمد مصطفےٰؐ کا نشان بن گیا ہے

متن فارسی

آنکہ کرار آید لقبش گشتہ نہان مصطفےٰ
۲ مصطفےٰ جان تو باشد ہم تو جان مصطفےٰ

ترجمہ اردو

آپ پر حضرت محمد مصطفےٰ کے بلند ہائے راز بستہ آشکار ہوئے کیونکہ حضرت محمد مصطفےٰ آپ کی جان ہیں، اور آپ محمد مصطفےٰ کی جان ہیں۔

باکمالات ولایت آفتاب روشنی
۳ جز تو کئے باشد کسے شاہا جان مصطفےٰ

کمالات ولایت میں آپ روشن آفتاب ہیں۔ اے شاہ! آپ کے سوا نبیؐ کی جان اور کون بن سکتا ہے۔

جام معنی یافتی از دست ساقی ازل
۴ زاں فشاندی جرعہ بر عاشقان مصطفےٰ

ساقی ازل (خداوند تعالےٰ) کے ہاتھ سے آپ کو علم معنی (علم باطن) کا جام ملا ہے، آپ نے عاشقان مصطفےٰ کو اسی جام سے ایک گھونٹ عطا فرمایا ہے۔

بے تولّایت کسے تا مصطفےٰ کئے رہ برد
۵ چوں علیؑ باب است بر زبان مصطفےٰ

بغیر آپ کی محبت کے کسی کو حضرت محمد مصطفےٰ تک کیسے راستہ مل سکتا ہے جب کہ خود آنحضرت کا ارشاد ہے کہ علیؑ میرے شہر کا دروازہ ہیں۔

ہم تو لا ریب فیہ ہیچ کس غیر از تو نیست
۶ جسم و جانِ مصطفےٰ تاب و توانِ مصطفےٰ

حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے جسم و جان اور ان کے تاب و تواں بلا شبہ (حضرت علیؑ) کے سوا کوئی نہیں

	متن فارسی	ترجمہ اردو
۷	ہم کلام تو مطابق با کلام ایزدی ہم زبانِ تو موافق با زبانِ مصطفیٰ	آپ کا کلام، کلامِ الٰہی کے مطابق ہے اور آپ کی زبان نبی کریم کی زبان کے موافق ہے۔
۸	جنت الفردوس کوئے تست آمنا بہا اے گل بارنگ کہ بوئے بوستانِ مصطفیٰ	اے بوستانِ حضرت مصطفیٰ کے خوش رنگ اور خوشبودار پھول یہ ہمارا یقین ہے کہ آپ کی گلی جنت الفردوس ہے۔
۹	شمع از شمع است روشن از فروغ نور تو طرفہ شمع بودہ در دودمان مصطفیٰ	آپ کے فروغ نور سے چراغ سے چراغ روشن ہوا خاندان مصطفوی کے آپ عجیب و غریب چراغ ہیں۔
۱۰	تو در علمِ لدنی ہستی و او شہر علم آستانِ تست بے شک آستانِ مصطفیٰ	آپ علمِ لدنی کا دروازہ ہیں اور نبی کریم علم کا شہر، بلاشک آپ کا آستانہ، آستانۂ مصطفیٰ ہے۔
۱۱	دشمنانت در حقیقت مصطفیٰ را دشمن اند دوستانت بے تامل دوستانِ مصطفیٰ	آپ کے دشمن حقیقت میں حضرت محمد مصطفیٰ کے دشمن ہیں، اور آپ کے دوست بلاشک و شبہ نبی کے دوست ہیں۔
۱۲	مصطفیٰ چوں عزم ہجرت کرد خفتی بے خطر ہم بجائے مصطفیٰ اندر مکان مصطفیٰ	حضرت محمد مصطفیٰ نے ہجرت کا ارادہ فرمایا، تو آپ نبی کے بستر پر بلا خوف و خطر سو گئے تھے۔

منقبت ۲

متن فارسی

السلام اے ساقی کوثر امام المتقین ۱
سرِّ جان مصطفےٰ و پیشوائے راستین

دست تو دستِ خدا و فیض تو فیض ابد ۲
جام تو جام ازل فیھا شراب الطاہرین

فعل تو فعل رسولؐ و قول تو قولِ نبیؐ ۳
دینِ تو دینِ خدا علمت ز علمِ اولین

روحِ عصمت، جانِ رحمت صورت معنیٰ نما ۴
نورِ ایماں، شمعِ عرفاں، آفتابِ آخریں

بوترابؑ و فخرِ آدم آں کہ ہر شام و سحر ۵
بر سرِ خاکِ درش خورشید می ساید جبیں

ترجمہ اُردو

اے ساقی کوثر امام المتقین آپ پر سلام ہو۔ آپ نبی کریم کی جان کا راز ہیں، اور صراطِ مستقیم پر چلنے والوں کے رہنما ہیں۔

آپ کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے اور آپ کا فیض، فیض ابدی ہے، آپ کا جام، جام ازلی ہے جس میں شراب الطاہرین ہے۔

آپ کا عمل، رسولؐ کا عمل ہے، اور آپ کا قول نبیؐ کا قول ہے، آپ کا دین، خدا کا دین ہے اور آپ کا علم، علم الاولین ہے۔

آپ روحِ عصمت ہیں، جانِ رحمت ہیں آپ باطن کے آئینہ دار ہیں، آپ نورِ ایمان ہیں، شمع عرفان ہیں اور آفتاب آخرین ہیں۔

آپ ابوترابؑ اور فخرِ آدم ہیں آفتاب آپ کی خاکِ در پر صبح و شام اپنی پیشانی رگڑتا ہے۔

متن فارسی — **ترجمہ اردو**

۶ معنیٔ انّا فتحنا در حصارِ خیبری
رمزِ فہم نحن اقرب فاتحِ بابِ الیقین

آپ قلعۂ خیبر کے فاتح ہیں ہیں، آپ مفہوم "نحن اقرب" ہیں، اور ایقان کا دروازہ کھولنے والے ہیں۔

۷ رنگ و بوئے ہشت گلشن آفتابِ نہ فلک
دستگیرِ ہر دو عالم با کراماتِ مبیں

آپ آٹھ گلستانوں کے رنگ و بو اور نو آسمانوں کے آفتاب ہیں اور اپنی کھلی کرامتوں کے لحاظ سے دونوں عالم کے مشکل کشا ہیں۔

۸ ہادیٔ دیں، قاطعِ حجّت، وصیٔ مصطفٰے
قوتش معجز نما و قوتِ او نانِ جویں

آپ دین کے ہادی، حق و باطل کا فیصلہ کرنے والے، اور حضرت محمد مصطفٰے کے وصی ہیں، آپ کی قوت معجز نما ہے اور خوراک جو کی روٹی۔

۹ ابتدائش محو در محو و فنا اندر فنا
انتہائے او بقا با ذاتِ ربّ العالمیں

آپ کی ابتدا محویت میں محویت اور فنا کے اندر فنا ہے، اور آپ کی انتہا، ذات رب العالمین کے ساتھ بقا ہے۔

۱۰ حیدرِ کرار، دامادِ نبیؐ، شیرِ خدا
قاتلِ کفار، سیف اللہ، امیر المومنیں

آپ حیدر کرار، نبیؐ کے داماد اور خدا کے شیر ہیں۔ کافروں کے قاتل، اللہ کی تلوار اور مومنوں کے امیر ہیں۔

متنِ فارسی	ترجمہ اُردو
بر فلک از روئے رفعت ہم چو عیسیٰ بر فلک !! بر زمین از روئے مکین ہمچو محمد بر زمین !!	بلحاظ رفعت آپ آسمان پر عیسیٰ کے مانند ہیں اور بلحاظ تمکین، زمین پر محمد مصطفےٰ کی مثال ہیں ۔

حوالہ :- دیوانِ ولایت، نمبر کتاب ۱۲۰/۲۵۷ صفحہ ۲۳۹ آصفیہ اسٹیٹ لائبریری ۔ حیدر آباد دکن

حضرت ملا عمر سہ بیازہ صوفی مرید حضرت مرزا سردار بیگ صاحب حیدرآبادی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت (تقریباً زمانہ ۱۸۸۹ء) وفات (؟)

آپ زمانہ ۱۳۰۶ ہجری مطابق ۱۸۸۹ء میں موجود تھے آپ نے حضرت میر غلام حسین احمد صاحب عرف مرزا سردار بیگ قلندر بلخی حیدرآبادی چشتی نظامی قدس سرہٗ سے بیعت کی تھی، تذکرۂ شعراء میں آپ کے حالات دستیاب نہ ہو سکے، آپ کا دیوان فارسی مطبوعہ ملا عمر سہ بیازہ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد میں موجود ہے جس کا نمبر ۳۴۹ و ۱۲ ہے۔ دیوان مذکور کے صفحہ ۸ تا ۱۸ میں ملا صاحب موصوف نے حضرت سردار بیگ صاحب قبلہ کے انتقال کا مادۂ تاریخ لکھا ہے جس کی نقل مندرجہ ذیل ہے۔

گفت تاریخش عمر از روئے درد
مرد حق گو جاں بحق تسلیم کرد

الغرض ملا عمر سہ بیازہ سال ۱۳۰۶ھ مطابق ۱۸۸۹ء میں موجود تھے۔

(منقبت ۱)

ترجمہ اردو		متن فارسی
میرا قبلہ دونوں جہاں میں سوائے علی کے	۱	قبلہ ام در دو جہاں نیست بجز روئے علی
چہرے کے کوئی نہیں ہے ہم عشق		کشتۂ خنجر عشقیم ز ابروئے علی

متنِ فارسی		ترجمہ اردو
		ابر نے علیؑ کے خنجر سے لعل ال نہیں۔
بحرِ ذخارِ حقیقت چو درآمد بہ ظہور سالک آں دُرِّ حقیقت شدہ گیسوئے علیؑ	۲	حقیقت کا دریائے ذخار جب ظہور میں آیا تو، اس کے دُرِّ حقیقت کی لڑی گیسوئے علیؑ ہوئی۔
خرمنِ عقلِ من از جلوہ او پاک بسوخت شررِ عشق بہ دل می طپد از روئے علیؑ	۳	میرا خرمنِ عقل آپ کے جلوۂ مبارک سے بالکل جل گیا، آپ کے چہرۂ مبارک سے میرے دل میں عشق کی چنگاری بھڑک اٹھی ہے۔
می شود کشف دراں دم بدل از عالمِ غیب چوں در او جلوہ کند آئینہ روئے علیؑ	۴	جب دل کے آئینہ میں علیؑ کا منوّر چہرہ جلوہ گر ہوا تو، عالمِ غیب سے اُس وقت میرے دل پر حقیقت کا کشف ہوا۔
بُرد یکسر ز دلم صبر و قرار و آرام می کشد ایں دلِ زارم بہ سرِ موئے علیؑ	۵	جب میرا دلِ ناتواں موئے علیؑ کی طرف کھنچنے لگا تو، میرے دل سے صبر و قرار اور آرام یک لخت جاتا رہا۔
از ازل تا بہ ابد زندۂ احسانِ وے است نیست یک دل کہ نہ شد بستہ گیسوئے علیؑ	۶	ازل سے ابد تک انھیں کے احسان کی وجہ سے زندگی ہے، ایک دل بھی ایسا نہیں ہے جو گیسوئے علیؑ سے وابستہ نہ ہو۔

متن فارسی | ترجمہ اردو

۷ سوئے کعبہ چہ کنی میل بیا اے زاہد!
قبلہ و کعبۂ مقصود شدہ کوئے علیؑ

اے زاہد تو کعبہ کی طرف کیا تمنا کرتا ہے، قبلہ اور کعبۂ مقصود تو کوچۂ علیؑ ہوا۔

۸ بحر ذخّار حقیقت نہ بود جز حیدر
می تراود بہ دلم فیض ز پہلوئے علیؑ

حیدر کرار کے سوا حقیقت کا کا دریائے ذخّار کوئی نہیں علیؑ ہی کی وجہ سے میرے دل پر فیض کی تجلی ہوئی۔

۹ ساقی خم صفا، بت شکن و محرم راز
جام جم بود عیاں از سر زانوئے علیؑ

حضرت علیؑ خم صفا کے ساقی بتوں کے توڑنے والے اور محرم راز الٰہی ہیں جس طرح جمشید کے جام میں احوال عالم نظر آتا تھا، علیؑ کے گھٹنوں سے جام جم عیاں تھا۔

۱۰ ہر دو عالم بہ نظر یکسر موئے نہ بود
چہ کند میل خلافت سر موئے سوئے علیؑ

دونوں عالم حضرت علیؑ کی نگاہ میں بال برابر بھی حیثیت نہیں رکھتے تھے، تو پھر ذرہ برابر بھی خلافت کا میلان حضرت علیؑ کی طرف کیسے ہو سکتا تھا۔

۱۱ شیوۂ فقر و غنا جہد و ریاضت، فاقہ
اہل دل را بہ تحقیق برد سوئے علیؑ

فقر اور غنا کا شیوہ، جد و جہد ریاضت اور فاقہ کشی یہ سب چیزیں اہل دل کو بلاشبہ حضرت علیؑ کی طرف لے جانے والی ہیں۔

متنِ فارسی	ترجمہ اردو
مرحبا شاہِ نجف خاکِ درت بادِ سرم ۱۲ بہ طفیلِ نبوی زود نمارو ئے علی	اے شاہِ نجف مرحبا میرے سر کو آپ کے در کی خاک نصیب ہو، یعنی آپ کے آستانہ پر سجدہ کرنے کی سعادت نصیب ہو، اور حضور اکرم صلعم کے طفیل میں جلد ہی مجھے آپ کے روئے مبارک کی زیارت نصیب ہو۔
پردہ عقل بدرید چو زد لوبت عشق ۱۳ عاشقاں والہ وشیدا ہمہ از ہوئے علی	جوں ہی عشقِ علیؑ کا نقارہ بجا، عقل کا پردہ چاک ہو گیا اور تمام عاشق حضرت علیؑ کے نعرے پر والہ وشیدا ہو گئے۔
بود باطن بہ ہمہ انبیاء اس شاہِ نجف ۱۴ گشت با احمدِ مختار عیاں روئے علیؑ	تمام انبیاء کے ساتھ شاہ نجف باطناً تھے، اور حضرت احمدِ مختار صلعم کے ساتھ علیؑ ظاہر تھے۔
مصطفےٰ است بہ تمثال چو کوثر بجہاں ۱۵ اے عمر آب ز کوثر ز درجوئے علیؑ	حضرت رسول خدا صلعم دُنیا میں مثال کوثر ہیں، اے عمر! کوثر کا پانی جوئے علیؑ میں ہے۔

حوالہ: ۔ حضرت ملا عمر سرپیازہ، کتاب نمبر ۱۲/۳۷۹، صفحہ ۶۷
طباعت دیوان ۱۸۹۳ء
آصفیہ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد دکن

حضرت مولانا سیّد شاہ تحسین احمد شطاری حسینی و قادری المتخلص بہ کامل سابق معتمد مجلس علماء دکن آستانۂ مشکلکشا پر

ولادت ۲۷ صفر المظفر ۱۳۲۳ھ م ۱۹۰۳ء

وفات ۶ ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ ۲۷ نومبر ۱۹۷۶ء

حضرت کامل آستانۂ شطاریہ کے سجادہ نشین تھے، ممتاز علماء میں آپ کا شمار کیا جاتا تھا، وہ عالم باعمل تھے، عموماً عبادات الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ حضرت کامل حسینی سادات سے ہونے کی وجہ سے اہلبیت علیہم السلام سے زیادہ عقیدت رکھتے تھے۔ آپ کے فارسی اور اردو کلام کو حیدرآباد میں قدر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے آپ کے دواوین طبع ہو چکے ہیں۔ آپ کی سادہ زندگی اور حسن اخلاق کو دیکھ کر انسانی قلوب متاثر ہوتے تھے۔

راقم الحروف "مناقب اہلبیتؑ" کے بارے میں اکثر آپ سے مفید مشورہ حاصل کرتا رہا۔ مناقب اہلبیتؑ کا مقدمہ جو شامل اشاعت ہے، آپ ہی کا تحریر کردہ ہے۔

منقبت نمبر ۱

متن فارسی

بنامِ خدا ہست نامِ علیؑ
۱ بہ شرحِ علیؑ صد سلامِ علیؑ

نگاہے بروئش عبادت تمام
۲ نظر کن بہ اوجِ مقامِ علیؑ

چہ دانی تو اے ذوقِ حق ناشناس
۳ چہ گویم ترا کیفِ جامِ علیؑ

بہ ہر حلِّ مشکل، بہ ہر مقصدے
۴ بہ ہر حال سیفیست نامِ علیؑ

۵ امامِ دو عالم علیؑ آمدہ
محمدؐ چو آمد امامِ علیؑ

چو ہر کس بہ خوانے است زلہ ربا
۶ من از سفرۂ فیضِ عامِ علیؑ

نیازم کہ مولائے کامل علیؑ است
۷ غلام علیہم غلامِ علیؑ

ترجمہ اُردو

خدا کے نام سے ملتا ہوا ہے نامِ علیؑ
علیؑ کی شرح ہے ہو سو بار سلامِ علیؑ

علیؑ کو دیکھ بھی لینا بڑی عبادت ہے
بہت بلند ہے دیکھو ذرا مقامِ علیؑ

تو حق شناس جو ہوتا تو جان ہی لیتا
بتاؤں کیسے تجھے میں سرورِ جامِ علیؑ

کوئی بہت بڑی مشکل ہو یا کوئی مقصد
ہر ایک کیلئے سیفی بنا ہے نامِ علیؑ

امام دونوں جہاں کے ہیں حیدرِ کرار
حضور سرورِ عالم جو ہیں امامِ علیؑ

ہم اُن کے زلہ رباؤں میں ہو گئے شامل
بچھا ہے سب کے لئے خوانِ فیضِ عامِ علیؑ

مجھے یہ فخر ہے کامل کہ ہیں علیؑ مولا
میں ایک بندۂ بے دام ہوں غلامِ علیؑ

حضرت مولانا سیّد ولی اللہ حسینی شاہ افتخاری حیدرآبادی
آستانۂ مشکل کشا پہ

ولادت ۱۰ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ م جون ۱۹۰۳ء

وفات (؟)

آپ حضرت سید محمد معین اللہ حسینی شاہ کے فرزند اور حضرت سید افتخار علی شاہ وطنؔ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں۔ حضرت سیّد محمد افتخار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک بڑے بزرگ گزرے ہیں جن سے حیدرآباد کے خاص و عام واقف ہیں۔

منقبت ۱؎

عید

(جشن عقد سید)

ترجمہ اردو	متن فارسی
محبت کے پیاسو! مبارک ہو کہ عید (غدیر) کا دن آگیا، اور ہر آنکھ کے حسب حوصلہ	مبارک تشنہ کامان محبت روز عید آمد ا حسب حوصلہ ہر دیدہ را اعلان دید آمد

۱؎ حوالہ:۔ اخبار شیراز اردو ہفتہ وار حیدرآباد امیر نمبر مورخہ ۱۳/رجب ۱۳۷۵ھ کتب خانہ آصفیہ۔

متن فارسی | **ترجمۂ اردو**

اعلان دیدار ہوا۔

۲ کرم فرما بہ حالِ ما الٰہی! بہرِ آں ذاتے
کہ در کعبہ تولد شد و از مسجد شہید آمد

یا الٰہی! ہمارے حال پر اس ذات کے طفیل میں کرم فرما۔ جس کی کعبہ میں ولادت ہوئی اور مسجد میں شہادت۔

۳ چہ معصومے کہ شد گہوارہ اش آغوشِ پیغمبرؐ
چہ محبوبے کہ در عالم بہ اندازِ جدید آمد

مولا علیؑ کیسے معصوم ہیں کہ آغوشِ پیمبرؐ آپ کا جھولا بنا اور مولا کیسے محبوب ہیں کہ آپ کا ظہور اس عالم میں ایک نئے انداز پر ہوا۔

۴ علیؑ را از نبیؐ مومن جدا کے می تواں اندید
در آں جا کہ در ایں باب تاکید اکید آمد

کوئی مومن علیؑ کو نبیؐ سے کب علیحدہ سمجھ سکتا ہے جبکہ اس بارے میں سخت تاکید فرمائی گئی ہو۔

۵ بہر جا شوکتِ مشکل کشائی می دہد جلوہ
چو بر وابستگانِ آستاں، وقتِ شدید آمد

اس آستانے کے وابستگان پر جب کوئی مشکل کا وقت آتا ہے، تو آپ کی شوکتِ مشکل کشائی ہر جگہ اپنا جلوہ دکھاتی ہے۔

۶ بجز الطافِ تو حاشا مرادِ دل نمی دارم
مددا اے شاہِ مرداں بر درِ دولت مرید آمد

سوائے آپ کے لطف و کرم کے میں ہرگز دل میں کوئی (دنیاوی) آرزو نہیں رکھتا، اے شاہِ مرداں میری مدد فرمائیے کہ آپ کے در پر ارادت سے حاضر ہوا ہوں۔

متن فارسی

مریضم، عاصیم لیکن چہ باک اے جستی خستہ
بہ خاک کوئے او نسبت بہر علت مفید آمد

ترجمہ اردو

اگرچہ مریض ہوں، گناہ گار
ہوں لیکن اے خستہ حال
جستی! اس کے کوچہ کی خاک
ہر بیماری کے لئے مفید ہے۔

چند نایاب اور مشہور زمانہ کتابیں جنکا پڑھنا اور ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے

یہ کتابیں جناب ذکی احمال صدر مرکزی تنظیم عزا نے بھرپور حوالہ جات اور عمیق تحقیق کے ساتھ تحریر کی ہیں ان کے مطالعہ سے آپ کی محبت عقیدہ حقہ سے مستحکم تر ہو جائے گی اور مومنین کرام کے ایمان میں زبردست پختگی آئے گی اور دینی حلقہ سے آپ کی معلومات میں بے پناہ اضافہ ہو جائے گا۔

۱۔ کتاب علی علی حصہ اول حصہ دوم۔ فضائل امیر المومنین کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر قیمت ۱۵ روپے

۲۔ کتاب حسین حسین حصہ اول اور حصہ دوم۔ شہید کربلا کی عظیم المرتبت شخصیت پر ہر پہلو سے روشنی ڈالی گئی ہے آپ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد وسیع معلومات حاصل کرینگے قیمت ۲۰ روپے

۳۔ کتاب بیعت علی علی نے کسی کی بیعت نہیں کی۔ حضرت ابوبکر سے وراثت خلافت کا ہیجان خیز مکالمہ۔ قیمت ۱۰ روپیہ

۴۔ کتاب وراثت فدک:- اس کتاب میں حق وراثت کو کتب اہلسنت سے قرآن و حدیث کی روشنی میں انتہائی دلچسپ انداز کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ ۱۰ روپیہ

۵۔ بیاض تسکین زہرا حصہ اول۔ دوم۔ سوم۔ انتہائی رقت آمیز لاجواب نوحوں کا مجموعہ خصوصی طور پر سوگواران شہدائے کربلا کے درس ایمانی پر مٹنے والی بہنوں کے لئے تحفہ ہے۔ قیمت ۱۰ روپیہ

۶۔ حضرت علی کے فیصلے اور موجودہ تعزیرات اسلامی شرعی احکام مطابق فقہ جعفریہ اس کتاب میں تقریباً دو سو فیصلے ہیں جو جناب امیر نے ارشاد فرمائے اور شرعی احکام مطابق فقہ جعفریہ جو دور قیمت کی اہم ضرورت ہیں سب موجود ہیں۔ قیمت ۱۶ روپے

۷۔ تاریخ آل محمد۔ مؤلف مفتی اعظم ترکی آقائے بہلول بہجت آفندی۔ آل محمد کی تاریخ اب تک اس طرح فضائل کے ساتھ کسی عالم نے نہیں لکھی یہ نایاب کتاب ہے:۔ قیمت صرف دس روپے۔

حضرت مولانا سید معز الدین صاحب قادری الملتانی المتخلص بہ معز حیدرآبادی

ولادت ۲۴ / اکتوبر ۱۹۰۵ء (بقید حیات)

آپ حضرت سید معین الدین صاحب کے فرزند ہیں آپ کی ولادت حیدرآباد کے ایسے مشہور گھرانے میں ہوئی، جہاں رشد و ہدایت کا سلسلہ عرصۂ دراز سے جاری ہے، آپ نے عربی فارسی اور تصوف و عرفان کی تعلیم سولہ سال میں مکمل کر لی، انگریزی میں بھی اعلیٰ قابلیت رکھتے ہیں۔ اپنے مریدوں کو تصوف کا درس بھی دیتے ہیں، مساجد میں آپ قرآن شریف کی تفسیر بھی بیان فرماتے ہیں۔ اور آپ قادر الکلام شاعر ہیں، اردو اور فارسی میں آپ کا نعتیہ کلام اور نعتیہ غزلیات اخبارات میں طبع ہوتے رہتے ہیں۔ مناقب اہلبیت علیہم السلام (فارسی) از انتخابات شعرائے صوفیائے کرام کا اردو ترجمہ آپ ہی نے فرمایا ہے جس کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے، آپ کی ہستی بہت مغتنم ہے۔

حوالہ: یہ نقل از اخبار رہنمائے دکن تاریخ ۹ / نومبر ۱۹۷۵ء

"معنئ ذبح عظیم"

متن فارسی	ترجمہ اردو
۱ اے حسینؑ ابن علیؑ اے آفتاب کربلا اے جگر بند علیؑ اے نور چشم مصطفےٰ	اے حسینؑ ابن علیؑ آپ کربلا کے آفتاب ہیں علیؑ مرتضیٰ کے فرزند اور محمد مصطفےٰ کے نور چشم ہیں۔
۲ روئے باطل از ضیائے روئے پاکت در حجاب ظلمت طاغوت را عزم تو پیغام فنا	باطل کا چہرہ آپ کے روئے مبارک کی روشنی سے چھپنے پر مجبور ہو گیا، آپ کے عزم محکم سے گمراہی کے اندھیرے فنا کے گھاٹ اتر گئے۔
۳ نور مطلق از جمال باطنت کردہ ظہور کور چشماں خیرہ تر گشتہ ز نور کبریا	آپ کے جمال باطن سے نور مطلق کا ظہور ہوا۔ کور چشموں کی آنکھیں اس خدائی نور سے خیرہ ہو گئیں۔
۴ مہر عالم تاب حق، رخشید از روئے مبین قلب مومن از تجلائے قدم یابد ضیا	آپ کے چہرۂ منور سے دنیا کو روشن کرنے والا حق کا آفتاب چمکا، آپ کے قدم کی تجلی سے مومن کا دل روشنی پاتا ہے۔
۵ اے توئی قرآن ناطق معنئ ذبح عظیم برکشید از خون دل نقش تسلیم و رضا	آپ ہی قرآن ناطق ہیں، اور آپ ہی ذبح عظیم کے مصداق ہیں

متن فارسی

۶ لرزہ بر اندام استبداد از فیض نگاہ
از سر خود دادہ ای دین محمدؐ را بقا

تا ابد دین مبیں را چوں رہانیدی از شر
شد سر خود قربان راہت اے سوار کربلا

ترجمہ اردو

آپ نے اپنے خون دل سے
تسلیم و رضا کے سینکڑوں
نقش بنا دیئے۔

آپ کی نظر جلالت سے ظلم لرزہ
بر اندام ہو گیا، اور آپ نے اپنا
سر دے کر دین محمدؐ کو بقائے
دوام بخشی۔

آپ نے دین مبین کو ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے شر سے آزاد
فرمایا، اے سوار کربلا آپ کی راہ
میں سر خود قربان ہو گیا۔

بحوالہ اخبار فصاحت ہفتہ وار حیدر آباد دکن
مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۷۱ء

قطعہ

ترجمۂ اردو		متن فارسی
یا علیؑ مرتضیٰ آپ عالم کا سہارا ہیں۔ دونوں عالم کی مملکت کے آپ شہنشاہ ہیں۔	١	علی مرتضیٰ عالم پناہ ہے دو عالم مملکت تو بادشاہ ہے
میں آپ کی ولادت گاہ کی طرف سجدہ کرتا ہوں کیونکہ آپ کے سامنے سجدہ کی جرأت کرنا بھی گناہ ہے۔	٢	بہ پیش مولدت سجدہ گزارم کہ پیشت جرأت سجدہ گناہ ہے

حوالہ:۔ اخبار فصاحت ہفتہ وار حیدرآباد دکن
مورخہ ١٧/ مارچ ١٩٧١ء

مولوی سید غلام دستگیر صاحب مرحوم نقشبندی المتخلص بہ عاجز حیدرآبادی آستانہ مشکلکشا یہ

ولادت تخمیناً زمانہ سنہ ۱۹۱۰ء　　　　وفات (؟)

آپ زمانہ ۱۳۲۷ھ مطابق سنہ ۱۹۱۰ء میں موجود تھے تذکرۂ شعراء میں آپ کی ولادت اور وفات کی تاریخ متروک ہے، آپ کے دیوان فارسی لخلخہ گلاب نمبر ۸۴ کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ آپ حضرت شاہ صاحب کے مرید تھے اور مجتہد زماں سلطان العلماء آقا سید علی الموسوی الشوستری اعلی اللہ مقامہ کے شاگرد تھے۔ چنانچہ دیوان مذکور کے صفحہ ۳۵۲ میں حضرت علامہ شوستری کا ایک شعر لکھا ہوا ہے، جس سے طباعت دیوانِ عاجز کا مادہ تاریخ معلوم ہوتا ہے وہ شعر درج ذیل ہے۔ ؎

محبوب و خوب شمعے آمد بہ بزم عشاق
نظم جناب عاجز محبوب و دلکش آمد

شعر مذکور سے ظاہر ہوتا ہے کہ عاجز کا زمانہ ۱۳۲۷ھ کا ہے

حوالہ مذکورہ، از اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد دکن

منقبت ۔ ۱

متن فارسی		ترجمۂ اردو
حلِ ہر مشکل است کام علیؑ کاشفِ مشکلات نام علیؑ	۱	ہر مشکل کو حل کرنا علیؑ کا کام ہے، کاشفِ مشکلات علیؑ ہی کا نام ہے۔
حق تعالیٰ کلیدِ فتح و ظفر داد در دستِ اہتمام علیؑ	۲	حق تعالیٰ نے فتح و ظفر کی کنجی علیؑ کے دستِ اہتمام میں دے دی ہے۔
در خیبر شکست و مرحب کشت بیں چہ قدر است احتشامِ علیؑ	۳	درِ خیبر اکھیڑ دیا اور مرحب کو قتل کر ڈالا، دیکھ لو، علیؑ کا دبدبہ کیسا ہے۔
بر سرِ ہر منافق و کافر برقِ لامع بود حسامِ علیؑ	۴	ہر منافق اور کافر کے سر پر علیؑ کی ذوالفقار ایک کوندتی ہوئی بجلی ہے۔
ابنِ عمِ رسولؐ و زوجِ بتولؑ برتر از ہر ولی مقامِ علیؑ	۵	آپ حضرت رسولِ خدا کے چچازاد بھائی اور فاطمہؑ کے شوہر ہیں، حضرت علیؑ کا مقام ہر ولی کے مقام سے بلند ہے۔
بہ صلوٰۃ و زکوٰۃ و حج و صیام نرسد ہیچ کس بہ کامِ علیؑ	۶	نماز، زکوٰۃ، حج، اور روزے میں کوئی شخص علیؑ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

متن فارسی

٧ سر بسر غرقِ بحرِ وحدت شد
ہر کہ نوشید مئے ز جام علیؑ

٨ نیست مخصوص این و آں فیضش
عالمے غرقِ فیضِ عام علیؑ

٩ ہست مداح او بہ صدق و صفا
عاجز کمترین غلام علیؑ

ترجمہ اردو

جس نے جام علیؑ سے شراب پی، وہ سراپا دریائے وحدت میں ڈوب گیا

آپ کا فیض کسی کے لئے مخصوص نہیں ہے، علیؑ کے فیضِ عام میں سارا عالم غرق ہے۔

یہ عاجز کمترین غلام علیؑ ہے، صدقِ دل اور خلوص محض سے آپ کا مداح ہے۔

حوالہ:۔ لخلخہ گلاب (دیوان عاجز) سید غلام دستگیر صاحب نمبر کتاب ۹-۱۲ / ۸۴۰ صفحہ ۲۸۷ آصفیہ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد۔ طباعت دیوان بہ سال ۱۹۰۱ء صحیفہ پریس حیدرآباد دکن

منقبت در شان مولا کائنات

از قلم معجز رقم صدر العلماء، المجتہدین علامہ سرکار حجت الاسلام
سید ذکی الاجتہادی ارشتی عامل فیض روحانی

آپ حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا ارشت ایران کے رہنے والے تھے۔ آپ نے دنیاوی اور دینی علوم فیض آباد ہندوستان اور نجف اشرف سے حاصل کئے۔ پاکستان بننے کے بعد آپ سندھ کے چھوٹے چھوٹے شہروں میں تعلیم آل محمدؐ کی روشنی پھیلاتے رہے آج کل آپ ۱۹ بی، آئی ٹی بی کالونی کراچی میں مقیم ہیں۔ آپ نے ایک آستانہ بنایا ہے۔ جس کا نام شریعت کدہ روحانی ہے۔ یہاں صبح سے رات کے ۱ بجے تک لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ آپ اس آستانہ میں بیٹھ کر محمدؐ و آل محمد علیہما السلام کے عطا کردہ فیض سے لوگوں کی دل جوئی کرتے ہیں۔ (وصی)

مدح سرایت خالقم دم ہمہ دم علیؑ علیؑ — مست ولایت داورم دم ہمہ دم علیؑ علیؑ
شمس و قمر گدائے تو طوبیٰ سقر فدائے تو — بر در بحر عطائے تو دم ہمہ دم علیؑ علیؑ
گفتار تو شریعتم رفتار تو طریقتم — حق نگاہ ہر قدم دم ہمہ دم علیؑ علیؑ
موسیٰ و عیسیٰ مصطفےٰ سائل در مرتضیٰ — حق اینکہ خود بکبریا دم ہمہ دم علیؑ علیؑ
کہ می رسد بذاتِ حق ذات تو ز صفات حق — حقیقتاً حیات حق دم ہمہ دم علیؑ علیؑ
جائے ولادت شرف رخت خوابت نجف — نقش قدم قرآں حرف دم ہمہ دم علیؑ علیؑ
مصباح دل خرق شدہ کشتی ما غرق شدہ — نادِ علیؑ سبق شدہ دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

منقبت

نتیجۂ فکر از قلم تحیر رقم جناب برق زیدی صاحب

کس سے کہوں اپنا حال
دل پہ ہے گردِ ملال
تجھ سے ہے میرا سوال
اے میرے شاہوں کے شاہ
اے میرے مولا علیؑ

زیست کے دلدل میں ہوں
کربِ مسلسل میں ہوں
سوچ کے جنگل میں ہوں
کون دکھائے گا راہ
تیرے سوا یا علیؑ

اے میری دنیائے دروں
مٹ گیا تیرا فسوں
مِل گیا دل کو سکوں
غم پہ ہوا اب کیا نگاہ
غم کا مداوا علیؑ!

راہِ طریقت علیؑ!
حرفِ محبت علیؑ!
لفظِ عبادت علیؑ!
دھل گئے اس کے گناہ
جس نے کہا یا علیؑ

مظہرِ نورِ خدا
منبعِ جود و سخا
مرکزِ علم و عطا
سب کا ہے مشکل کشا
سب کے غموں کا علاج

ذاتِ علیؑ کی صفات
کاشفِ رازِ حیات
زیرِ نگیں کائنات
اور ہو کیا اس کی چاہ
جس کی تمنا علیؑ

وقت کے مردار ہیں
منزلِ دشوار ہیں
کفر کی یلغار ہیں
دین کی بے کار ہیں
کون ہے آیا جو کام

اے دلِ غمناک سن
عشق کا اک ساز سن
حسن کی آواز سن
ہے لبِ قدرت گواہ!
لافتیٰ الا علیؑ!

اہلِ جہاں دل کے سنگ
بغض و عناد اس کا رنگ
جہل و نفاق ان کا ڈھنگ

ہم تو ہیں جینے سے تنگ
ہم کو عطا کر سکوں

سب کے تقاضے کے ساتھ
اپنے سلیقے کے ساتھ
تو نے زمانے کے ساتھ

کیسے کیا تھا نباہ!
یہ تو بتا، یا علیؑ

تو ہی یداللہ ہے!
تو ہی حق آگاہ ہے
فتنہ یہ کوتاہ ہے

سب کا بہی خواہ ہے
انس ہو، ہو وہ یا کہ جن
سرِ امامت ہے تو!
نازِ نبوت ہے تو!
رازِ مشیت ہے تو!

تیرا حشم تیری جاہ
ارفع و اعلیٰ علیؑ

نام تیرا لازوال
ذات تیری بے مثال
تو بہ صفات و جمال

آئینۂ ذوالجلال
تجھ پہ خدا کا گماں

دیکھ کے ہیبت تیری
دانش و حکمت تیری
شان قناعت تیری

خم ہے سرِ کج کلاہ
در پہ تیرے یا علیؑ

محکم ہے دیں کی اساس
علم کی حد ہے حواس
علم کی ضد ہے قیاس

علم یقیں کا لباس
علم ہے عرفاں کا نام

قریۂ جاں علم ہے
کوئے جناں علم ہے
شہرِ جواں علم ہے

شہرِ رسالت پناہ
دروازہ اُسی کا علیؑ

فخرِ زمان و زمیں، رحمۃ للعالمین، آج پہ عرشِ بریں، رب کا ہوا ہمنشیں
بات کہیں کی ہوئی، خلدِ بریں کی ہوئی، یا وہ زمیں کی ہوئی، رب بھی ہوا ہمکلام
حاصلِ بزمِ الٰہ
خالق نہیں، لہجہ علیؑ

منقبت در مدح حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام

از معجز جونپوری

زندگی بھر ہم [illegible] منقبت [illegible]
[illegible] کرتے رہے

یا علیؑ لب پر رہا اپنے [illegible]
ہم علیؑ سے [illegible] کرتے رہے

زندگی کی رہگذار دہر پہ کہاں کی ٹھوکریں
دستگیری ہر قدم مشکل کشا کرتے رہے

ہر قدم دشواریوں کا سامنا پھر بھی علیؑ
خدمت دین محمد مصطفیٰ کرتے رہے

رہبری کے نام پر اٹھا کئے فتنے بہت
یہ علیؑ کا حوصلہ تھا سامنا کرتے رہے

تھی نگاہ مرتضیٰ صفین سے تا کربلا
شیر حق تنہا [illegible] ارباب وفا کرتے رہے

یوم خندق ضربت حیدر نے مشکل ڈال دی
وہ کڑی منزل تھی نصرت نبی دعا کرتے رہے

یوں شب ہجرت علی سوتے تھے چادر تان کر
رات بھر دشمن [illegible] سامنے کرتے رہے

میں نصیری تو نہیں لیکن کہوں گا یا علیؑ
آپ بندے تھے مگر کار خدا کرتے رہے

اب محمدؐ کا چمن قائم رہے گا حشر تک
آبیاری خون سے شیر خدا کرتے رہے

ہم نے دیکھا جلوۂ حق روئے حیدر دیکھ کر
کم نظر تکذیب آیات خدا کرتے رہے

حشر میں معجز تمنائے شفاعت خوب ہے
کیا دعا کا حق بھی دنیا میں ادا کرتے رہے

منقبت از تاثیر نقوی

حکیم خلق علیؑ، نبض کائنات علیؑ
جبین وحدت علیؑ، مطلع حیات علیؑ

نبیؐ کا علم علی ہے، خدا کی بات علی
جہاں کے ورد زباں دن علی ہے رات علی

کہاں کہاں نہیں اس آفتاب کی تنویر
پکارا جس نے اسی کی بدل گئی تقدیر

مرا امام علیؑ، میرا شہریار علیؑ
مرا دماغ، خیالوں کا تاجدار علیؑ

گل حیات کی خوشبو علیؑ، بہار علیؑ
مروں تو میری زباں پہ ہو بار بار علیؑ

ہے جس کی مدح اسی کی عطا ہے یہ تحریر
وگرنہ خواجۂ قنبر کہاں، کہاں تاثیر

یا علیؑ یا علیؑ کہا کر تو

میر تقی میر

عقل ہے تو مرا کہا کر تو — یاد علی رہا کر تو
اک طرح یہ بھی ہے رہا کر تو — اشک رخسار پہ بہا کر تو
یا علی یا علی کہا کر تو

متفق اس پہ ہیں خواص و عوام — کر ولا اس کی معرفت ہے تمام
ہو نماز سحر کہ طاعتِ شام — سر فرو کر پس از درود و سلام
یا علی یا علی کہا کر تو

لحظہ لحظہ جدا ہے اس کی شان — اس کی عادت مودت و احسان
دوستی اس کی عین ہے ایمان — چلے جب تک زباں غنیمت جان
یا علی یا علی کہا کر تو

رہ ولائے علی کا خواہشمند — ہے یہ شیوہ خدائے رسول پسند
دب کے ہرگز نہ رکھ زبان کو بند — پست کرنے کو مدعی کے بلند
یا علی یا علی کہا کر تو

شوق تیرے تئیں نہیں ہے ہنوز — ورنہ سینہ رہا کرے پر سوز
اس طرح جیسے طفلِ نو آموز — سیکھے جو حرف وہ کہے شب و روز
یا علی یا علی کہا کر تو

خوف حشر نہ میر حال ہے کیا — یہ حواسوں کا اختلال ہے کیا
اس سے محشور رہ ملال ہے کیا — ہے علی تو پھر خیال ہے کیا
یا علی یا علی کہا کر تو

منقبت در شانِ علیؑ

اسیرِ اہلبیتؑ غ. ج. اسیر ایرانی

علیؑ بنتِ اسد کو تہنیت اللہ کے گھر سے
علیؑ کی شان کیا ہے پوچھئے سلمان و بوذر سے

علیؑ کے گھر کے ہر فرزند کو افضل ترین پایا
خضرؑ سے نوحؑ سے یوسفؑ سے سبھی پیغمبر سے

چمک میں ذوالفقارِ حیدری کی شان اعلیٰ ہے
قمر سے کہکشاں سے زہرہ سے خورشید خاور سے

نجف کی خاک کے ذرے بہر عنواں حسیں تر ہیں
چمن سے باغ سے کلیوں سے لالہ سے گلِ تر سے

نہیں سمجھے تو خیبر کی حدوں سے پوچھ لو جا کر
نشانِ حیدرِ کرارؑ کی عظمت عساکر سے

شریکِ پنجتنؑ ہے انفسکم کی شہادت پر
ہے ثابت یہ علیؑ پیدا ہوئے نورِ داور سے

فقیہانِ حرم سے پوچھئے کیا چیز تھے حیدرؑ
جہالت پا گئی ہے نقش دانش علم کے در سے

یہ قنبرؓ کا نصیبہ تھا یہ فضہؓ ہی کی قسمت تھی
نہیں ملتی فضیلت یہ کسی کو یوں مقدر سے

نہ جس کی آنکھ روئے گی غمِ شبیرؑ و شبرؑ میں
کبھی سیراب ہو گا ہی نہیں تسنیم و کوثر سے

دلیلِ جانشینی مل گئی ہے فیصل کیا معنا ہے
فلک سے عرش سے معراج سے احمدؐ کے بستر سے

بشارت نور کی آئی تو حکمِ عقد بھی آیا
ملک سے آیۂ تطہیر سے احمدؐ کی دختر سے

شجاعانِ عرب ہیں کون اشجع تھا ذرا پوچھو
اُحد سے اور حُنین و بدر سے خندق سے خیبر سے

کوئی پوچھے علیؑ کی ضرب تھی کس شان سے لوگو
عمر بن عبدود سے ارض سے جبریلؑ کے پر سے

فضیلت کس قدر پائی علیؑ نے پوچھئے جا کر
غدیرِ خم کے میداں سے رسول اللہؐ کے منبر سے

علیؑ کا مرتبہ پوچھو، علیؑ کا دبدبہ پوچھو
محمدؐ سے، علم سے، تیغ سے، مرحب سے، عنتر سے

غلامی حضرتِ مولا علیؑ کی عینِ ایماں ہے
غلامی میں مزہ کیا ہے؟ یہ پوچھے کوئی قنبرؓ سے

فرشتوں کو طنابیں تھامنا بھی ہو گیا مشکل
لرز اٹھی زمیں جب نعرۂ اللہ اکبر سے

اسیرِ پنجتن ہوں میں عقیدت خاص رکھتا ہوں
محمدؐ سے، علیؑ سے، فاطمہؑ شبیرؑ و شبرؑ سے

کہاں کہاں ہے علیؑ

از نظر جعفری

جہاں میں عظمتِ انساں کا اک نشاں ہے علیؑ
زمیں پکار رہی ہے کہ آسماں ہے علیؑ

کبھی ہے دوشِ نبیؐ اور کبھی ہے عرشِ خدا
نگاہِ غور سے دیکھو کہاں کہاں ہے علیؑ

ہیں رزم گاہ میں اک تیغ بے اماں لیکن
ہو انجمن تو محبت کی داستاں ہے علیؑ

وہ دینِ مصطفوی ہو کہ ذاتِ مصطفوی
خدا کے فضل سے دونوں کا پاسباں ہے علیؑ

برائے صدق و صفا پیکرِ خلوص و کرم!
برائے سینۂ الحاد اک سناں ہے علیؑ

جہاں میں بس یہی معیار ہے صداقت کا
وہیں وہیں ہے صداقت جہاں جہاں ہے علیؑ

نظر بھٹک نہیں سکتا کبھی وہ منزل سے
وہ کارواں کہ جہاں میر کارواں ہے علیؑ

علامہ صائم چشتی و عشقِ علیؑ

حضرت علامہ صائم چشتی محقق العصر کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں آپ نے محمدؐ و آل محمدؐ کی مدح سرائی میں بہت سی کتب میں تحریر فرمائی ہیں۔ جس میں شہید ابن شہید دو حصہ۔ ایمان ابو طالبؑ البتولؑ اور مشکل کشا مشہور زمانہ کتابیں ہیں۔ حضرت صائم چشتی حنفی العقیدہ سُنّی ہیں اور آپ اپنے کو ثنائے پنجتن سگ دربار حیدرؑ کہتے ہیں۔ دربار علیؑ میں علامہ صائم کا نذرانہ عقیدت پیش خدمت ہے جس میں ان کے عشق علیؑ کی صحیح تصویر کشی ہے۔ (وصی)

منقبت ”شانِ علیؑ عشق کا مصدر ہیں علیؑ“

قاسم فردوس، ساقی کوثر ہیں علیؑ
ہادی و مہدی علیؑ حیدر و صفدر ہیں علیؑ

مرتضےٰ، شیرِ خدا فاتحِ خیبر ہیں علیؑ
مظہر نورِ خدا، عکسِ پیمبرؐ ہیں علیؑ

عرش کا دل ہیں علیؑ عرشِ معلّیٰ کی قسم
نورِ خالق ہیں علیؑ نور من اللہ کی قسم

دونوں عالم میں درخشاں ہے ولایت انکی
تا ابد جاری و ساری ہے حکومت ان کی

حق کی عبادت ہے زیارت ان کی
ہاں شہادت کی شہادت ہے شہادت ان کی

دستِ قدرت ہیں علیؑ زور ید اللہ کی قسم
حسنِ کعبہ ہیں علیؑ حرمتِ کعبہ کی قسم

مصطفےٰ چاند ہیں تو چاند کا ہالہ ہیں علیؑ — صبحِ اسلام کے چہرے کا اُجالا ہیں علیؑ
زینتِ فقر و غنا اعلیٰ و بالا ہیں علیؑ — حُسنِ فطرت کی کتابوں کا حوالہ ہیں علیؑ

نورِ ایماں ہیں علیؑ ایماں کی حرارت کی قسم
شرحِ قرآں ہیں علیؑ قرآن کی عظمت کی قسم

مثلِ ہارونؑ علیؑ مثلِ مسیحا ہیں علیؑ — حاملِ فتحِ مبیں، فیض کا دریا ہیں علیؑ
علم کے شہر کا در، حق کی تجلّی ہیں علیؑ — کعبے میں پیدا ہوئے آپ بھی کعبہ ہیں علیؑ

جانِ احمدؐ علیؑ، جانِ رسالتؐ کی قسم
شانِ احمدؐ ہیں علیؑ شانِ رسالتؐ کی قسم

ایک تھے، ایک ہیں، ایک رہیں گے حیدرؑ — ایک ہے زہراؑ تو دو کیسے بنیں گے حیدرؑ
حق اُدھر ہوگا جدھر چہرہ کریں گے حیدرؑ — ہوگا قرآن اُدھر جس سمت چلیں گے حیدرؑ

عزّتِ دیں ہیں علیؑ دین کی عزّت کی قسم
حُسنِ عرفاں ہیں علیؑ عرفانِ حقیقت کی قسم

غازۂ روئے وفا عشق کا مصدر ہیں علیؑ — مرکزِ نور علیؑ حُسن کا محور ہیں علیؑ
فقر کا گھر ہیں علیؑ ہادی و رہبر ہیں علیؑ — لوحِ محفوظ کا اک نقش منوّر ہیں علیؑ

صدق و صدیق علیؑ صدق و صداقت کی قسم
ہیں علیؑ ذوقِ نبیؐ، نبوّت کی قسم

کانِ ایماں ہیں ایمان کا مرکز بھی علیؑ — بحرِ عرفاں ہیں۔ عرفان کا مرکز بھی علیؑ
گنجِ فیضاں ہیں فیضان کا مرکز بھی علیؑ — شرحِ ایقاں ہیں، ایقان کا مرکز بھی علیؑ

میرے محبوب علیؑ مجھ کو محبّت کی قسم
حق کے مطلوب علیؑ حقِ امامت کی قسم

شاہِ مرداں ہیں علیؑ قوّتِ یزداں ہیں علیؑ — ماہِ تاباں ہیں علیؑ، مہرِ درخشاں ہیں علیؑ
عزّتِ آلِ عبا آنِ شہیداں ہیں علیؑ — شاہِ شاہانِ زماں، زورِ عزیزاں ہیں علیؑ
یہ تبسّم ہے مولا علیؑ ان کی ولایت کی قسم! — ان کا صابرؔ ہوں گدا، ان کی سخاوت کی قسم!

سلام اس پر جسکا نام علی ہے

تحریر الطاف حسین شاہ ہمدانی

جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب ہمدانی نے جناب امیر علیہ السلام کی شخصیت کے ۱۰۰ انمول پہلو کو نذرانۂ عقیدت اس شان سے پیش کیا ہے۔ قارئین کرام جب اس کو پڑھینگے تو خود اندازہ لگائینگے کہ آج تک کسی صاحب نظر نے اس طرح سلام کرنے کی سعی نہیں کی۔" محمد وصی خاں۔

۱۔ سلام اس پر جو عین اللہ لسان اللہ اور ید اللہ ہے

۲۔ سلام اس پر جو نقطۂ بائے بسم اللہ اور باب اللہ ہے

۳۔ سلام اس پر جو کرم اللہ وجہہ اللہ اور ولی اللہ ہے

۴۔ سلام اس پر جو سیف اللہ ہے

۵۔ سلام اس پر جو صفوۃ اللہ ہے

۶۔ سلام اس پر جو حجتہ اللہ ہے

۷۔ سلام اس پر جو عبد اللہ ہے

۸۔ سلام اس پر جو اسد اللہ ہے

۹۔ سلام اس پر جو فنا فی اللہ ہے

۱۰۔ سلام اس پر جو محبوب خدا ہے۔

۱۱۔ سلام اس پر جو عاشق خدا ہے

۱۲۔ سلام اس پر جو آواز خدا ہے

۱۳۔ سلام اس پر جو نور خدا ہے

۱۴۔ سلام اس پر جو دستِ خدا ہے

۱۵۔ سلام اس پر جو نفسِ رسول ہے

۱۶۔ سلام اس پر جو برادرِ رسول ہے

۱۷۔ سلام اس پر جو نظیر رسول ہے

۱۸۔ سلام اس پر جو خونِ رسول ہے

۱۹۔ سلام اس پر جو داماد پیغمبر ہے

۲۰۔ سلام اس پر جو عاشق محمدؐ ہے

۲۱۔ سلام اس پر جو محبوب محمدؐ ہے

۲۲۔ سلام اس پر جو فدیہ پیغمبر ہے

۲۳۔ سلام اس پر جو وزیر محمدؐ ہے

۲۴۔ سلام اس پر جو وصی رسولؐ ہے

۲۵۔ سلام اس پر جو خلیفۂ رسولؐ ہے

۲۶۔ سلام اس پر جو اہلبیت نبیؐ ہے

۲۷۔ سلام اس پر جو ناصر محمد ہے

۲۸۔ سلام اس پر جو پہلا مومن اور مسلمان ہے
۲۹۔ سلام اس پر جو پہلا نمازی ہے
۳۰۔ سلام اس پر صدیق اکبر ہے
۳۱۔ سلام اس پر جو فاروق امت ہے
۳۲۔ سلام اس پر جو امام المتقین ہے
۳۳۔ سلام اس پر جو سید المومنین ہے
۳۴۔ سلام اس پر جو امیر المومنین ہے
۳۵۔ سلام اس پر جو سید الصادقین ہے
۳۶۔ سلام اس پر جس نے غیر کو سجدہ نہ کیا
۳۷۔ سلام اس پر جو نبی کا ہم شجرہ ہے
۳۸۔ سلام اس پر جو نبیؐ کا ہم طینت ہے
۳۹۔ سلام اس پر جو سید الدنیا والآخرہ ہے
۴۰۔ سلام اس پر جو مولائے مومنین ہے
۴۱۔ سلام اس پر جو ہارون امت ہے
۴۲۔ سلام اس پر جو خیر البشر ہے۔
۴۳۔ سلام اس پر جو خیر الامت ہے
۴۴۔ سلام اس پر جو فخر ملائکہ ہے
۴۵۔ سلام اس پر جو فخر انبیاء ہے
۴۶۔ سلام اس پر جو قاضئ امت ہے
۴۷۔ سلام اس پر جو ساقی کوثر ہے
۴۸۔ سلام اس پر جو باب العلم ہے
۴۹۔ سلام اس پر جو علم الناس ہے
۵۰۔ سلام اس پر جو مدینۂ علم نبوت ہے
۵۱۔ سلام اس پر جو باب الحکمت ہے
۵۲۔ سلام اس پر جو باب الدین ہے
۵۳۔ سلام اس پر جو ناطق قرآن ہے
۵۴۔ سلام اس پر جو عالم سنت ہے
۵۵۔ سلام اس پر جو عالم قرآن ہے
۵۶۔ سلام اس پر جو ہادی اور مہدی ہے
۵۷۔ سلام اس پر جو خزانہ علوم پیغمبرؐ ہے
۵۸۔ سلام اس پر جو نبیؐ کے پاس ایسا ہے جیسے نبی خدا کے پاس ہیں۔
۵۹۔ سلام اس پر جو ثانی اہل عبا ہے
۶۰۔ سلام اس پر جو ثانی آیت تطہیر ہے
۶۱۔ سلام اس پر جو ثانی آیت مباہلہ ہے
۶۲۔ سلام اس پر جو مولود کعبہ ہے۔
۶۳۔ سلام اس پر جس کا گھر وسط بیت پیغمبرؐ تھا۔
۶۴۔ سلام اس پر جس کا دروازہ بند نہ ہو سکا
۶۵۔ سلام اس پر جو ہر حالت میں مسجد میں آنے جانے کا مجاز تھا۔
۶۶۔ سلام اس پر جو نازش بدر تھا۔
۶۷۔ سلام اس پر جو یا مرد احد تھا۔
۶۸۔ سلام اس پر جو شہسوار خندق تھا
۶۹۔ سلام اس پر جو مخاطب لافتیٰ تھا
۷۰۔ سلام اس پر جو قاتل مرحب و عنتر تھا
۷۱۔ سلام اس پر جو قاتل عمرو ابن عبدود تھا۔
۷۲۔ سلام اس پر جو فاتح خیبر تھا
۷۳۔ سلام اس پر جو کرار غیر فرار تھا
۷۴۔ سلام اس پر جو مرد میدان حنین تھا
۷۵۔ سلام اس پر جو راکب دوش پیغمبرؐ تھا۔

۷۶۔ سلام اس پر جو سب سے پہلا [illegible] تھا ۷۷۔ سلام اس پر جو ناسخ [illegible] تھا

۷۸۔ سلام اس پر [illegible] تھا ۷۹۔ سلام اس پر [illegible]

۸۰۔ سلام اس پر جس نے پیغمبرؐ کی تجہیز و تکفین کی — کی چادر میں تھا۔

۸۱۔ سلام اس [illegible] عبادت

۸۲۔ سلام اس پر جس کی محبت عبادت ہے۔ ۸۳۔ سلام اس پر [illegible] عبادت ہے

۸۴۔ سلام اس پر جسکی محبت ایمان ہے جہنم سے ۸۵۔ سلام اس پر [illegible] ایمان اور جس سے بغض جہنم ہے۔

۸۶۔ سلام اس پر جس کو تین ہزار فرشتوں نے سلام کیا ۸۷۔ سلام اس پر جس کا ایمان ارض و سما سے [illegible] ہے

۸۸۔ سلام اس پر جس کی مودت عین مودت از خدا و رسولؐ ہے ۸۹۔ سلام اس پر جس سے عداوت رکھنا عداوت خدا و رسولؐ ہے

۹۰۔ سلام اس پر جس کی مودت کا ہم سے سوال ہوگا۔ ۹۱۔ سلام اس پر [illegible]

۹۲۔ سلام اس پر جس نے [illegible] انگشتری سائل کو دی

۹۳۔ سلام اس پر جسکی نماز کی خدا نے تعریف فرمائی۔ ۹۴۔ سلام اس پر جو آفتاب امامت ہے

۹۵۔ سلام اس پر جس کے حکم سے آفتاب لوٹ آیا۔ ۹۶۔ سلام اس پر جو خدا کے گھر میں پیدا ہوا

۹۷۔ سلام اس پر جس کے وضو کیلئے جبرئیل و میکائیل بہشتی آفتابہ اور تولیہ لائے۔

۹۸۔ سلام اس پر جو آسمان ولایت ہے

۹۹۔ سلام اس پر جس کا نام علیؑ ہے

محقق عصر علامہ شیفتہ صاحب کی اہم تصنیفات

معقول مذہب ۔ جملہ اصول دین کے متعلق عقلی اور سائنسی ثبوت ۔ قیمت چار روپیہ

نصابی تاریخ اسلام پر تحقیقی تبصرے } تاریخ اسلام کی بہت سی اہم غلط بیانیوں کا جواب ۔ قیمت چار روپیہ

علم الحدیث ۔ اصطلاحات حدیث، تدوین حدیث اور محدثین شیعہ پر جامع مختصر کتاب ۔ قیمت تین روپیہ

حدیث غدیر ۔ واقعہ غدیر خم کے متعلق اردو میں مفصل ترین کتاب ۔ قیمت دس روپیہ

کلام ابی طالبؑ ۔ محسن اسلام کے قصائد کا مجموعہ اردو ترجمے، اور تاریخی پس منظر کے ساتھ ۔ قیمت دس روپیہ

مذہب اہلبیتؑ میں نے کیوں اختیار کیا } علامہ شیخ محمد مرعی سابق شافعی کی کتاب کا اردو ترجمہ ۔ قیمت پندرہ روپیہ

کلمہ علیؑ ولی اللہ ۔ کلمہ ولایت کی اہمیت کتب اہل سنت سے ۔ قیمت

تحقیق حق ۔ مولانا محمد حسین ڈھکو صاحب سے ان کے واقعی عقائد کے بارے میں استفسار اور عقائد اثنا عشریہ کا استدلالی اثبات و استقرار ۔ قیمت دس روپیہ

کتاب ملنے کا پتہ

(۱) مکتبۂ جعفریہ بلاک ۷ نمبر گودھا

(۲) محفل حیدری ناظم آباد ۴ کراچی

	متن فارسی	ترجمہ اُردو
۸	نہ فلک با ستارہ گاں شب و روز گرد دولت سرائش گرداں است	تو آسمان اپنے ستاروں کے ساتھ، رات دن آپ کی دولت سرا پر تصدق ہو رہے ہیں۔
۹	دیگراں گر خلافِ او کردند لاجرم حالِ شاں پریشاں است	جن لوگوں نے آپ کی مخالفت کی ہے، یقیناً ان کا حال پریشان ہے۔
۱۰	حسب و ہم نسب بود بہ کمال عمل و علم او فراواں است	آپ کا حسب و نسب انتہائی بلند ہے۔ آپ کا علم و عمل غیر محدود ہے۔
۱۱	مہر او گنج و دل چو گنجینہ خانہ بے گنج، کنجِ ویراں است	آپ کی محبت دولت ہے اور دل خزانہ کی مثال ہے، بغیر دولت کے گھر ویران ہے۔
۱۲	بر در کبریائے حضرت او شاہ عالم پناہ درباں است	آپ کی بارگاہ عظمت پر دُنیا کو پناہ دینے والا سلطان (ہفت اقلیم) بھی دربان کا مرتبہ رکھتا ہے۔
۱۳	دوستیِ رسول و آلِ رسول نزدِ مومن کمالِ ایماں است	رسول و آل رسول کی دوستی مومن کے پاس کمالِ ایمان ہے
۱۴	باطناً شمس و ظاہراً ماہ است نور ہر دو بہ خلق تاباں است	آپ باطن میں آفتاب اور ظاہر کے ماہتاب ہیں، اور اس ظاہر اور باطن کے نور سے خلق میں نورانیت ہے۔

متن فارسی		ترجمہ اردو
رو، رضائے علیؑ بدست آور گر ترا اشتیاق رضواں است	۱۵	جا اور علیؑ کی خوشنودی حاصل کر، اگر تجھے اللہ کی خوشنودی مطلوب ہے۔
یادگار محمدؐ است و علیؑ نعمت اللہ کہ میر مستاں است	۱۶	نعمت اللہ جو مستوں کا سردار ہے، یہ حضرت محمدؐ اور علیؑ کی یادگار ہے۔

(منقبت ۲)

متن فارسی		ترجمہ اردو
دم بدم، دم از ولائے مرتضیٰ باید زدن دست دل در دامن آل عبا باید زدن	۱	ہر وقت ولائے علیؑ کا دم بھرنا چاہیئے۔ اور دل آلِ عبا کے دامن سے وابستہ ہونا چاہیئے۔
نقش حُبِّ خانداں بر لوح جاں باید نگاشت مُہر مہر حیدری بر دل چو ما باید زدن	۲	خاندان رسالتؐ کی محبت دل پر نقش ہونی چاہیئے۔ اور دل پر ہماری طرح محبتِ علیؑ کی مہر لگی ہونی چاہیئے۔

حوالہ :۔ دیوان سید نورالدین محمد شاہ نعمت اللہ نمبر کتاب ۱۱۵ جلد اول صفحہ ۲۱۲ فن ادب نظم فارسی سالار جنگ میوزیم لائبریری طباعت دیوان سنہ ۱۹۰۷ء

متنِ فارسی		ترجمہ اُردو
۳	دم مزن با ہر کہ او بیگانہ باشد از علیؑ گر نفس خواہی زدن با آشنا باید زدن	جو حضرت علیؑ سے بیگانہ ہے اس سے بے تعلق ہو جا، اگر زندگی مطلوب ہے تو علیؑ کے دوستوں کے ساتھ رہ۔
۴	رو برے دوستانِ مرتضیٰؑ باید نہاد مدعی را تیغ غیرت بر قفا باید زدن	اپنا رُخ حضرت علیؑ مرتضیٰؑ کے دوستوں کی طرف رکھنا چاہیئے اور غیرت کی تلوار سے ان کے دشمن کی گردن اڑا دینا چاہیئے۔
۵	لا فتیٰ الّا علیؑ لا سیف الّا ذوالفقار ایں نفس را از سر صدق و صفا باید زدن	علیؑ کے مانند کوئی بہادر ہے اور نہ ذوالفقار جیسی تلوار اس بات کو اخلاص اور صفائی قلب کے ساتھ بیان کرنا چاہیئے۔
۶	در دو عالم چاردہ معصومؑ را باید گزید پنج نوبت بر در دولت سرا باید زدن	دو عالم میں اپنے لئے چودہ معصومینؑ کو منتخب کر لینا چاہیئے اور ان کے در دولت پر پانچ وقت (تولا کی) نوبت بجانی چاہیئے۔
۷	پیشوائی بایدت جستن ز اولاد رسولؐ پس قدم مردانہ در راہ خدا باید زدن	اولاد رسولؐ سے رہنمائی کا طالب بن کے اللہ کے راستے میں مردانہ وار قدم اٹھانا چاہیئے۔
۸	گر بلائے آید از عشق شہید کربلا عاشقانہ آں بلا را مرحبا باید زدن	اگر شہید کربلا سے عشق کے سبب، ابتلاء و آزمائش سے گذرنا پڑے تو دستورِ عشق کے مطابق ہر بلا کا خیر مقدم کرنا چاہیئے۔

ترجمہ اردو		متن فارسی
اس درخت کو جس میں محبتِ علیؑ کا پھل نہ ہو، جڑ پیڑ سے کاٹ ڈالنا چاہیئے۔	۹	ہر درختے کو ندارد میوهٔ حُبِّ علیؑ اصل و فرعش ہمچو قلم سر تا بپا باید زدن
پہلے، خاندانِ نبوت کے دوستوں کو اپنا دوست بنانا چاہیئے اور اس کے بعد حضرت محمد مصطفےٰ کی وفاداری کا دم بھرنا چاہیئے۔	۱۰	دوستانِ خاندان را دوست باید داشت دوست بعد ازاں دم از وفائے مصطفےٰ باید زدن
محبت کرنے والے کے چہرہ کی سرخی علیؑ کے نام کا سکہ ہے اور محبت علیؑ کو شاہی مہر کی طرح دنیا اور دین کے رُخ پر ثبت کر دینا چاہیئے۔	۱۱	سرخئ روئے موالی سکۂ نامِ علیست بر رُخِ دنیا و دیں چوں بادشا باید زدن
تو اس ولی (حضرت علیؑ) کی محبت کے بغیر ولایت کی ڈینگیں مار رہا ہے تجھے جاننا چاہیئے کہ تو کس کے مقابلے میں شیخی کر رہا ہے۔	۱۲	بے ولائے آں ولی لاف از ولایت می زنی لاف را باید کہ دانی از کرا باید زدن
جب ہم حضرت علیؑ کی محبت کا پرچم بلند کر چکے ہیں تو پھر ڈنکے کی چوٹ اس کا اعلان کیوں نہ کریں۔	۱۳	ما لوائے از ولائے آں ولی افراشتیم طبل در زیرِ گلیم آخر چرا باید زدن
شہرِ ولایت کے دروازے پر اپنا ٹھکانہ بنا لینا چاہیئے اور اولیاء اللہ کے دار السلام میں اپنا خیمہ نصب کرنا چاہیئے۔	۱۴	بر درِ شہرِ ولایت خانہ باید گزید خیمہ در دار السلامِ اولیا باید زدن

متن فارسی

از زبانِ نعمت اللہؐ منقبت باید شنید ۱۵
بر کفِ نعلینِ سید بوسہ ہا باید زدن

ترجمہ اردو

منقبت (علی علیہ السلام)
نعمت اللہ کی زبان سے سُننی چاہیئے اور اپنے سید و سردار کے نعلین کو بوسے دینا چاہیئے۔

(منقبت ۵)

متن فارسی

۱ از فروغ روئے روست کہ عالم منورا ست
حسن چنیں لطیف چہ حاجت بہ زیور است

ترجمہ اردو

حضرت علیؑ کے روئے منور سے سارا عالم روشن ہے ایسے حسن لطیف کو زیور کی کیا حاجت ہے۔

۲ سُلطانِ چار بالش و شش طاق و زرواق
بر درگہہ رفیع جلالش چو چاکر است

سُلطان چار بالش، و شش طاق و زرواق بھی آپ کی درگاہ جلالت پہ ایک خادم کی طرح ہے

۳ زوج بتولؑ، باب امامینِ مرتضےٰ
سردارِ اولیاء و وصیِ پیمبرؐ است

بتولؑ کے شوہر، حسنینؑ کے پدر بزرگوار حضرت علی مرتضیٰ اولیاء کے سردار اور پیغمبرؐ خدا کے وصی ہیں۔

حوالہ: ـ دیوان حضرت نعمت اللہ شاہ ولی نمبر کتاب ۶۵۲/۱۲ صفحہ ۲۱
کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن طباعت دیوان سنہ ۱۹۰۴ء

ترجمہ اردو	متن فارسی	
فرشتوں کے سرگروہ جبرئیلؑ امین آپ کے غلام قنبر کی منزلت اور مرتبے کے آرزو مند ہیں۔	مسند نشین مجلس ملک ملائکہ در آرزوئے مرتبہ و جاہ قنبر است	۴
ہر مہینے نیا چاند اس بات کی خوش خبری دیتا ہے کہ آسمان حیدر کرار (علیہ السلام) کے حلقہ بگوشوں میں ہے۔	ہر ماہ، ماہِ نو بہ جہاں مژدہ می دہد یعنی فلک ز حلقہ بگوشان حیدر است	۵
ہمارے نزدیک خلیفۂ برحق ہمارے امام (حضرت علی علیہ السلام) ہیں، زمین و آسمان سب ان کے مسخر و (تابع) ہیں۔	نزدیک ما خلیفۂ برحق امام ماست مجموع آسمان و زمینش مسخر است	۶
اگر تو دشمنانِ علیؑ پر لعنت کرے تو روا ہے لیکن یہ نہ کہہ کہ اس بات کی کئی دفعہ تکرار ہو چکی ہے۔	لعنت بہ دشمنان علیؑ گر کنی روا است لیکن مگو کہ این سخن بس مکرر است	۷
دین مصطفےٰ سے دشمنانِ علیؑ کو خارج سمجھے لیکن انھیں خارجی مت کہہ، کیوں کہ خارجی بدبخت اور کافر ہے۔	گوئی کہ خارج بود از دین مصطفےٰ خارج مگو کہ خارجی شوم و کافر است	ق ۸
ہر اس مومن پر جو علیؑ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے حضرت علیؑ کی آل اولاد کی وقعت اس پر واجب ہے۔	ہر مومنے کہ لاف ولائے علیؑ زند توقیر آلِ آںؑ بہ ذاتش مقرر است	۹

متن فارسی		ترجمہ اُردو
او را بشر مخوان کہ سرِّ خدا است او او دیگر است جلالتِ او نیز دیگر است	۱۰	حضرت علیؑ کو بشر نہ سمجھ کہیں کہ وہ رازِ خدا ہیں، وہ اور ہیں اور ان کی جلالت (قدر و منزلت) بھی اور ہے۔
ہر بیت ازیں قصیدہ کہ گفتم بہ عشقِ دل می خواں کہ ہر یکے ز یکے خوب و خوشتر است	۱۱	اس قصیدہ کی ہر بیت میں نے دلی محبّت کے ساتھ کہی ہے تو پڑھتا جا، کیونکہ ایک سے ایک بہتر اور ایک سے ایک خوب تر ہے۔

حوالہ:- دیوان سید نورالدین محمد شاہ نعمت اللہؒ، نمبر کتاب ۱۱۳ جلد اول صفحہ ۶۱ فن: ادب نظم فارسی سالار جنگ میوزیم لائبریری و طباعت دیوان ۱۹۰۸ء

اس کتاب کی تیاری میں جن کتابوں سے مدد لی گئی

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر شمار	نام کتاب
۱	معالم العترۃ ترجمہ ینابیع المودۃ	۷	مجموعۂ انتخابات (حسن سنجریؒ)
۲	دیوان جنید بغدادیؒ	۸	کلیات سعدیؒ (سعدیؒ شیرازی)
۳	دیوان منصورؒ	۹	دیوان صابرؒ
۴	دیوان احمد جامؒ	۱۰	دیوان شمس تبریز (مشمولہ)
۵	دیوان حضرت غوث اعظمؒ	۱۱	مثنوی میر نگ
۶	دیوان عطارؒ	۱۲	ماخوذ از اخبار شیراز حیدر آباد دکن

نمبر شمار	نام کتاب	نمبر شمار	نام کتاب
۱۳	دیوان حضرت شمس تبریزؒ	۲۷	دیوان فردؒ
۱۴	ماخوذ از کتابچہ امیر خسروؒ	۲۸	آتش کدۂ وحدت
۱۵	شیخ سنائی غزنویؒ کی کتاب حدیقۂ سنائیؒ	۲۹	فغان راز
۱۶	دیوان حافظ از حافظ شیرازی	۳۰	از اخبار شیراز (مفتی ضیاء یار جنگ)
۱۷	دیوان نعمت اللہ کرمانی	۳۱	دیوان فدائی (سید معروف علی شاہؒ)
۱۸	کتابچہ آئینہ تصوف	۳۲	مثنوی اسرار و رموز (ڈاکٹر اقبال)
۱۹	انتخاب کلام شعراء	۳۳	اخبار شیراز (نظام دکن میر عثمان علی خاں)
۲۰	دیوان نیاز	۳۴	دیوان گرامی (غلام قادر گرامی)
۲۱	روضۂ رضوان	۳۵	دیوان ملائم سے پیمانہ
۲۲	دیوان غالب	۳۶	غیر مطبوعہ (سید شاہ شیخین احمد شطاریؒ)
۲۳	دیوان نور علی شاہؒ	۳۷	اخبار شیراز ۱۳/ رجب ۱۳۷۵ھ
۲۴	دیوان باقرؒ	۳۸	اخبار رہنمائے دکن
۲۵	سِرّ علوی از منشی میر امداد علی شاہ	۳۹	لخلخۂ گلاب (سید غلام دستگیر)
۲۶	مشکوٰۃ النبوۃ	۴۰	دیوان ولایت۔ (محمد عزیز اللہ شاہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیاً ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفۃ بلافصل

ہم سے دوستی کا دار ومدار ہمارے مقاصد کی پیروی پر ہے (حضرت علی علیہ السلام)

مسلمانو! علیؑ کا نام لے لو — کہ یہ سودا ہے سستے دام لے لو
علیؑ کا نام ہے وہ اسمِ اعظم — کہ ہر مشکل میں اس سے کام لے لو

مولا علیؑ، امام علیؑ، مقتدا علیؑ — دستِ خدا علیؑ ہے، زبانِ خدا علیؑ



ہم کیا ہیں انبیا کا ہے مشکل کشا علیؑ — مشکل کے وقت منہ سے نکلتا ہے یا علیؑ

مرتبہ: محمد وصی خاں

پیشکش: محفلِ حیدری ناظم آباد کراچی